القانون

طب اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا

جلد دہم

بِسمِ اللّٰہ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

بعد حمد وصلوٰۃ کے بندۂ خاکسار غلام حسنین کنتوری مولداً اور اکاظمی نسبتاً وجداً کہتا ہے کہ یہ جلد چہارم ہے مجلدات ترجمہ اردو قانون شیخ الرئیس سے فن طب میں جسے خاکسار نے حسب فرمائش سرآمد اُمرائے نامدار اور گل سرسید گلستان فتوب و اقتدار منشی عالی گوہر اعنی نولکشور کے ترجمہ کیا ہے اور جو جو شرط ہر ایک مجلد مین ملحوظ رہے ہیں اس میں بھی مع شے زائد ملحوظ ہیں اور زیادہ تر اعتماد اس جلد میں اس نسخہ کی عبارت پر کیا گیا ہے جو لکھنؤ میں مطبوع ہو چکا ہے سوائے پسند مقامات خاص کے جن کی تصریح اپنے مقام پر مترجم نے کردی ہے اُمید ناظرین با تمکین سے اصلاح اور عفو کی کر کے شروع مقصود کرتا ہوں کتاب چہارم مقانون سے اُن بیماریوں کے بیان مکین کہ جب پیدا ہوتی ہیں تو کسی عضو خاص میں بالتخصیص نہیں ہوتی ہیں بلکہ تمام بدن میں عام ہوتی ہیں اور اس کتاب میں سات فن ہیں فن اوّل شامل ہے پانچ مقالوں کو جن میں حمیات کا بیان ہے مقالہ پہلا فن اول کتاب چہارم کتب قانون سے مشتمل ہے اکتیس فصلوں پر فصل پہلی بیان عام حمیات کا حمی یعنی تپ اور حرارت غریبہ لاجنبیہ ہے جو قلب سے مشتعل ہو کر بتوسط روح اور خون کی شرائین اور عروق کی راہ سے تمام بدن میں پھیل جاتی ہے اس وقت ایسا اشتعال حرارت کا تمام جسم میں ہوتا ہے کہ اُس کی وجہ سے کا اکثر افعال طبیعہ میں ضرر پیدا ہوتا ہے۔ کبھی جب آدمی خشمگین ہوتا ہے خواہ کسی قسم کا لعبہ اسے پہنچتا ہی اس وقت بھی ایک قسم کا اشتعال سے افعال طبعی میں ضرر پیدا ہو اس وقت اشتعال حمی اور غضب کا یکساں ہو جاتا ہے جسے ہم حمی غضبیہ خواہ تعبیہ نام رکھتے ہیں آئندہ اوراق میں بہ تصیل ان کا ذکر آتا ہی۔ بعض لوگوں نی اولی قسمیں حمی کی فقط دو مقرر کی ہیں حمی مرض اور حمی عرض۔ اور جس قدر حمیات بوجہ اورام کے عارض ہوتے ہیں انہیں حمی عرض میں ہی داخل کیا ہے۔ ان کی مراد حمی مرض سے یہ ہے کہ جو تپ ایسی ہو کہ درمیان اس کے اور ان کے سبب کے کوئی مرض واسطہ نہ ہو وہت وحمی مرض ہے

مثلاً غضیہ کہ اس تپ کی علت عفونت ہے اب عفونت اور تپ کے بیچ میں کوئی تیسری شئے ایسی نہیں ہے کہ واسطہ پڑے اور عفونت خود مرض نہیں ہے بلکہ وہ سبب ہے مرض کا یعنی حمی عضنہ کا۔ بخلاف حمیات اورام کے اس لئے کہ پہلے ورم پیدا ہو لیتا ہے پھر اس کی طبیعت سے تپ کی عارض ہوتی ہے اور تابقائے ورم تپ بھی رہتی ہے۔ پھر چونکہ سبب تپ کا یہاں بھی عفونت اخلاط ہے مگر اُس سے پہلی پیدائش مرض ورم کی ہوتی ہے بعد۔۔۔۔۔ بسبب حمی اور نفس حمی کے اکثر تیسری چیز واسطہ ہے کہ وہ کو دمرض ہے۔ اس تقسیم پر خواہ تعریف حمی عرض پر ایک اعراض صریح ہوتا ہے کہ حمی ورمیہ کو تم لوگ تابع ورم کے کہتے ہو اگر یہ تپ بلع حرارت ورم کی ہے اور بوجہ تعب وجع کے تپ لازم ہو جاتی ہے اس صورت میں لازم آتا ہے کہ اکثر حمیات جو بوجہ درد خواہ گرمی آفتاب وغیرہ کی ارض ہوتی ہیں حمی عرض میں داخل ہوں حالانکہ تم ان حمیات کو حمی مرض کہتے ہو اور اگر حمی ورمیہ تابع عفونت ورم کے ہو اس صورت میں محض ورم سلب اس حدوث حمی کا نہ ہوگا بلکہ بنظر اس عفونت کے جو ورم میں ہے یعنی ورم سبب حمی کا بالذات نہ ہوگا بلکہ بالعرض بواسطہ عفونت کے سبب ہوگا اور سبب اصلی عفونت یہاں بھی ٹھہرے گی پھر کیا ضرور ہے کہ ہم عفونت کو سبب مستقل حمی کا نہ کہیں اور ورم کو سبب قرار دیں اور مغرض یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ اگر یہ بات نہیں کہ حمی ورمیہ تابع اذیت درد خواہ عفونت کی ہے بلکہ تم نفس ورم کو سبب حدوث حمی ورمیہ جانتے ہو اور تمہاری رائے میں یہ بات ہے کہ وجود حمی ورمیہ کا تاوجود ورم ہوتا ہے تو ہم کہیں گے یہی حال حمیات عفنیہ کا بھی ہے کہ تابقائے عفونت حمی عضنہ باقی رہتی ہے یعنی حمی ورمیہ اور عفنہ دونوں کو تم حمی عرض قرار دو کیونکہ ان دونوں میں کچھ فرق نہیں ہے خواہ حمی ورمیہ کو بھی حمی مرض نام رکھو مگر ایسے جھگڑے اور اعتراضات علم طب میں طبیب کو کچھ مفید نہیں اور چونکہ منشا انزاع کا رسم خواہ حد حمی مرض اور عرض کا ہوا یا تسمیہ حمی کا ان دو ناموں سے موجب مناقشہ ہے اس جہت سے طبیب کو یہ مناقشہ اپنے فن سے جدا کر کے مباحثہ طقیہ کی طرف لے جائے گا

اخلاط تک پہنچے جیسے کبھی ہوائے گرم حمام میں پہنچتی ہے خواہ حمام کے اندر آگ سلگائی جاتی ہے اس جہت سے ہوئی حمام پہلے گرم ہو جاتی ہے بعد ازاں پانی حوضون کا اور دیواریں بھی گرم ہو جاتی ہیں ایسی تپ کو حمی یوم نام رکھتے ہیں اس لئے کہ اس کا تعلق بوجہ اشتعال اوڑے ایک لطیف چیز لینے ارواح اور انجرہ سے ہوتا ہے بابن وجہ یہ تپ بہت جلد دفع ہو جاتی ہے حتی کہ ایک شبانہ روز سے زیادہ یہ تپ باقی نہیں رہتی بشرطیکہ اس تپ کا استحالہ کسی حمی عضنہ یا تپ دق کی طرف نہ ہو جاء اس تمثیل میں جو جو تعریفات حمیات کی مذکور ہوئیں وہ حدود تامہ کے قریب ہیں اور گویا ہر ایک حمی کی تعریف جن سے اور فصل سے کی گئی اور یہ تقسیم حمیات کی جو مذکور ہوئی ایسی ہے جیسے کسی مفہوم عام کو مختلف فصول سے مقید کر کے تقسیم کریں۔ کبھی حمیات کو اور طرح سے بھی تقسیم کرتے ہیں مال کی تقسیم کا حمیات ثلثہ کے اختاف کی طرف ہوتا ہے مجملا کہتے ہیں کہ حمیات میں کچھ حادہ ہوتے ہیں اور بعض اقسام غیر حادہ ہوتے ہیں بعض تپین مزمنہ یعنی دیرپا ہوتی ہینا ور بعض غیر مزمنہ ہوتی ہیں بعض اقسام لیلیہ ہوتی ہیں کہ ان کا دورہ شب کو اور بعض نہاریہ کہ وہ دن ک دورہ کرتی ہیں بعض سلیمہ اور مستقیمہ ہوتی ہیں کہ ان کے اغراض مہلک اور مخوف نہیں ہوتے اور بعض حمیات میں اغراض شدید اور بد ہوتے ہیں بعض تپین لازم ہوتی ہیں کہ ہر وقت رہتی ہیں اور بعض غیر لازم ہوتی ہیں کہ کسی وقت منفک نہیں ہوتیں بعض تپیں لازمہ ہار ہوتی ہیں کہ ان میں سوائے حرارت کے برودت کس طرح محسوس نہیں ہوتی اور بعض کی حرارت کے ساتھ برد اور پھر ہری خواہ لرزہ بھی ہوتا ہے بعض حمیات بسیطہ ہیں اور کچھ مرکب بھی ہوتی ہیں مستعد حمیات کے لوگ کس مزاج کے ہوتے ہیں اطبا کہتے ہیں کہ زیادہ تر قابلیت حمیات کی وہ لوگ رکھتے ہیں جن کا مزاج گرم تر ہے بالخصوص جن کے مزاج میں رطوبت بہ نسبت حرارت کے زیادہ ہو ان کی ایک شناخت یہ بھی ہے ہ ان کا بول و براز و پسینہ بدبودار ہوتا ہے اور جن لوگوں کا مزاج گرم خشک ہے انہیں بھی استعداد حمیات حادہ کی ہے۔ مگر ابتدا ان کی حمی

یومیہ عارض ہوجاتی ہے ان دونوں مزاجوں کے بعد ازاں بہت جلد ان کی تپ حمی عفنہ کی طرف منتقل ہوتی ہے اور بوجہ یبس مزاج کے احتراق ہوجاتا ہے اور اکثر یہ تپ منجر دق کی طرف ہوجاتی ہے ان دونوں مزاجوں کے بعد پھر استعداد حمی کی ان لوگوں میں ہے جو رطوبت اور یبوست میں مساوی ہوں اور حرارت ان کے مزاج میں غالب ہو ایسے لوگوں کو ابتداء میں حمی حادہ عارض ہو کر طرف حمی خلطیہ کے منتقل ہوجاتی ہے۔ پھر اس مزاج کے بعد وہ لوگ مستعد حمیات کے ہیں جن کے بدن میں حرارت و برودت تو برابر ہو مگر رطوبت کا غلبہ اور کرت ہو ان کی ابتدا میں سجز حمی عفنہ کے اور قسم کی تپ اکثر اوقات عارض نہیں ہوتی ہے اور جن لوگوں کے مزاج بارد رطب خواہ بارد یابس ہیں ان سے حمیات دور رہتی ہیں خصوصاً حمیات یومیہ ان کو شاذونادر کبھی عارض ہوتی ہیں۔ فصل دوسری بیان میں اوقات اربعہ حمیات کے حمیات کے واسطے بھی مثل اورامراض کے اوقات اربعہ ثابت ہیں ایک وقت ابتداء کا ہے دوسرا صعود اور ترقی کا تیسرا وقوف اور سکون کا جو قریب بزمنہ منتہائے مرض ہوتا ہے چوتھا وقت انحطاط کا جب سے مرض گھٹنے لگتا ہے اور یہ اوقات رابعہ بطور کلی بھی ہوتے ہیں یعنی ابتدائے حمی سے تا زوال اور صحت اعتبار اوقات اربعہ کیا جاتا ہے اور بطور جزئی بھی ہوتے ہیں کہ ہر ایک نوبت کے واسطے جداگانہ اوقات اربعہ جزئی بھی ہوتے ہیں کہ ہر ایک نوبت کے واسطے جداگانہ اوقات اربعہ کی تجویز کی جاتی ہے خوف وخطر ہلاکت مریض کا اس بیماری کی وجہ سے زمانہ ابدا سے لے کر تا وقت انتہا ہوتا ہے اور جب سے مرض کا انحطاط شروع ہوا پھر محض بوجہ تپ کے بیمار ہلاک نہیں ہوسکتا ہاں اگر وہ اسباب پیدا ہو جائیں جن کا ہم آگے ذکر کریں گے مثلاً طبیب کو علاج میں خطا واقع ہو خواہ مریض بخوبی اطلاع نہ کرے وقت ابتدا بطور جزئی ہر نوبت میں یہ ہے کہ جس وقت حرارت عزیزی اور اصلی اپنے تصرفات سے زیادہ رہے اور مادہ مرض جو عضو میں بھرا ہے وہ حرارت اصلی کی گنجائش کو ایسا روک لے کہ حرارت عزیزی میں اختناق پیدا ہو۔ اور

ابتدائے کلی کا زمانہ وہاں تک ہے جب تک یہ اثر ظاہر نہ ہو کہ طبیعت نے مادہ پر غالب آ کر اثر نضج ظاہر کر دیا ہے خواہ یہ ظاہر نہ ہو جائے کہ طبیعت کو مادہ نے بالکل مرعوب کر دیا اب نضج کی امید نہیں ہے۔

ابتدا ایک عام وقت ہے جو ہر ایک مرض میں پایا جاتا ہے لیکن ذشتر بعض امراض میں زمانہ ابتداء کا مخفی ہوتا ہے جس طرح سونوخس جوتپ دموی ہے چونکہ اس میں روز اول سے شدت اعراض کی ہوتی ہے معلوم نہیں ہوتا ہے کہ ابتدا کس وقت ہوئی اور اشتد اد اور صعود کا زمانہ کون ہے۔ اسی طرح صرع اور سکتہ میں چونکہ مادہ طبیعت پر فوراً غالب آ جاتا ہے۔ باین وجہ زمانہ ابتدا کا ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ کبھی زمانہ ابتدا کا بوجہ کمی اعراض مرض کے پوشیدہ ہوتا ہے پس گمان کرتے ہیں کہ وقت ابتدا کا اس مرض میں نہیں ہے اسی طرح اکثر چونکہ اول روز تپ شدید میں یعنی حمی حادہ میں ایک جسم مسطح جسے غمامہ کہتے ہیں بالائے بول نظر آتا ہے خواہ کوئی اور علامت نضج کی بروز اول پائی جاتی ہے جب بھی یہی خیال ہوتا ہے کہ اس تپ میں زمانہ ابتدا نہیں تھا مگر واقع میں ایسا نہیں ہے اس لئے کہ ان سب صورتوں میں زمانہ ابتدا تو ضرور ہوتا ہی مگر ایسا پوشیدہ ہوتا ہے کہ محسوس نہیں ہوتا۔ تزید یعنی صعود کا وہ زمانہ ہے کہ حرارت عزیزی اس وقت بخوبی حرکت کرتی ہے اور مقاومت خواہ مقابلہ مادہ کا اچھی طرح کر کے اگر غالب ہوئی تو آثار نضج کے ظاہر ہونے کی امید بجہت وقوف مرض کے پڑتی ہے ورنہ خلاف نضج کے آثار کا شروع ہونا مترقب ہوتا ہے۔ وقوف یعنی انتہا کا وہ زمانہ ہے کہ طبیعت اور مرض میں اس وقت محاربہ عظیم ہوتا ہے اور غالب مغلوب کی شناخت خواہ طبیعت ہو یا مادہ اس وقت سے تھوڑے زمانہ کے بعد بخوبی ہو جاتی ہے اسی وقت کو یعنی منتہی کو ملحمہ یعنی زمانہ حرب یا جنگ گاہ کہتے ہیں اور انتہا کی مدت ان تپوں میں جن کی نوبت تیزی سے ہوتی ہے ایک ہی نوبت ہوتی ہے مگر شناخت اس نوبت کی جو زمانہ منتہی تجویز کی گئی اس کے بعد جو نوبت بخفت اعراض ہو اس میں ہوتی ہے کیونکہ وہ زمانہ تو مقابلہ طبیعت اور

مرض میں بسر ہو جاتا ہے دوسری نوبت میں انجام محاربہ کا دریافت ہوتا ہی کبھی ایسے
چتوں میں امتداد زمانہ منتہی کا دو نوبت تک ہوتا ہے ان کے بعد تیسری نوبت از روز
شروع محاربہ جو ہوتی ہے اس سے زمانہ منتہی کا پہچانا جاتا ہی پس دو نوبت سے زیادہ
امتداد زمانہ منتہی کو اکثر امراض میں نہیں ہوتا ہے۔ البتہ امراض مزمنہ میں وقت انتہا کا
زمانہ دو نوبت سے بھی متجاوز ہو جاتا ہے کہ پیشتر امراض مزمنہ میں چند نوے ایک
صورت کے اعراض میں ہوتے ہیں اور احکام ان نوائب کے متشابہ ہوتے ہیں پھر جو
نوبہ اخیرہ ایسے نوائب کا ہوتا ہے اس میں آثار ایسے نضج کے پورے ظاہر ہو جاتے ہیں
اگر طبیعت مادہ پر غالب ہوئی ہے خواہ روارت کیفیت بخوبی معلوم ہو جاتی ہے اگر
طبیعت مادہ سے مغلوب ہوگئی ہو۔ انحطاط کا وہ زمانہ ہے جس وقت حرارت عزیزیہ
بخوبی مادہ مرض پر غالب آ کر مادہ کو مغلوب کر دیتی ہے اور جتنی مقدار مادہ کی فراہم اور
مجتمع ہے اس کو قدرے قدرے متفرق کرتی ہے پھر اس وقت حرارت اندرونی مرض کی
کم ہو ہو کر بطرف اطراف بدن کے دفع ہوتی ہے تاکہ تنا اور تحلل ہو جائے۔ اور
چونکہ اطراف خارجیہ میں اس وقت حرارت کی شدت ہوتی ہے اس جہت سے اکثر
لوگ براہ اشتباہ غلط تجویز کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ زمانہ اشتد ادمرض کا ہے یا اس
طرح غلطی واقع ہوتی ہے کہ مرض طبیعت پر بالکل غالب آ گیا اور طبیعت اس کے
مقابلہ سے بالکل عاجز ہوگئی اس سے اعراض میں خفت واقع ہوئی اور حرارت باطن
میں خفت ظاہر ہوئی طبیب بغلط گمان کرتا ہے کہ مرض کا انحطاط شروع ہوا حالانکہ امر
بالعکس ہو رہا ہے یعنی مرض نے طبیعت کو بالکل مغلوب کر دیا ہے۔ اس خفت کا نام
افاقۃ الموت رکھا گیا ہے اس لئے کہ بعد ایسے افاقہ اور سکون کی موت اور ہلاک واقع
ہوتی ہے۔ منتہی کا زمانہ بنظر قرب اور بعد کے بہ نسبت اختلاف امراض کے مختلف ہوتا
ہے جو امراض نہایت حاد اور شدید ہوتے ہیں ان کا زمانہ منتہی زیادہ سے زیادہ چار دن
کا ہوتا ہے اور یہی مقدار حمیات یوم کی منتہی کی بھی ہے مگر اصطلاح فن میں ان کو امراض

حادہ میں داخل نہیں کیا اس لئے کہ مرض کے حاد ہونے کے واسطے فقط قرب زمانہ منتہی کافی نہیں بلکہ بااین ہمہ وہ مرض مہلک اور پرخطر بھی ہو تب اس کا شمار امراض حادہ میں کیا جائے۔ جو امراض بغایت حاد اور نہایت شدید ہیں ان کے بعد امراض حادہ علی الاطلاق کا منتہی القرب ہوتا ہے اور اس کی مدت زیادہ سے زیادہ سات دن کی ہے جیسے حمی محرقہ خواہ غب لازم۔ اور جو امراض کہ ان کی حدت اور شدت اس سے بھی کم ہو ان کا زمانہ منتہی چودہ دن خواہ دو ہفتہ کا ہوتا ہے اس کی بعد امراض حادہ مزمنہ کی مدت منتہی چالیس خواہ ساٹھ دن کی ہوتی ہے اور اس سے بھی زیادہ برسوں کے بعد زمانہ منتہی بعض امراض کا ہوتا ہے۔ امراض حادہ کے مراتب جو باعتبار منتہی مذکور ہوئے اس کی شناخت اور اسی رطح امراض مزمنہ کی معرفت اس وقت بہت بکار آمد ہو گی جب ہم تدبیر تغذیہ مرضا کو بیان کریں گے بہت سے حمیات کے اوات کلی ابتدا اور تزید اور انتہا تینوں ایک ہی نوبہ میں گزر جاتے ہیں اور دوسری نوبت سے ان کا انحطاط شروع ہوتا ہے اگر طبیعت کو غلبہ مرض پر ہوا فبہا ورنہ دوسرے نوبہ میں اکثر ہلاکت کے ظاہر ہو جاتے ہیں جملہ حمیات ان اوقات اربعہ میں بہت سا اختلاف رکھتے ہیں۔ بعض اقسام کا زمانہ تزید اور اشتد او زیادہ ہوتا ہے۔ اور بعض کا زمانہ انحطاط طولانی ہوتا ہے فصل تیسری بیچ بیان معرفت اوقات مرض کے خصوصاً شناخت زمانہ منتہی کے اور اوقات کلیہ امراض کے بہت طرح سے پہچائے جاتے ہیں۔ کبھی بلحاظ نوع اور قسم مرض کی معرفت اوقات اربعیہ کی جاتی ہے مثلاً تشنج جیسی خواہ صرع اور سکتہ اور خناق چونکہ امراض حادہ شدیدہ میں سے ہیں پس ان کا زمانہ منتہی بھی چار دن سے زیادہ نہ ہو گا۔ اور غب خالص اور تپ محرقہ چونکہ امراض حادہ کی دوسری قسم میں داخل ہیں ان کا منتہی سات دن سے زیادہ نہیں ہوتا۔ اور ربع اور فالج کہ امراض فرمنہ سے ہیں ان کا منتہی سال بھر تک اور اس سے زیادہ بھی ہو سکتا ہے۔ کبھی شناخت اوقات مرض حرکت مرض سے بھی ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اگر زمانہ شروع ہونے نوبت کا قصیر ہو معلوم ہو گا کہ اس مرض کا

منتہی قریب ہے جیسے غب خالص چونکہ زمانہ اس کے نوائب کا تین گھنٹے سے لے کر چودھ گھنٹے تک ہوتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا منتہی قریب ہے اور اگر زمانہ اخذ نوبت کا طویل ہو دلیل برودت اور غلظ مادہ رہوگا اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ منتہی بعید ہے جیسے غب غیر خالص۔ اگر ایسے امراض ہوں تو ان میں نوبت نہیں ہوتی بلکہ مادہ ان کا گرم ہو اور ایک ہی طور پر مستمر رہیں جیسے سونوخس وغیرہ ایسے مرض کو مرض حاد کہتے ہیں۔ اور اگر مادہ مرض کا غلیظ و بارد ہو یا مائل طرف غلظ کے ہو اس مرض کو غیر حاد کہتے ہیں۔

۳۔ کبھی سحنہ مریض یعنی آثار مبشرہ وغیرہ سے بھی معرفت اوقات مرض کی ہوتی ہے مثلاً اگر تھوڑے زمانہ کی حرارت سے نقاہت اور لاغری اور ضعف پیدا ہو جائے کہ چہرہ دبال ہو اور سراشیف لاغر ہو جائیں تو معلوم ہوگا کہ مرض حاد ہے اور اگر سب اعضا بحال خود رہیں تو مرض اتنا حاد نہ ہوگا و منتہی صورت اول میں قریب ہے اور دوسرے میں بعید۔

۴۔ کبھی بلحاظ بقا اور زوال قوی کی شناخت اوقات مرض کی ہوتی ہے اگر بہت جلد قوت زاء ہو اور ضعف پیدا ہو جائے تو مرض حاد ہے اور منتہی قریب اور اگر ضعف نہ ہو بلکہ قوت باقی رہی ہو تو مرض غیر حاد ہے اور منتہی بعید ہے۔ ۵۔ کبھی بنظر اوقات فصول اور سن مریض کے شناخت مدت امراض اور اوقات کی ہوتی ہے مثلاً سن حار جیسے شباب خواہ فصل ربیع اور صیف جو گرم ہیں ان میں جو امراض پیدا ہوتے ہیں ان کا منتہی بسرعت ہوتا ہے اور بارد سن مین خواہ دونوں بارد فصلوں میں یعنی خریف اور فستا کہ ان کی بیماریوں کا منتہی بدیر ہوتا ہے۔ اور یہی حال بلاد حارہ اور باردہ کا ہے۔ ۶۔ کبھی معائنہ نبض سے شناخت مرض اور منتہی کے ہوتی ہے اگر لرزہ دیر تک ٹھہرے تو مرض مزمن ہوگا اور منتہی بعید ہوگا اور اگر زمانہ لرزہ کا کم ہو تو وہ مرض مائل بحدت ہے اور منتہی قریب ہے اور اگر لرزہ کسی قدر نہ ہو پس اس مرض کا منتہی بہت ریب ہی اور زمانہ بقائے مرض کا بہت

جائے گا اور کبھی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ انتہا کا آ گیا اور کبھی نوائب میں اختلاف ہوتا ہے کہ زیادتی اور کمی میں متشابہ نہیں ہوتی۔ ۱۰۔ کبھی شناخت اوقات اربعہ مرض کی بذریعہ استفراغات کے ہوتی ہے۔ مثلاً اگر کسی نوبت میں عرق زیادہ برآمد ہو اور اس کے بعد جو نوبت آئے کسی قدر کمی اور خفت اعراض میں پائی جائے خواہ جس نوبت میں عرق یا اسہال ہو اس کے بہ نسبت یہ نوبت کچھ شدت میں زیادہ ہو تو معلوم ہوگا کہ استفراغ بوجہ کثرت مادہ کے تھا قوت نے طبیعت کی اس مادہ کو بذریعہ استفراغ دفع نہیں کیا ورنہ دوسری نوبت میں خفت ضرور ہوتی اور ایسی استفراغات سے واضع ہوتا ہے کہ اس مرض کا زمانہ طولانی ہے خواہ یہ استفراغ زمانہ تزید میں ہو خواہ زمانہ ابتدا میں۔

۱۱۔ کبھی شناخت اوقات بوجہ نضج مادہ خواہ نہ ہونے نضج کے ہوتی ہے جیسا اوپر ہم نے ذکر بھی کیا مثلاً اگر ظہور نفس ہمراہ کسی قدر نضج کے ہو خواہ بول کے اوپر غمامہ نمودار ہو تو یہ زمانہ اول تزید کا ہے پھر اگر نفث میں کثرت ہو خواہ اس کی ضد واقع ہو کہ باعفونت نفث برآمد ہو معلوم کرنا چاہئے کہ اب منتہی مرض کا یہی وقت ہے اور ایسے ہی اگر نضج یا خلاف نضج کا بہت جلد ظاہر ہو خواہ بوجہ برآمد ہونے نفث کے یا بول میں غمامہ ہونے سے تو جاننا چاہئے کہ نتہی قریب ہے اور اگر نضج بدیر ظاہر ہو دلیل ہے بعید ہونے منتہی کے۔ اب اوقات جزئیہ کی کے یا بول میں غمامہ ہونے سے تو جاننا چاہئے کہ منتہی قریب ہے اور اگر نضج بدیر ظاہر ہو دلیل ہے بعید ہونے منتہی کے۔ اب اوقات جزئیہ کی شناخت یہ ہے کہ ہر نوبت کی ابتدا کا وقت وہی ہے جس وقت نبض میں انضغاط پیدا ہو یعنی نبض کی حرکت میں سستی اور ضعف اور صغر اور بطور ظاہر ہو اور رنگ اطراف بدن کا مائل بہ تیرگی ہو جائے اور اطراف میں سردی پیدا ہو خصوصاً بن گوشہا اور اسی طرح کنارہ بنی بھی سرد ہو جائے اور یہ سردی اس وقت تک باقی رہتی ہے کہ انتشار حرارت کا تمام بدن میں محسوس ہو جائے۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ابتداء نوبت میں رنگ بدن کا

متغیر ہوتا ہے اور کس اور غم پیدا ہوتا ہے حرکات بدنی سست ہو جاتے ہیں گھڑی بیعد اری اور گھڑی نیند سے آنکھ جھپکی جاتی ہے پلکوں پر بوجھ پیدا ہوتا ہے اور بوجہ استرخا خواہ ڈھیلے ہونے اعضا کے پلکوں کا اٹھنا دشوار معلوم ہوتا ہے کلام کرنے میں ثقل اور گرانی پیدا ہوتی ہے دونوں شانوں کے بیچ میں قشعریرہ یعنی پھریری پیدا ہوتی ہے اور اسی طرح پشت میں بھی قشعریرہ اٹھتا ہے اکثر ابتداء نوبت میں بشدت لرزہ آ جاتا ہے اور بیشتر سیلان لعاب دہن عارض ہوتا ہے دونوں کنپٹیاں پھڑکنے لگتی ہیں۔ کان گونجنے لگتے ہیں۔ چھینکیں بہت سی آتی ہیں۔ سب جوڑ بدن کے کھنچتے ہیں اور ضعف قوت کا زیادہ یا ابتدائے نوبے میں ہوتا ہے یا انتہائے نوبہ میں۔ وقت صعود خواہ تزید کا ہر نوبت میں اس کے دو حصے ہیں نصف اول میں تو نبض کی حرکت کا ظہور شروع ہوتا ہے اور عظیم سریع ہونے لگتی ہے اور حرارت تمام بدن میں منتشر برابر ہو جاتی ہے اور نصف آخر زمانہ تزید کا وہ ہے کہ جو حرارت تمام بدن میں برابر منتشر ہو چکی ہے اس میں زیادتی ہوتی جائے اور بڑھتی جائے اور انتہائے نوبت کا وقت وہ ہے کہ جس قدر حرارت اور سب اعراض بڑھ چکے ہیں وہ کچھ دیر تک بدستور ہیں نہ گھٹیں اور نہ بڑھیں اور نبض نہایت عظیم اور سریع اور متواتر ہو جائے اور انحطاط نوبت کا وقت وہ ہے کہ اس میں نقصان حرارت اور اعراض کا شروع ہوتا ہے اور نبض حرکت اور قوام میں معتدل اور مستوی ہو جاتی ہے پھر جس تپ کا معمول یہ ہے کہ اس کے اترتے وقت پسینہ آتا ہے تو ادھر بدن میں عرق نمودار ہوا ادھر تپ اتر جاتی ہے اگچہ یہ حالات خفت کے جو زمانہ انحطاط میں ہم نے بیان کئے بوقت نزدیکی موت کے بھی پیدا ہوتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب مریض روبصحت ہے ایسے خیال سے ان امور کو ذریعہ شناخت نہ کرنا چاہئے بلکہ توجہ کامل بطرف ادراک اور شناخت حالات نبض کے کرنی چاہئے اگر ان حالات کی نبض قوی اور عظیم ہے تو ضرور یہ انحطاط مرض کا زمانہ ہے اور افاقۃ الموت نہیں ہے۔ اگر ناظر کتاب کی خواہش ہو کہ ہم مثالاً حمی غب کی اوقات اربعہ کے

بالتخصیص شناخت بیان کریں اس لئے کہ اس کے اعراض بہت خفی ہوتے ہیں پس وہ بخوبی تامل کرے اور معلوم کرے کہ غب اکثر اوقات قشعریرہ سے ابتدا کرتی ہے اس کے بعد برد اطراف اور لرزہ ہو جاتا ہے پھر لرزہ میں سکون اور برد اطراف میں کمی پیدا ہو کر تمام بدن میں گرمی یکساں پیدا ہوتی ہے یہاں تک تو زمانہ ابتدا کا حال ہے بعد اس کے گرمی کی زیادہ ہوتی ہیاور یہ زمانہ صعود خواہ تزید کا ہے اس کے بعد یہ حرارت بحال واحد ٹھہر جاتی ہے اور یہی وقت منتہی کا ہے بعد ازاں حرارت میں کمی واقع ہوتی ہے حتی کہ تپ زائل ہو جاتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اسباب طول ہونے مرض کے کثرت مادہ اور غلیظ ہونا مادہ کا جیسے مادہ سوداوی خواہ برودت مادہ کی ہوتی ہے اور کبھی طول مدت کی اعانت فصل بارد اور بلد بارد بھی کرتے ہیں اور ضعف حرارت عزیزیہ اور کھر کھرا ہونا جلد کا بھی طول مدت امراض کی معین ہیں فصل چوتھی بیان حمیات یومیہ کا برنج کلی جمیع اقسام حمیات یومہ کے اسباب وہی چیزیں ہیں جو کہ جو ہر بدن انسان میں داخل اور بالذات تسخین اور حرارت پیدا کرتی ہیں اور ان کو ہم اسباب بادیہ کہتے ہیں یا وہ چیزیں ہیں جو بالغرض جسم انسانی میں بوجہ اتصال اور ملاقات کی حرارت پیدا کرتی ہیں۔ خواہ ازقسم ملاقات خارجیہ کے ہوں جیسے حرارت آفتاب خواہ آگ کی یا کھانے پینے کی چیزیں۔ خواہ انفعالات بدنیہ جو بوجہ ریاضت بدنیہ کے عارض ہوتے ہیں۔ یا انفعالات نفسانیہ جو بروقت غضب اور خوف وغیرہ کے ہوتے ہیں خواہ درد اور ورم جو ظاہری اعضا میں واقع ہوتا ہے کہ ایسے درد اور ورم سے جو حرارت پیدا ہوتی ہے وہ مورث فقط حمی یومیہ کی ہوتی ہے۔ کبھی حمی یومیہ بعض اقسام کے سدھ سے پیدا ہوتی ہے جس کا سبب ظاہری اور خارجی نہیں ہوتا بلکہ یہ سدہ خواہ تخمہ کا سبب داخلی ہوتا ہے اور بدنی یہ جتنے اسباب حمیات یومیہ کے لکھے گئے ان کا اشتداد اور اشتعال اوی اتنا نہیں ہوتا کہ ارواح اور بخارات سے بڑھ کر اخلاط خواہ اعضا تک پہنچے اس لئے کہ اگر اس قدر اشتعال بڑھے تو پھر تپ دق خواہ کوئی قسم حمی خلطی کی پیدا ہو جائے گی۔ ہم

ہو جاتی ہے اور حمی عفنہ کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ایسے مزاج کے بعد جو لوگ کہ ان کے مزاج میں گرمی زیادہ ہے ان کے بعد جن کا مزاج یابس زیادہ ہے وہ مبتلا حمی یوم ہوتے ہیں گرم خشک مزاج کا آدمی جس وقت اسے بھوک ہو اور ہمراہ بھوک کے اسے بے خوابی بھی عارض ہو خواہ کوئی تعب نفسانی یا بدنی عارض ہو فوراً حمی یوم اسے عارض ہو جاتی ہے اور تپ کے ساتھ قشعر یرہ بھی ہوتا ہے پھر اگر اس کی بھوک اور تعب کا تدارک نہ کیا۔اور فوراً اس کو غذا نہ دی جائے بہت جلد حمی عفونت میں مبتلا ہو جائے گا فصل پانچویں بیان خاص علامتوں حمیات یوم کا جو اور حمیات سے ان کو جدا کریں بعض حمیات یومیہ سیبیہ ہے کہ یہ حمیات بسبب اسباب قدیمہ کے جو بدن میں مخفی تھے عارض نہیں ہوتے جیسے کہ خاصہ حمیات عفونت کا اکثر یہی ہے اور حمیات یوسیہ کا شروع بہ نہج تضاعط نہیں ہوتا اور تضاغط کے ابتدا ہونے سے یہ مراد ہے کہ اکثر لرزہ اور پر ہری اور برد اطراف اور حرکات اندرون جسم میں چلا جانا اور مریض کا میل بطرف کسل اور نوم کے ہونا نبض کی حرکت بخوبی ظاہر نہ ہونی اور اس میں اختلاف پیدا ہونا اور صغیر ہو جانا یہ سب امور ابتدائے حمی یوم میں نہیں ہوتے بلکہ اکثر ابتدا میں ان حمیات کی ایک حالت شبیہ بہ برد عارض ہوتی ہے اور اند کے قشعر یرہ بھی ہوتا ہے اور تھوڑی دیر کانٹے کی چبھنے کی کیفیت جسے نخس کہتے ہیں پیدا ہوتی ہے۔ان تجارات میں جو اشتعال تپ کا پید ہوتا ہے اور لذع یعنی سوزش نہیں وہتی ہے بلکہ اس کی گرمی خوشگوار ایسی ہوتی ہے اور جس قدر کہ تعب سے خواہ مستی شراب سے بدن میں گرمی پیدا ہوتی ہے اگر بول اول روز تپ کے با نضج ہو اور نبض میں زبون حالی نہ ہو تو حمی یوم کا حکم اس تپ میں کرنا چاہئے۔

یہ بات اس واسطے ہے کہ بول میں ہی یومی بنظر ذات کے کچھ تغیر نہیں کرتی اس لئے کہ اس تپ کی حرارت سے کبد کے فعل کو کچھ ضرر نہیں پہنچتا ہے اور ثقل بول کا نضج یافتہ ہوتا ہے کہ اس میں کسی خلط کا رنگ نہیں ہوتا ہے اس لئے کہ خلط سے یہاں کیا مطلب

ہے اور کبھی بول میں غمامہ بھی معلق ہوتا ہے اور کبھی یہ غمامہ بالکل اوپر سطح بول کے ہوتا ہے کہ اس کا رنگ اچھا ہوتا ہے اور شاید اگر کبھی ایسا اتفاق ہو کہ رنگ بول کا معتدل نہ ہوتو قوام ضرور معتدل ہوگا ور رنگ کا تغیر بوجہ تپ کے نہ ہوگا بلکہ کوئی اور سبب حادث ہو گا جس نے بول کے رنگ کو بدل دیا ہے اور وہ سبب بدون حمی کے بھی تغیر بول ملیں کر دینا اس کی شان سے ہوتا ہے جیسا ہم حمی تعبیہ کے بیان میں اس سبب کا ذکر کریں گے۔ نبض کی حالت حمی یومیہ میں ایسی ہوتی ہے کہ مائل بجانب تواتر اور قوت اور عظم کے ہوتی ہے سوائے ان خاص حمیات یومہ کے جوضعف اور انفعالات کے سبب سے واقع ہوں یا آنکہ نم معدہ مینا یک خلط لاذع یا برودت موجود ہو خواہ اور کوئی سبب ایسا ہو جو نبض کی عظم کو منافی ہے اور صغیر کر دیتا ہے بروقت نسخہ اس تپ کے اور حمی یوم میں کمتر یہ ہوتا ہے کہ نبض میں اختلاف کسی قسم کا پیدا ہوا اور اگر کبھی اختلاف ہوتا بھی ہے تو اختلاف منتظم ہوتا ہے اگر اختلاف کا نظام برہم ہو تو اور کسی سبس ے ہوگا خواہ وہ سبب قبل از حمی کے پیدا ہو یا کہ حمی کے ساتھ ہی وہ بھی حادث ہوا ہے جیسے تعب شدید خواہ احشا میں لذع شدید کسی مادہ کی وجہ سے اور ایسے ہی اور اسباب موجب اختلاف نظم کے ہو سکتے ہیں۔ کبھی حمی یوم میں نبض کی یہ صورت ہوتی ہے کہ اس میں صلابت شدید پیدا ہوتی ہے خواہ کوئی برودت شدید جو تکثیف ارواح کرے پہنچتی ہو یا حرارت نے آفتاب کی بشدت تخفیف کی ہو خاہ تعب شدید کی تخفیف باعث اس صلابت کی ہو یا بھوک خواہ بیداری مفرط اور غم ان میں سے کوئی امر باعث صلابت نبض کا ہو کبھی جھٹ پٹ اس تپ میں انبساط نبض کا پیدا ہو جاتا ہے اور انقباض میں بطور واقع ہوتا ہے مگر سرعت مقدار طبعی سے زیادہ نہیں ہوتی الا شاذ و نادر۔ سرعت نبض کی حمیات یومیہ میں کمتر ہوتی ہے اس لئے کہ حاجت ترویح قلب کی اس تپ میں بہ نسبت حاجت اخراجات بخار فاسد کے زیادہ ہوتی اس لئے کہ بخار اس تپ میں بہ نسبت بخار معتدل کے فاسد نہیں ہے البتہ بقیاس معتدل کے گرم تو ہوتا ہے جب نبض کی کیفیت صیحہ کا

ادراک اور اس کی حرکت انقباضیہ کی شناخت میں دشواری ہو تو حرکت انفاس سے شناخت کرنی چاہئے اور ان حرکتوں کے نسبت دریافت کرنے کے بعد پھر آساق ہو گی۔ جب حمی یوم زائل ہوتی ہے فوراً نبض اپنی حالت طبعی پر آ جاتی ہے جیسے عادت اس بدن میں نبض چلنے کی بحال صحت ہو اور ایسی حالت پر نبض کا بعد تپ کے ہو جانا اچھی حالت ہے۔ مجلاً یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس قدر کیفیت نبض کی بہتر اور اسی طرح بول بھی جید ہو دلیل کامل ہے کہ حمی یوم ہے اور یہ بات ضروری نہیں ہے کہ اگر نبض اور بول جید نہ ہو تو حمی یوم کا نہ ہونا بھی ضرور ہو اس لئے کہ اکثر بوقت رنگین ہونے بول کے اور اختلاف نبض خواہ ضعیف اور صغیر ہونے نبض کی حمی یوم واقع ہوتی ہے۔ مترجم کہتا ہے مراد شیخ کی یہ ہے کہ موجبہ کلیہ متصلہ لزومیہ کی نقیض سالبہ کلیہ نہیں ہے بلکہ یہاں سالبہ جزئیہ لزومیہ صادق ہے اسی جہت سے موجبہ معدولتہ الطرفین کو بولا ہے متن یہ بھی ایک علامت حمی یوم کی خاص ہے کہ ابتدا اس تپ کی بہت خفیف ہوتی ہے اور زمانہ اس کی تزید کا دو گھنٹے سے زیادہ نہیں ہوتا اور اس کے زمانہ منتہی میں اعراض شدید نہیں ہوتے اور حمی عفونت میں ان باتوں کی ضد ہوتی ہے۔ یہ بھی علامت حمی یوم کی ہے کہ اس میں اعراض شدید اور تندی حرارت کی بہت تیز نہیں ہوتی اور دردسر خواہ درد پشت یا اوراوجاع بھی حمیات یومیہ میں کم ہوتے ہیں اگر کبھی دردسر خواہ کوئی اور درد پیدا بھی ہوتا ہے تو اس کو ثبوت خواہ لزوم بعد زوال تپ کے نہیں ہوتا بلکہ ساتھ ہی زائل ہو جاتا ہے یہ بھی دلیل اس تپ کی حمی یومیہ ہونے پر ہوتی ہے۔ اکثر حمی یوم پسینہ آنے کے بعد اتر جاتی ہے خواہ بدن میں ایک قسم کی تری پیدا ہوتے ہی جیسے عرق طبعی ہوتا ہے اور جو پسینہ کس خلط کی وجہ سے آتا ہے تو اس کو ثبوت خواہ لزوم بعد زوال تپ کے نہیں ہوتا بلکہ ساتھ ہی زائل ہو جاتا ہے یہ بھی دلیل اس تپ کی حمی یوم کی ہے کہ اس میں اعراض شدیدہ اور تندی حرات کی بہت تیز نہیں ہوتی اور دردسر خواہ درد پشت یا اوراوجاع بھی حمیات یومیہ میں کم ہوتے ہیں اگر کبھی دردسر خواہ کوئی اور درد پیدا بھی ہوتا ہے تو اس کو

تبرید بھی کرتا ہے۔ اگر مظنہ یا خوف عفونت کے وقوع کا ہوتا ہے تو استحمام سے وہ بھی برطرف ہو جاتا ہے۔ البتہ جس کی تپ سدی ہو اس کو حمام بے شک ضر ہوتا ہے کہ بیشتر کوئی مرض عفونت کا ایسے شخص کی نسبت پیدا ہو جاتا ہے اس تعمال حمام سے اور اسی طرح حمی تخمی کی حالت میں استحمام مضر ہے مگر آخر میں حسب اقساع مسام ہو جائے اور غذا خواہ تخمہ منحدر ہو چکے اس وقت استحمام واجب ہوتا ہے جو شخص زکام میں گرفتار ہو البتہ اس کو استحمام نہ کرنا چاہئے مگر ان کہ مادہ احتراقی ہو اس میں ترطیب کے خیال سے حمام جائز ہے کل اصحاب حمیات یومیہ کو زیادہ ٹھہرنا ہوائے حمام میں نہ چاہئے بلکہ جتنی دیر تک ان کا جی چاہے پانی میں حمام کے ٹھہریں ہاں جسے بوجہ استحصاف اور تکاثف کے تپ یومیہ عارض ہو اس کو ہوائے حمام میں ٹھہرنا دیر تک جائز ہے تا کہ ان کے عرق برآمد ہو۔ تمریخ یعنی کوئی چیز بدن میں ملنا بطور رصلب کے ہو یعنی دور سے کوئی شے جسم پر گرائی جائے خواہ بطور رطلا کے ہو تو یہ دونوں صورتیں بری ہیں کہ مسامات بند کر دیتی ہیں اور جس قدر تجارات بذریعہ مسامات جلد نکلتے تھے اب بوجہ بند ہونے راہوں کے چونکہ دیر میں برآمد ہوں گے اس وجہ سے زمانہ قیام تک کا بعد تمریخ کے بڑھ جاتا ہے خواہ وہ تب بوجہ سدہ ظاہریہ کے ہو جیسے کہ حمی استحصافیہ اور تقشفیہ خواہ بوجہ سدہ باطنی کے ہو جیسے حمی سدی اگت تمریخ کے ساتھ دلک یعنی مالش بھی کریں البتہ مسامات کھل جائیں گے۔ بایں ہمہ فائدہ تمریخ کا یہ ہے کہ اگر بدن میں رطوبت زیادہ ہو اس کی تحلیل ہو جاتی ہے اور اگر تھوڑی سی رطوبت ہو بذریعہ تمریخ اور دلک کے خشک ہو جاتی ہے۔ جتنے بیار حمیات یومیہ کے ہیں کسی کو استفراغ کی ضرورت نہیں ہے سوائے اس کے جو سدہ یا امتلا کی وجہ سے خواہ بوجہ تمریخ اور دلک کے خشک ہو جاتی ہے۔ جتنے بیار حمیات یومیہ کے ہیں کسی وک استفراغ کی ضرورت نہیں ہے سوائے اس کے جو سدہ یا امتلا کی وجہ سے خواہ بوجہ تخمہ کے جی ہیں مبالت ہو اسی طرح جسے حمی یوم استحصافیہ ہو اور اس کا بدن مواد سے پر ہو فصل آٹھویں بیان میں اصناف حمیات یومیہ کے اقسام

حمیات یومیہ کے بعض قسمیں احوال نفسانیہ کی طرف منسوب ہیں اور بعض اقسام احوال بدنیہ کی طرف منسوب ہیں اور اقسام امور خارجیہ کی طرف نسبت دیئے جاتے ہیں۔ با حوال نفسانیہ کی طرف منسوب اتنی قسمیں ہیں غمی اور ہمی اور فکری اور غضبی اور سہری اور نومی اور فرحی اور فزعی ما حول بدن کی طرف جو حمیات منسوب ہیں ان میں کچھ تو ان امور بدنی کی طرف منسوب ہیں جو افعال اور حرکات بدنیہ ہیں خواہ سکون بدنی ہیں اور کچھ اقسام ایسے ہیں جو افعال اور حرکات بدنی کی طرف منسوب نہیں جو اقسام کہ حرکات اور افعال بدنی کی طرف منسوب ہیں اور یہ ہیں تعبی راحتی استفراغی اور اسمیں حمی وجعی بھی داخل ہے اور حمی غشیہ اور جوعی اور عطشی ۔اور جو اقسام غیر افعال اور حرکات بدنی کی رطف منسوب ہیں۔ ان میں سے ایک سددی اور تخمی اور ورمی اور قشفی جو حمیات یومیہ امر خارجی کی طرف منسوب ہیں جیسے احتراقی ایک تپ ہے جو احتراق شمس کی طرف منسوب ہے خواہ جو بوجہ برودت ہوا وغیرہ کے عارض ہو جیسے استحصافیہ کہتے ہیں یا جو نہانے اور غسل کرنے سے عارض ہو جسے اغتسالی کہتے ہیں اب ہم ہر ایک قسم کو جدا جدا مع ان کے علاج کی ذکر کرتے ہیں فصل نویں حمی یوم غمی کا بیان کبھی بوجہت حرکت روح کے بطرف اندرون جسم کے اور مختقن ہو جانے روح کے باطن میں بسبب زیادہ رنج اور غم کے حرارت بڑھ کر حمی روحیہ عارض ہو جاتی ہے علامت اس کی بول کا رنگ ناری ہو جاتا ہے اور بوقت خروج بول کے اس قدر تیزی اور حدت ہوتی ہے کہ مریض اسے بخوبی احساس کر لیتا ہے اور یہ حدت بوجہ غلبہ یبوست کے ہوتی ہے اور حرکت آنکھو میں غموض یعنی پستی عارض ہوتی ہے اور حلقے آنکھوں کے بیٹھے ہوئے اور ٹھہرے ہوئے اور یہ بات تحلل کی اور سکون آنکھ کی حرکت میں بوجہ فتور اور ضعف قوئ کے پیدا ہوتی ہے۔ چہرے پر زردی ہوتی ہے اس لئے کہ حرارت اندر کی طرف چلی گئی ہے اور نبض میں صغر او ضعف پیدا ہوتا ہے اور کبھی نبض میں اندر کے صلابت بھی پیدا ہو جاتی ہے علاج اس کا ہے کہ آبزن میں داخل کیا جائے بشر طیکہ اس میں گرمی اور

ہوتا ہے اور چہرہ پر ایک بھر بھرا پن جیسے ہی یوم سہریہ میں ہوتا ہے اسی قدر اسی تپ میں ہوتا ہے اور آنکھیں دونوں سرخ اور ڈھیلے آنکھوں کے باہر نکلے ہوئے اس لئے کہ حرکت روح کی بطرف خارج کے شدید ہوتی ہے اور کبھی بعض آدمیوں کو تھرتھری بھی اسی حالت میں لاحق ہوتی ہے اور اس جہت سے کہ ان کے بدن میں کوئی خلط متحرک ہوتی ہے خواہ ان کی طبیعت میں کسی قدر ضعف ہوتا ہے اس وجہ سے تمام جسم کانپنے لگتا ہے بول کا رنگ اس تپ میں سرخ اور بروقت خروج کے حدت محسوس ہوتی ہے۔ اور کسی قدر اس میں چمک بھی ہوتی ہے۔ نبض اس تپ میں ضخیم یعنی گندہ اور ممتلی و شاہق یعنی خوب اچھلتی ہوئی اور حرکت میں تواتر ہوتا ہے علاج اس تپ کا ان کے غصے کا فرو کرنا خواہ جو حرارت غضب کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے اس کے مسکنات کا استعمال کرنا اور جو امور مفرح قلب ہیں از قسم حکایات مزاح آمیز ان کی طرف متوجہ کرانا خواہ بہت خوش آواز جن کی آواز دردناک نہ ہو ان کا گانا سنانا بشرطیکہ وہ الحان خواہ راگ دردانگیز نہ ہوں بلکہ طبیعت کو ان کے سننے سے محض سرور حاصل ہو خواہ کھیل اور لعب کے امور عجیبہ مثل شعبدہ وغیرہ کے ان کی طرف مشغول کرنا اور حمام میں اچھے ہمراہیوں کے ساتھ لے جانا جس کا پانی شیر گرم ہو اور اس میں حرارت زیادہ نہ ہو۔ اور مالش بہت سے روغن کی بدن میں کرنا کہ یہ مالش ان کو نہایت مفید ہے اگر روغن سے کی جائے کہ آب گرم جو خالی از تسخین نہیں ہے اس کی مالش چنداں مفید نہیں ہے۔ غذا جو بارد رطب ہو ان کے واسطے تجویز کرنی چاہئے اور شراب کے استعمال سے بالکل احتراز واجب ہے کہ ان کے حق میں نہایت مضر ہے اس لئے کہ قوت غضبی کو برانگیختہ کرتی ہے

فصل تیرھویں حمی یوم سہریہ کے بیان میں کبھی بوجہ بیداری کے بھی تپ عارض ہو جاتی ہے۔ علامات اس کے یہ ہیں کہ قبل از تپ کے بیداری واقع ہوئی ہو اور پلکیں بوجھل ہو جائیں اس قدر کہ آنکھیں کھل نہ سکیں اور آنکھیں بیٹھی ہوئی نظر آئیں بوجہ تحلل رطوبات اور روح کے (جو بسبب حرارت حرکت بیداری کے پیدا ہوتا ہے) اور

پپوٹے سوجے ہوئے نظر آئیں بجہت فساد غذا کے اور اکثرت بخارات جو سوء ہضم میں ہوتی ہے اور بول میں کدورت ہو بوجہ ہضم نہ ہونے کے نبض میں بھی ضعف ہوتا ہے اس لئے کہ قوت بوجہ تحلل کے ضعیف ہو جاتی ہے اور چہرا بوجہ سوہضم کے زرد ہو جاتا ہے اور بھرا بھرا پن چہرے کا بوجہ تہج کے اور بوجہ سوء ہضم کے عارض ہوتا ہے مگر اس تپ کی انتفاخ وجہ اور تہج میں سرخی نہیں ہوتی جیسے کی یوم غضبی میں ہوتی ہے مترجم کہتا ہے لطف عبارت کا اس مقام پر یہ تھا کہ چونکہ سوء ہضم حلت زردی اور انتفاخ چہرے کی ہے اس لفظ کو مکرر کہنا خوب نہیں مگر ایک ہی جگہ کہنے سے ذکر تہج وجہ کا بدقت ہوتا ہے اس لئے تکرار ہی بہتر ہے علاج اس تپ کا تو دیع یعنی مریض کو بحال خود چھوڑ دینا اور تسکین حرارت اور ایسی تدبیر کرنی کہ نیند آ جائے اور سر پر بڑے بار در رطب دواؤں کے اور ایسے حمام میں لے جانا جہاں رطوبت زیادہ ہو یعنی آب حمام کا استعمال بہ نسبت ہوا کے زیادہ ہو اور غذائیں جن کے کیموسات یعنی ہضم اولی جید ہوں جیسے چوزہا ہے مرغ خواہ تیرو غیرہ کھلانا اور مالش ایسے پتلوں کی جو ترطیب بدن کی کریں۔ اور شراب ایسے بیمار کو سب چیزوں سے زیادہ مفید ہے کہ بخطر پلانی چاہئے بشرطیکہ درد سر نہ ہو فصل چودھویں حمی یوم نومی و راحتی کا بیان روح کے بخارات گرم اکثر تحلل ہوتے ہیں حالت بیداری میں بوجہ حرکت کے بعد اس کے جب آدمی دیر تک سوتا ہے اور راحت پاتا ہے خصوصاً اگر اس قدر نوم بارجہت کا عادی نہ ہو بلکہ خلاف عادت کے اس قدر نوم غالب ہو جائے وہ بخارات متحلل نہیں ہو سکتے انہیں بخارات کی وجہ سے روح میں سخونت پیدا ہوتی ہے اور تپ عارض ہوتی ہے علامت اس تپ کے پہلے سے خواب اور نوم طویل واقع ہونا خصوص جنہیں اس قدر سونا خلاف عادت ہو۔ امتلا بخاری جو نبض سے دریافت ہوتا ہے وہ بھی اس تپ کے وجود پر دلیل ہے علاج تعریق ہوائی حمام میں تاکہ بخارات متحلل ہوں اور غسل معتدل گرم پانی سے کرنا اور غذا کم استعمال کرنی کہ اس کا مزاج بھی مائل برودت اور رطوبت کی طرف ہو اور معتدل طور

پر ریاضت کرانی اور شرب کا بلانا ضرور نہیں فصل پندرہویں حمی یوم فرحیہ کے بیان میں کبھی زیادہ خوشی سے بھی تپ پیدا ہوتی ہے جس طرح زیادہ غضب سے پیدا ہو جاتی ہے علامت اس تپ کی قریب بعلامات حمی غضبی کے ہے مگر آنکھ کا انداز مثل انداز فرحان اور دلخوش آدمی کے ہوتا ہے غضب ناک آدمی کی پٹھوں سے الگ ہوتی ہے اور نبض میں تواتر بھی کم ہوتا ہے علاج اس تپ کا علاج حمی غضبی کے قریب ہوتا ہے فصل سولہویں حمی یوم فزعیہ کے بیان میں کبھی بوجہ خوف شدید کے تپ عارض ہوتی ہے جیسے بوجہ غم کے عارض ہوتی ہے اس لئے کہ خوف کو غم سے ایسی نسبت بالضد ہے جیسے نسبت غضب کو فرح سے ہو کہ حرکت روح کی فزع اور خوف میں بطرف داخل کے ہوتی ہے اور حرکت غضب بطرف خارج کے ہوتی ہے اور یہ بھی بات ہے کہ حرکت خوف اور غضب کی دفعتہً ہوتی ہے اور غم اور فرح کی حرکت بتدریج آہستہ آہستہ ہوتی ہے علامت اس تپ کی قریب علامت حمی یوم غمی کے ہے مگر اس تپ میں اختلاف نبض کا بہ نسبت حمی غمی کے زیادہ ہوتا ہے تیور آنکھ کے خوف زدہ کی طرح پر ہوتے ہیں علاج بھی اس تپ کا قریب بعلاج حمی غمی کے ہے اور جس وجہ سے کوف زدہ ہوا ہے اس سے بے خوف کر دینا چاہئے اور اخبار ایسے سنانے چاہیں کہ دل خوش ہو جائے۔ شراب بھی اس تپ میں نفع کرتی ہے فصل سترہویں حمی یوم تعبی کے بیان میں تعب اور تھک جانا کبھی ایسی شدید گرمی روح کو پہنچاتا ہے کہ افعال روح کو ضرر شدید پہنچتا ہے لیکن فقط افعال روح حیوانی اور نفسانی کو تعب سے ضرر شدید پہنچتا ہے علامت اس تپ کی ایک تو یہی ہے کہ پہلی تعب پہنچا ہو اور مفاصل خواہ جوڑ بدن کے سب گرم ہوں بہ نسبت اور اعضا کے تھکاؤ خواہ ماندگی اور خشکی تمام بدن میں محسوس ہو اور اکثر آخر میں جب تپ کم ہونے لگے کسی قدر تری بدن میں پیدا ہوتی ہے بشرطیکہ تعب بوجہ ریاضت معتدلہ کے حادث ہوا ہو اور بحد تجفیف نہ پہنچا ہو اور نہ برودت خارجیہ مانع تعریف کی ہو اور گر تعب شدید ہو تو بدن میں عرق خواہ تری کم برآمد ہوتی ہے اور تعب شدید کے بعد اکثر

خشک کھانسی بھی پیدا ہوتی ہے کہ ریہ کی رطوبت بھی بمشارکت اور رطوبات بدنیہ کی خشک ہوتی ہے اور نبض اس تپ میں صغیر اور ضعیف ہوتی ہے اور بیشتر بوجہ یبس کے نبض میں صلابت بھی پیدا ہو جاتی ہے اور بول زرد رنگ اور حاد ہوتا ہے بوجہ حرکت کے جس سے ہیجان خلط مراری کا ہوتا ہے اور بوجہ تخلل کے رقیق بھی ہو جاتا ہے علاج اس تپ کا راحت رسانی مریض کو تعب سے محفوظ رکھ کر اور استحمام اور آبزن اور بعد حمام خواہ آبزن کے تیل کی مالش خصوصاً مفاصل پر اور کھلانا ایسی غذا کا جس سے کیموس جید ہو اور ترطیب بھی کرے اور مقدار غذا کی اسی قدر ہو جسے بلا وقت مریض ہضم کرے مرغ کے چوزے ہوں خواہ بکری کا بچہ کم عمر خواہ مک رضراضی۔ اس لئے کہ ان کی قوت بوجہ زیادتی تحلیل کے ضعیف ہوتی ہے اس لئے ان سے امید ان غذاؤں کے ہضم کی نہیں ہے جو بحال صحت کھا کر ہضم کر لیتے تھے بلکہ اب اس سے کم غذا تجویز کرنی چاہئے۔

اسی سبب سے اگر ایسی غذا ان کو دی جائے کہ جو کی تھوڑی مقدار سے تغذیہ کثیر حاصل ہوتا ہے مثل ان لحوم کے جو ہم ذکر کر چکے خواہ زردی نیم برشت انڈے کی خواہ خصیہ مرغ خانگی کے کہ ان غذاؤں کا استعمال ان کے حق میں بہت عمدہ ہے بعض طبیبوں کی یہ رائے ہے کہ جو حمی تعبی میں گرفتار اور ماندگی کی وجہ سے بیمار ہو اس کے حق میں تلطیف تدبیر یعنی کمی غذا کی بہت مناسب ہے بہ نسبت اور بیماروں کے اور یہ رائے صائب نہیں ہے۔ اگر کمی غذا سے کمی مقدار غذا مراد ہے گو اخذیہ اس کا زائد ہو تو صحیح ہے ورنہ غلط ہے۔ ترفواکہ کا ایسے بیمار کو دینا بہت ضرور ہے جیسے انار مرودسیب انگور ترش۔ اور شراب کثیر المزاج جس میں زیادہ ملا ہو اس کا پلانا بھی جائز ہے اگر خوگر شراب کا نہیں تو شربت شکر خواہ مصری وغیرہ خواہ آب انار آب سیب پلانا چاہئے۔

اس کے بدن میں تیل کی مالش بہ نسبت اور بیارون کے زیادہ چاہئے تا کہ اس کے اعضا خواہ مفاصل جو خشک ہو گئے ہیں ان میں ترطیب حاصل ہو اور اعضا اور مفاصل میں جو تمدد خواہ تنا دواقع ہوا ہے وہ برطرف ہو جائے بذریعہ تمریخ دہن نخے روغن بنفشہ

کو مناسب ہے افضل ہے اور تمام بدن میں روغن کی مالش کرنی چاہئے خصوصاً سر اور گردن اور مہری پشت کے اور سب مفاصل کی خصوصاً بعد حمام کے مالش ان اعضا کی بہت مفید ہے اس بیمار کے بچھونے خوب نرم چاہیں اور کپڑے خوشبودار مکان معطر کر دینا واجب ہے۔ اگر بعد حمام اور مالش کے پھر بنظر کسی بقیہ کے رائے طبیب کی ہو دوبارہ حمام کرنا چاہئے اور تمریخ آبزن وغیرہ جو جو تدبیریں اوپر بیان ہوئیں سب وک دوبارہ کرنا بنظر احتیاط کچھ ممنوع نہیں ہے فصل اٹھارویں حمی یوم استفراغی کا بیان کبھی جب اخلاط مضطرب ہوکر بذریعہ اسہال کے کارج ہوتے ہیں اس وقت حرکت شدید جو روح میں پیدا ہوتی ہے اس کے اشتعال سے روح میں ایسی حرارت پیدا ہوتی ہے کہ تپ واقع ہوتی ہے اور اشتعال حرارت اکثر تو اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ بعد اسہال کے ایک ماندگی پیدا ہوتی ہے اور کبھی ادویہ مسہلہ مثل تربد اور سقمونیا کے بھی چونکہ گرم بالطبع ہیں ان سے بھی حرارت پیدا ہو جاتی ہے کبھی چونکہ فصد کی وجہ سے ہمراہ خون کے رطوبت اور دمویت انجرہ کی زائل ہو جاتی ہے اور اس وجہ سے دخانیت اور صفرادیت کا غلبہ ان بخارات پر ہوتا ہے حرارت تپ کی پیدا ہو جاتی ہے علاج اس تپ کا اول تو یہ ہے کہ حابس چیزیں جن سے اطلاق طبیعت اور روانی اخلاط کی موقوف ہو استعمال کی جائیں اور ان چیزوں کو ہم اسہال اور حبس کے ابواب میں بخوبی بیان کر چکے ہیں اور غذا ایسی دینی چاہئے کہ علاوہ تبرید اور ترطیب کے جس قدر ہضم ہو اس سے زیادہ قوت بخشے اور مراد یہ ہے کہ سریع الہضم مقوی ہو اور ترطیب اور تبرید کا فائدہ بخشے اور غذا میں بھی قابضات کی شرکت مناسب ہے مثل آب انار ترش خواہ آب سیب وغیرہ کے معدہ پر ضماد حابس لگائیں اور نطول مقوی جو بالفعل گرم ہو ٹھنڈا نہ ہو استعمال کریں بلکہ شیر گرم نطول کا بھی استعمال جائز نہیں اس لئے کہ جو چیز شیر گرم ہوتی ہے وہ مرخی اور محلل القوت بھی ہوتی ہے اور رفع قبض پر معین ہوتی ہے اور یہاں قبض درکار ہے۔ منجملہ تراکیب مسخنہ قابض کے مناسب اس مقام کے یہ ہے کہ ایک کپڑا روغن ناردیں

خواہ کوئی اور روغن جو اس سے بھی زیادہ سرد ہو اور خوشبو ہو اس میں ڈبو کر نچوڑیں کہ بہت سا تیل تو نچوڑنے سے نکل جائے اور اس کو معدہ پر رکھے اور قلب اور جگر پر ایسی چیزوں سے ضماد کریں جو تبرید کرتی ہیں جیسے صندل گلاب وغیرہ فصل انیسویں حمی یوم وجعیہ کے بیان میں درد کسی قمام پر کیوں نہ ہو کبھی روح میں ایسی گرمی اس سے پیدا ہوتی ہے کہ منجمسو کمی وجعیہ ہو جاتی ہے علاج پہلی ازالہ درد کی تدبیر کریں جس طرح ہر ایک کی تدبیر مقام خاص میں اس کے لکھی ہو اس کے بعد حمی کا علاج مثل حمی تعبیہ کے کرنا چاہئے اگر شراب پلانے سے زیادتی درد کا خوف ہو ہرگز نہ پلانی چاہئے۔

فصل بیسویں حمی یوم غشیہ کے بیان میں جس شخص کو غش آتا ہے کبھی بوجہ اضطراب حرکت روح کے ایسی گرمی پیدا ہوتی ہے کہ اس گرمی سے حمی لاحق ہو جاتی ہے اور بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ بعد زوال خش کے خطرے کی تپ باقی رہتی ہے علامت اس تپ کی یہی ہے کہ قریب حالت غشی کی ہوتی ہے اور قوت بالکل ساقط ہوتی ہے اور کسی اور ایسے تپ کی علامت جس سے سقوط قوت ہو جائے نہیں ہوتی یعنی وہ تپ کہ حمیات یومیہ سے خارج ہو اس لئے کہ حمیات یومیہ میں کوئی ایسی تپ نہیں ہے جس میں سقوط قوت کا ہو سوائے اس تپ کے۔ اور نبض کا حال اس تپ میں نہایت مختلف ہوتا ہے کبھی جب برودت غالب ہوتی ہے نبض سے ساقط ہو جاتی ہے کبھی جب غلبہ حرارت کا ہوتا ہے نبض میں سرعت پیدا ہو جاتی ہے اس تپ کی نبض مشابہ نبض اصحاب ذبول کے ہوتی ہے وہ ذبول شدید جس میں خشکی جلد کی بہت غالب ہوتی ہے جیسے دق کا بیمار اور مشابہت اس نبض کو اصحاب ذبول کی نبض سے صلابت اور دودی ہونے میں ہوتی ہے علاج اس تپ کا پہلے غشی کا علاج اور غذا جو زود ہضم ہو اور جس کا کیموس جید سے کھلائیں جن کا ذکر اوپر ہو چکا اور اگر احتیاج ہو تو شراب پلائیں اور اس کا کچھ خوف نہ کریں کہ بوجہ تسخین کے حرارت زیادہ ہو گی جب بیمار کو غشی سے افاقہ ہو جائے اور تپ شبیہ حمی ذبول کے باقی رہے اس کا علاج بموجب اس قاعدے کے کیا جائے گا جو قاعدہ

سدے کم ہوں تو زوال اس تپ کا بہت جلد ہوتا ہے بشرطیکہ علاج اور اطاعت مریض میں شناخت مرض میں خطا واقع نہ ہو۔ یہی تپ حمیات یومیہ میں ایسی ہے کہ بعد زوال کے پھر پلٹ آتی ہے بوجہ باقی رہنے بعض سودں کے جو علت مرض واقع ہیں اس وجہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس تپ کے واسطے نوبے مقرر ہیں۔ اور یہی تپ اکثر منتقل بطرف برد اور قشعریرہ کے ہوتی ہے اس وقت گمان ایسا ہوتا ہے کہ یہ تپ عفونت کی طرف منتق ہوگئی حمی سدی اگر بعد فصد کے بائیں جانب میں بدن کے درد کے درد پیدا کرے بدن اعادہ فصد کے کوئی چارہ نہ ہوگا خصوصاً کہ بعد فصد کے تپ زائل ہو جائے اور درد قائم رہے علامات حمی یوم سدی کے جس وقت حمی یوم عارض ہو اور اس کا کوئی سبب ظاہری اور مادی دریافت نہ ہو سکے اور زمانہ انحطاط اس کا طولانی ہو فوراً معلوم کرنا چاہئے کہ حمی سدیہ ہے خصوصاً اگر انحطاط بدن استفراغ مذاوت کے واقع ہو اس تجویز میں زیادہ قوت ہوتی ہے اگر بدن مریض ممتلی ہو کہ اس میں خون کی کثرت ہو اور بکثرت پیدا ہوتا ہو خواہ اخلاط اس بدن کے غلیظ اور لزج ہوں۔ فرق درمیان ان دو صورتوں کے یعنی امتلاء خون اور امتلاء اخلاط غلیظہ سے جو تپ واقع ہو یہ ہے کہ جو حمی سدی بوجہ کثرت اخلاط الزجہ غلیظہ کے پیدا ہوگی اس پر علامات خاصہ ان اخلاط کی دلالت کریں گے اور بدن میں انتفاخ اور تمدد اور سرخی منہ کی اور پر ہونا رگوں کا خون سے اور باقی علامات کثرت خون کے نہ ہوگے۔ اور جو تپ بوجہ کثرت کون کے سدہ پڑ کر پیدا ہوئی ہے اس میں علامتیں امتلاء خون کی مثلاً سرخی چہرہ اور پری رگوں کی خون سے اور پھولنا منہ کا خواہ تمدد وغیرہ جتنے علامات کثرت کون کے ہیں بدن میں طاہر ہوں گے اگر سدے بہت سے پڑ جائیں نبض صغیر ہو جائے گی اور اگر افراط سدوں کی نہ ہو صغیر ہونا نبض کا کچھ ضرور نہیں علاج اس تپ کا یہ ہے کہ اگر بسبب کثرت اخلاط خواہ بوجہ کثرت خون کے حمی سدی پیدا ہوئی ہے تو فصد اور استفراغ میں اخلاط کی جلدی چاہئے اگر بعد فصد کے پھر تپ نہ ہو تو اس سے بہتر کیا ہے اور اگر بعد فصد کے پھر تپ

عارض ہو پھر بدن اس خوف کے کہ انصباب مواد قلب وغیرہ کی طرف نہ ہو جائے۔ دوبارہ فصد لینا مناسب نہیں ہے بلکہ فصد میں انتظار نضج کے توقف بہت ہے اس واسطے کہ فصد سے اجرائے اخلاط کا ہوتا ہے اور اخلاط صالحہ اخلاط فاسدہ سے مل کر فساد شدید پیدا کرتے ہیں۔ اگر بدن دوبارہ کھولنے فصد کے چارہ نہ ہو یعنی مثلاً ضرر پہنچنا بطرف قلب وغیرہ کے متقین ہو جائے اس وقت پھر دوبارہ کھولنے میں تاخیر کچھ ضرور نہیں اور استفراغ اخلاط بھی کرنا چاہئے بعد فصد اور استفراغ کے استعمال ایسی چیزوں کا چاہئے کہ تفتیح سدہ کی کریں اور مجاری کو مواد خواہ سدوں کی آلائش سے پاک کریں۔ قبل از استفراغ کے تفتیح سدو اور تنقیہ مجاری کی طرف مبادرت کرنی جائز نہیں ہے اس لئے کہ یہ بات اکثر سبب اس قباحت کا ہوتی ہے کہ جذب اخلاط دفعۃً بطرف مجاری کے ہوتا ہے اور بعد جذب یہ اخلاط ان مجاری میں بستہ ہو جاتے ہیں اور اس امر میں بہت سے خطرے پیدا ہوتے ہیں بلکہ اکثر سدے زیادہ ہو جاتے ہیں اگر مواد غلیظ بدن میں ہوں خصوصاً اگر کسی بدن کے منافذ تنگ مخلوق ہوں علاوہ براہ فصد اور استفراغ خود بھی کبھی ان فضول دخانیہ کو (جو مورث بستگی اخلاط ہو کر سبب حدوث تپ کی ہوتی ہیں) نکال دیتی ہے اور ان اخلاط کو عفونت سے باز رکھتی ہے خصوصاً اگر فصد میں اخراج خون اک اتنا مبالغہ کیا جائے کہ اس کے بعد مریض قریب بغشی ہو جائے اگر کثرت اخلاط سبب عروض اس تپ کا نہ ہو بلہ ایسا دریافت ہو کہ سدہ بوجہ غلاظت اور لزوجت اخلاط کے پڑا ہے تو پھر اس وقت فصد اور استفراغ ایک امر زائد تجویز کر کے کچھ ان کی طرف حاجت نہ ہوگی بلکہ فقط تفتیح سدوں کی حاجت ہوگی۔ تفتیح ایسے وقت میں جلا دینے والی دوا خواہ غذا سے کرنی چاہئے اور چونکہ بیماری گرم تپ کی ہو اس جہت سے جو گرم چیزیں جلا دینے والی ہیں ان کا استعمال تو کسی طرح جائز نہیں ہے بلکہ مثل سکنجبین سادہ اور آخر درجہ تک سکنجبین بزوری کا مضائقہ نہیں ہے اور آب کاشی سے آب رازیانہ تک استعمال ہو سکتا ہے۔ اور غذا ایسی دینی چاہئے جو فضول کو دھو

ڈالے اور جلا دے اور اس میں لزوجت نہ ہو جیسے کشک جو اور شکر میں یہ لطف ہے کہ باوجود غذائیت تفتیح اور جلا بھی کرتی ہے۔ اگر شکر کشک شعیر میں آمیز کر کے کھائیں تو کچھ مضائقہ نہیں ہے بعد استفراغ اس مادہ کے جس کا استفراغ واجب ہو خواہ بعد تفتیح سیدہ کے جہاں تفتیح ضرور ہو یہ بھی ملاحظہ کرنا ضرور ہے کہ ان دونوں تدبیروں سے تپ میں کسی قدر افاقہ ہوا خواہ اگر نوبت آتی تھی تو استفراغ خواہ تفتیح کے بعد جو نوبت واقع ہوئے ضعیف ہے اور اسی طرح بول کو دیکھنا چاہئے کہ ان تدبیروں کے بعد عدیم النضیح مائل بطرف اعتدال قوام اور رسوب اور لون کے ہوا اور نبض کو معاینہ کرنا چاہئے کہ اب عفونت پر اس کو دلالت بھی ہو یا نہیں۔ اگر یہ فوائد ان تدبیرات سے حاصل ہوں بدستور تدبیر مذکور جاری کر کے تیسرے روز بعد اس نوبت کے جو خفیف ہوئی ہے مریض کو حمام میں داخل کرنا چاہئے ایسے موقت جس میں نوبت کے واقع ہونے کا گمان نہ ہو اور پانچ گھنٹہ کا زمانہ کم سے کم وقت نوبت میں باقی ہو اور اس میں بدن میں روغن کی مالش اور جو چیزیں باعتدال جلا دیتی ہیں ان کی مالش کرنی چاہئے اور وہ چیزیں آرد باقلے سے مڑ کے آٹے تک استعمال کرنا جائز ہے خواہ ملٹھی پسی ہوئی اور زراوند سائیدہ کہ اس میں کس قدر شہد اور پانی ملایا جائے اگر اس سے زیادہ تیز چیز پر جسارت کی جائے تاکہ زیادہ جلا حاصل ہو تو پھر کف بورہ ارمنی کے ملنے سے خوب جلا حاصل ہوگی اگر یہ بات دریافت ہو کہ حمام مریض کی طبیعت میں کچھ تغیر مضر پیدا کرے گا اور قشعریرہ پیدا ہو تو بقدر چشم زدن اس کو حمام میں ٹھہرانا چاہئے اس لئے کہ یہ سدہ اس قسم کا نہیں ہے جس کی حمام تفتیح کرے اور کھول دے جس وقت مریض حمام سے برآمد ہوا سے کھانے پینے کی چیزیں نہ دینی چاہیں جب تک پورا اطمینان اس بات کا نہ ہو کہ وقت تپ کے نوبت کا گزر گیا اور اب تپ لاحق نہ ہوگا گر مریض کی ایسی کیفیت ہو کہ بے کچھ کھائے ہوئے صبر نہیں کر سکتا ہے بجائے غذا ایسی تر چیز پلائیں کہ جس سے تفتیح سدہ ہو جائے جیسے پتلا آش جو کہ اسمیں پانی زیادہ ہو اور جو کم ہوں اور

خوب پکایا جائے تخم کرفس بقدر حاجت ملا کر پھر اگر نوبت عود نہ کرے دوبارہ حمام کرانا چاہئے بشرطیکہ مریض کی خواہش اس بات پر ہو اور اس کو غذا دینی چاہئے اور اگر تپ کا دورہ ہو اگر پہلی نوبت سے کم اور بول جید الاوصاف ہو اس معالجہ کی صحت پر اعتماد کرنا چاہئے اور جاننا چاہیے کہ اب سدے اس کے بدن میں کم باقی رہی اور بعد زوال اس خفیف دورے کے مثل سابق کے علاج کرانا چاہئے اور غذا دینی چاہئے اگر اور دورہ بلا خفت مثل سابق کے ہو خواہ سابق سے قوی تر ہو اور بول جیسا اچھا ہونا چاہئے ویسا نہ ہو تو مرض نے حمائے عفونت کی طرف انتقال کیا ہوگا اب اس کا علاج وہی ہے جو حمیات عفنہ میں آئندہ مذکور ہوتا ہے فصل چوبیسویں حمی یوم تخمی امتلائی کے بیان میں اس کبھی بوجہ تخمے اور بدہضمی کے بخارات ردی پیدا ہوتے ہیں جن میں اشتعال حرارت ہو کر روح میں ایک بھڑک پیدا ہوتی ہے اس جہت سے تپ عارض ہوتی ہے خصوصاً وہ بدن کہ صفراوی مزاج ہوں اور وہ بدن کہ جن کے مسامات تنگ ہوں اس لئے کہ اکثر فضول ایسے بدن کے بطور انجرہ روخانی اٹھتے ہیں اور متعفن ہوتے ہیں اور انہیں کھٹی ڈکاریں کم ہوتی ہیں۔ زیادہ تر مستعد حمائے تخمی کے وہ لوگ ہیں جو بعد بدہضمی کے کسی قسم کی ریاضت کرتے ہیں خواہ حرکت زیادہ کرتے ہیں یا دھوپ میں زیادہ ٹھہرتے ہیں اور تخمے کے حمام میں نہاتے ہیں اس وجہ سے انہیں بخارات دخانی کی کثرت ہوتی ہے خصوصاً جس وقت ان کے بدنوں میں کسی قسم کا درد ہو یا چننگ ہو خاص کر یہ درد اگر ان کے احشا میں ہو۔ اور جن میں مادہ کھٹی ڈکار کا ہوتا ہے ان کے بدن میں کمتر تپ امتلائے تخمی پیدا ہوتی ہے اور اگر پیدا ہوتی ہے تو نہایت ضعیف ہوتی ہے بلکہ ہرگز نہیں پیدا ہوتی ہے۔ میرا گمان یہ ہے کہ اگر کھٹی ڈکار کے ساتھ تپ ہو اس کا سبب سوائے تخمہ کے اور کوئی چیز ہوگی اور یہ لوگ جس وقت ان کی طبیعت ملین ہو جائے بہت ان کو فائدہ ہوتا ہے اور ان کی تپ دور ہو جاتی ہے اس لئے کہ فضلہ روحانی بجہت استفراغ فاسد غذا کے کم ہو جاتا ہے۔ ان میں سے جس کی طبیعت میں حبس ہو اور جس کی طبیعت ملین

الہضم مثل خصیہ مرغ خانگی خواہ مک رضراضی تجویز کرنی چاہیئے اور غذا سے پیشتر کسی قدر فواکہ عصارات مثل عصارہ انگوریا ربوب قابضہ کی دینی چاہیئے۔

اگر ان کی خواہش طعام باطل ہو جائے اس کو پیدا کرنا چاہیئے اس تدبیر سے جو سقوط اشتہا کے باب میں بیان کی گئی خصوصاً ان غذاؤں سے جس میں بہ کی شرکت ہو۔ جب ان تدبیروں سے فراغت ملے اور معدہ کی اصلاح بخوبی ہو جائے کچھ مضائقہ نہیں ہے کہ کسی جوارش قوی کا استعمال کرائیں جو ہاضم اور مقوی معدہ اور مفتح سدوں کی ہو استعمال بعد زوال تپ کے کرنا چاہیئے بعد از آنکہ اعراض تپ کے زائل ہو جائیں فصد کے بارے میں تجویز مناسب یہی ہے کہ اس تپ میں فصد کی عجلت نہ چاہیئے جب تک کہ تپ زمانہ انحطاط کو نہ پہنچے اور بعد انحطاط کے استعمال فصد کا جائز ہے۔ سب سے بہتر جو چیز کہ مریض کو بروقت ارادہ فصد کے پلائی جائے آش جو ہے اور غذا جس میں انگور اور کدو اگرچہ کم ہوں داخل ہوں س کی خوابگاہ ٹھنڈی تجویز کرنی چاہیئے اور سونگھنے کی چیزیں بھی ٹھنڈی چاہیں اور اگر قرص کافور اس کے واسطے تجویز کیا جائے تو اس میں راوند شریک نہ کرنی چاہیئے اس واسطے کہ زبان سیاہ ہو جائے گی فصل پچیسویں حمی یوم ورمی کے بیان میں اندرونی اورام کے تابع جتنی تپیں ہوتی ہیں وہ سب عضنہ ہوتی ہیں اور بیشتر ان کے ہمراہ دق بھی ہوتی ہے اور وہ تپیں اقسام حمیات یومی سے نہیں ہیں۔ مگر ظاہری اورام جیسے دمل خواہ اور کوئی حرارت یعنی پھوڑے کی قسم سے جو اعضائے ظاہری میں پیدا ہوتے ہیں۔ خصوصاً اورام ان ہڈیوں کے جو اعضائے غددی میں ہوتے ہیں خواہ اورام گوشتوں کے بالکل دفع نہیں ہو جاتی بلکہ بعد زمان نوبت کے بدن میں کسی قدر بقیہ اس تپ کا رہتا ہے۔ اگر یہی اخلاط ثلثہ داخل عروق میں متعفن ہوں تو پھر تپ لازم پیدا ہوتی ہے اور مقلعہ نہیں ہتے اور آثار میں قریب مقلعہ کے ہوتی ہے بلکہ دائمہ لازمہ ہوتی ہے۔ مگر ایسی دائمہ کے واسطے اوقات شدت کے ہیں کہ ان کے ذریعہ سے اوقات نوبت کی دریافت ہوتے ہیں۔

اور متعفن ہو خواہ جو علت عفونت کی مادہ اولی میں پیدا ہوئی تھی وہی علت دوبارہ مادہ قریبہ پہلے مادہ کے پیدا ہو کر اس دوسرے مادہ کو متعفن کرے کہ دوسری نوبت تپ کی انہیں دو وجوہ سے پیدا ہو گی۔ پس عفونت کا دورہ اسی بات پر موقوف ہے کہ جب ایسی حرارت کم ہو گی کہ پورا نضج نہ کر سکے تو اخلاط متعفن ہوں گے اور بعد تعفن تحلل رطوبات ہو ہو کر زیادہ خاکستر باقی رہے گی اور قریب کے مادہ میں اثر حرارت سے تعفن پیدا ہوا کرے گا یہاں تک کہ جد مشترک مادہ سے جو قریب مادہ متعفنہ اور متحللہ اولی کے منقطع ہو جائے اور مادہ بالکل فنا ہو جائے اور اپنے قریب کو مادہ قابل عفونت کے نہ پائے اور نہ بقیہ تپ کا ابسار ہے کہ منتظر کسی اور مادہ کی عفونت کا ہو کہ اس کی عفونت کے بعد وہاں کھنچ جائے اس وقت ازالہ تپ کا بالکل ہو جائے گا خواہ یہ صورت محض تحجل طبیعت واقع ہو خواہ باعانت ادویہ و ترکیب کے زوال مادہ عفونت کا بالکلیہ کیا جائے جو فن طب میں بیان ہوتا ہے اگر عفونت اخلاط داخل عروق کے ہو چونکہ تحلل نام متعذر رہے دوران عفونت بھی اس طرح متعذر ہے اس لئے کہ عروق کے بطون باہم دیگر متصل ہیں ایک جگہ کا تعفن بوجہ اتصال کے دوسری جگہ سرایت کرتا ہے اور ہوا سے ایک ہمسایہ اور پا کر آگے بڑھتا ہے اس طرح لزوم تعفن اور نسوام حرارت کا ہوتا ہے اور پھر چونکہ عروق میں جو مادہ متعفن ہوا ہے اسے قلب کے ساتھ نہایت اتصال ہے تو اس کا بخار متعفن ہمیشہ قلب میں پہنچ کر مضر افعال طبعی قلب کا ہوا کرتا ہے اور تپ میں زمانہ فزت کا پیدا نہیں ہوتا ہے یہ حمیات جن کے واسطے نوائب ہوتے ہیں خواہ بعد نوبت کمی خواہ بالکل اقلاع اور زوال تپ کا ہو جاتا ہے الغرض ان کے نوائب کا انتظام کبھی متروک ہو جاتا ہے اس لئے کہ جو ادمورث تپ ہوتے ہیں ان میں کمی اور بیشی اور غلظ اور رقت کی وجہ سے زمانہ فترت اور سکون کا بھی مختلف ہوا کرتا ہے اور کبھی جب جنس مادہ کی بدل جاتی ہے مثلاً مادہ بلغم جو متعفن تھا بوجہ شدت حرارت کے سفرا ہو گیا اس وقت نوع تپ کی بھی بدل جاتی ہے کہ بلغمی کی صفرادی ہو جاتی ے اور یہ اختلاف

فقط قلت اور کثرت اور غلظ اور رقت مادہ میں نہ ہوتا بلکہ جنس اور طبیعت کا اختلاف بھی پیدا ہو جاتا ہے کبھی اختلاف زمانہ نوائب کا بوجہ سوء تدبیر علیل کے اور کبھی بوجہ ضعف مریض کے بھی پیدا ہوتا ہے مثلاً اگر غذا کثیر غلیظ کھا لے تو مادہ میں غلظ پیدا ہوگا اور مادہ غلیظ چونکہ بدشواری اور دیر میں متحلل ہوتا ہے زمانہ مدت کا طویل ہو جائے گا اور ضعف میں غذائے مناسب بھی بدیر ہضم ہونے سے طول مدت لازم ہوگا جو تپ مقلعہ ہے یعنی اس میں کس قدر زمانہ زوال کا بھی ہے اکثر اس کی نوبت برد اور قشعریرے سے اکثر ابتدا کرتی ہے اس کا سبب یا برودت خلط ہوتی ہے خواہ بوجہ حدت کے خلط عضل میں لذع پیدا کرتی ہے یا چونکہ حرارت سب کی سب بطرف مادہ کے باطن کی طرف متوجہ ہوتی ہے خارج بدن میں برودت پیدا ہوتی ہے خواہ بوجہ ضعف قوت مریض کے برد پیدا ہوتا ہے خواہ ہوائے بارد کے اثر سے برد ہوتا ہے جو سردی بوجہ لذع خلط کے پیدا ہوتی ہے خواہ بوجہ ضعف قوت مریض کے برد پیدا ہوتا ہے خواہ ہوائے بارد کے اثر سے برد ہوتا ہے۔ جو سردی بوجہ لذع خلط کے پیدا ہو ان کا قشعریرہ نام رکھنا بہ نسبت برد کے اولی ہے اکثر لذع خلط سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ ہر عضو بدن میں کانٹے سے چبھنے لگتے ہیں ایسے حمیات میں تحلل مادہ کا بذریعہ عرق کے اس وجہ سے ہوتا ہے کہ جو حرارت موجب عفونت ہے رطوبت کو متحلل کرتی ہے کہ وہ بذریعہ مسامات نکل آتی ہے عرق ہو کر اور ریادیت باقی رہ جاتی ہے۔ اگر یہ رطوبت متعفنہ اندر عروق کے نہ ہو تو اس کا دفع بذریعہ مسام کے نہایت آسان ہوتا ہے۔

لازم تپ کے نوائب میں خفت اور تفتیر تو ہے مگر اقلاع اور زوال بالکل نہیں ہوتا اور سوائے اس کے کہ بیمار ضعیف القوت ہو برد اور قشعریرہ سے ابتدا نہیں کرتی اور حرارت بالکل اندرون جسم کے بطرف مادہ چلی جائے تو فقط برد اطراف عارض ہو جاتا ہے اور اس تپ میں برد اطراف بری علامت ہے کبھی بعض حمیات میں برد اور قشعرہ ساتھ ہی مرکب ہو جاتا ہے اس لئے کہ جو مادہ متعفن ہوا ہے مرکب خلط بارد اور خلط لاذع

دونوں سے ہوتا ہے۔ اور کبھی حمیات عفنہ میں ایسی ترکیب ہو جاتی ہے کہ باوجود تقتر اور اقلاع کے مشابہ لازمہ کے معلوم ہوتی ہے اس کی مثال ایسی ہے کہ مثلاً ایک مادہ میں عفونت پیدا ہوئی کسی خاص مقسم پر پس جب اس پر عفونت آ گئی بعد ازاں ایک اور خلط اسی کے جنس سے خواہ غیر جنس میں عفونت شروع ہوئی اور جس قدر زمانہ فرد ہونے حرارت اور عفونت خلط اول کا تھا اتنے زمانہ میں یہ دوسرا ابھی متعفن ہوا اور تپ اس کی عفونت کی وجہ سے کوئی اور انحطاط بھی پا کے پھر دورہ عفونت خلط اول کا آ پہنچا اور اس طرح دونوں اخلاط کی عفونت کا اتصال چلا گیا ایسی صورت میں اگر چہ تپ دونوں مقلعہ میں مگر بصورت لازمہ دائر ہونے کی تلاینگہ ایک تپ زائل ہو جائے اور بہت وجوہ سے حمیات عفنہ میں ترکیب ہوتی ہے ان کا تفصیلی بیان اول باب حمیات مرکبہ میں کیا جائے گا۔ حمیات کیدورے طولانی اور قصیر بھی ہوتے ہیں۔ طول ان کا بوجہ خلاظت مادہ خواہ لزوجت یا بوجہ کثرت کے ہوتا ہے خواہ مادہ میں سکون زیادہ ہوتا ہے خواہ ضعف قوت کی وجہ سے تحلل مادہ کا نہیں ہو سکتا۔ یا مریض کو حس کمتر ہوتی ہے اور ضعف حس ہوتا ہے خواہ مسام میں تکاثف زائد ہو کہ جلد مادہ کو متحلل نہ ہونے دے۔ اور کوتاہی زمانہ دورہ کی ان ساتوں صورتوں کی ضد میں ہوتی ہے اور نوبت میں سرعت اور بطور رہوتا ہے بطور زمانہ نوبت کا یا بسبب قلت مادہ متعفنہ کے خواہ اس سبب سے کہ مادہ کی حرکت بطی ہے بطرف معدن عفونت کے اس لئے کہ مادہ غلیظ ہے جس طرح مادہ ربع کا۔ اور سرعت زمانہ نوبت کی اس سبب سے ہوتی ہے کہ مادہ کثیر ہو جیسے بلغم سوائے بلغم زجاجی کے اس لئے کہ اس کی عفونت کی تپ سے نوبت کبھی بدیر ہوتی ہے لطیف مادہ صفرا بھی سبب سرعت نوبت کا ہوتا ہے اس لئے کہ اس کی حرکت معدن عفونت کی طرف بہت جلد ہوتی ہے۔ بدترین حمیات عفنہ وہی تپ ہے جو لازم ہو اور اس کا مادہ داخل عروق متعفن ہو بعد اس کے روارت متعلقہ تپ کی ہے جس میں غصونت تمادبدن میں منتشر ہو خواہ اطراف قلب کی عروق میں عفونت مادہ کی ہو مشائخ

کو زمانہ شیخوخت میں ایسی شدید جو دائمی ہو عارض نہیں ہوتی اس لئے کہ ان کا مزاج بنظر سن کے بارد ہے اور تخمہ انہیں کم عارض ہوتا ہے جس سے غذا مستحیل بدخاصیت ہو اور سدہ پیدا کر کے متعفن ہو جائے نبض کا اختلاف حمیات عفونت میں بحسب اختلاف اخباس حمیات کے ہوتا ہے اور بھی ایک جنس میں حسب انواع تپ کے شدت اور ضعف میں مختلف ہو اور یہ بھی منشاء ہاتھ سے تڑیڑے دیں اس پانی سے جس میں مرزنجوش اور شبت اور تمام جوش دیا ہو اور حمی تشفیہ میں جو دوا مذکور ہوئی اسے اپنے بدن پر ملیں کہ مسامات میں جلا پیدا ہو اور نرم ہو جائیں۔ اور روغن کی مالش میں اتنی تاخیر کریں کہ پسینہ نکل چکے پھر جو اوہاں کہ توسیع مسامات کرتے ہیں ان کو ملنا چاہئے اور سر پر ان کی روغن شبت اور خیری اور بابونہ دور سے گرانا چاہئے اور سبک غزا دینی چاہئے اور خوشبو ملیں اور سونگھیں۔ سفید شراب رقیق خواہ پانی ملا کر پئیں کہ وہ خالی پانی سے ان کے حق میں بہتر ہے اس لئے کہ تعریق اور ادرار کرتی ہے۔ روغن کی مالش بدن میں تعب رسیدہ آدمیوں کو زیادہ نافع ہے بہ نسبت استحصاف رسیدہ کے فصل بیان میں اس حمی یوم استحصافیہ کے جو قابض پانی سے پیدا ہوتی ہے جن کے بدن میں سردی قابض پانی کی بوجہ نہانے کے پہنچتی ہے اور اس وجہ سے تکاثف ظاہر مسامات کا ہو جاتا ہے ان کے بخارات بدنیہ بھی تحتقن ہو کر حرارت پیدا کرتے ہیں اور تپ عارض ہوتی ہے اور یہ پانی وہ ہیں جن میں قوت شب اور زاج وغیرہ کی غالب ہوتی ہے اور یہ تپ اکثر منجر بہ حمی عفونت ہو جاتی ہے علامات سبب کا وجود اور جلد کا کھر کھرا پن جیسے سوکھائی ہوئی اس تپ پر دلالت کرتا ہے اور جلد چھونے سے ایسی معلوم ہوتی ہے کہ جیسے پھٹکری خواہ انار کے چھلکے اور پانی میں جوش کر کے دباغت کی گئی۔ اور حرارت کے زیادہ ہونے کی صورت بعد ہاتھ رکھنے کے تھوڑی دیر کے بعد جیسے اور تپ سدو مسام سے عارض ہوتی ہے اس میں ہوتی ہے وہی حال اس تپ میں بھی ہوتا ہے اور نبض ضعیف صغیر اور سرعت میں شدید اور بول سفید رنگ رقیق جیسے بکری کا پیشاب اور ان کے بدن میں

لاغری اور آنکھوں میں غور یعنی فرونگی نہیں ہوتی علاج جس طرح بیان کیا گیا ویسا ہی علاج ان کا بھی مناسب ہے مگر شراب البتہ ان کو دینی مناسب نہیں ہے جب تک یقین کامل اس امر کا نہ ہو کہ مسامات خوب کھل گئے۔ہاں اگر سردی کا ضرر تھوڑا پہنچا ہو اس سے جو سدہ پڑتا ہے فقط شراب کے پینے سے کھل جاتا ہے اور تدبیر ان کی تلطیف غذا کی زیادہ ملحوظ رہی اور حمام میں ان کا ٹھہرنا اور گرم پانی سے نہانا زیادہ مناسب ہے اور مالش روغن کی ان کے بدن پر کرنی چاہئے فصل اکتیسویں حمی یوم غذائیہ کا بیان گرم مزاج کی غذا سے کبھی حمی یوم پیدا ہو جاتی ہے اور جس طرح سے اکثر یوم شمیسہ دماغی ہوتی ہے اور اس کا اثر روح نفسانی میں زیادہ ہوتا ہے اور جو تپ حرارت حمام سے پیدا ہوتی ہے قلبی ہوتی ہے اور اس کا روح حیوانی میں زیادہ ہوتا ہے اسی طرح سے حمی یوم غذائی کبدی ہوتی ہے اور زیادہ اثر اس کا روح طبیعی میں ہوتا ہے علاج اور ارمبردات معروفہ سے کریں اور طبیعت کو شیر خشت اور تمر ہندی وغیرہ سے ملین کرنا ضرور ہے اور اصلاح جگر کی آب برگ کاسنی اور بقلو باردہ سے مقدم الامور ہے اور سکنجبین سادہ کا استعمال بعد تلئین طبیعت کے درکار ہے اور ضماد باردہ صندل اور کافور گلاب سے خواہ گلاب تازہ کے عصارے سے اور دیگر بقول باردہ کا عصارہ ملا کر اس کو شورہ خواہ برف میں سرد کر کے کرنا چاہئے اراطفائے حرارت بارد رطب غذا سی کریں مقالہ دوسرا فن اول کتاب چہارم سے اس مقالہ میں ابتدا حمیات عفونت سے کر کے حمیات دمویہ اور صفراویہ پر ختم کلام کیا جائے گا عام طور پر نچ حمیات عفونت کی عفونت ایک طور کا فساد رطوبت میں ایسا پیدا ہوتا ہے کہ جس میں حرارت غریبہ کے اثر سے اکثر ان رطوبات کے خواص بدل جاتے ہیں اور جن باتوں کی استعداد اور رطوبات مذکور میں ہوتی ہے ان سے ظہور میں نہیں آتی۔عفونت کے پیدا ہونے کا سبب غذائے ردی ہے کہ جو اس غذا سے پیدا ہو گا وہ آمادہ بر عفونت ہو بسبب اس کے کہ یا تو جوہر اس غذا کا ردی ہو جیسے گوشت مقدد یعنی گوشت کبوتر بچہ یا جوہر تو اس کا ردی نہ ہو بلکہ جید الجوہر ہو مگر فساد کو

جلد قبول کر لے جیسے دودھ خواہ اس غذا میں غلبہ مائیت کا ہو کہ جو خون اس سے بنے متانت قوام اس خون میں حاصل نہ ہو جیسے فواکہ رطب سے جو غذا ہوتی ہے اس سے خون بننے کی یہی کیفیت ہے پس یہ خون عفونت جلد قبول کرتا ہے۔ ۴۔ خواہ وہ ایسی غذا ہو کہ اس سے بوجہ غلبہ برودت کے خون صالح کم پیدا ہو بلکہ پیدا نہ ہو اور بلا استحالہ ایک ایک خلط ردی بن کر باقی رہے کہ حرارت عزیزی اس میں پورا تصرف نہ کر سکے اور حرارت عزیزی اس میں عفونت پیدا کر دے جس طرح کھیرا ککڑی امرود وغیرہ سے جو خلط پیدا ہوتی ہے اس کی یہی صورت ہوتی ہے۔ ۵۔ خواہ جوہر غذا تو ردی نہ ہو مگر نچت اور طبخ میں ردات پیدا ہو جائے جیسے گوشت خام رہ جائے اور روٹی فطیر یعنی وہ خمیری روٹی جس کا خمیر نہ اٹھے پکائی جائے۔ ۶۔ خواہ جوہر بھی صالح ہو اور صنعت میں بھی کوئی خرابی واقع نہ ہو مگر کھانا ایسے وقت اور ایسی بے ترتیبی سے کھایا جائے۔ کہ اس سے رداوت حاصل ہو جیسی قبل از اشتہا صادق اور بلا رعایت تقدیم وتاخیر اطعمہ واشربہ کے کھایا جائے جس کا بیان کتاب اول میں بخوبی ہو چکا۔ کبھی سبب عفونت کا سدہ ہوتا ہے جو مانع تنفس اور ترویح کا ہو یہ سدہ بجہت رداوت مزاج بدن کے پیدا ہو کر احتباس حرارت غریبہ کا کرتا ہے اس وجہ سے عفونت واع ہوتی ہے اور رداوت بدن کی بوجہ اس کے پیدا ہوتی ہے کہ بدن ہضم جید کی طاقت نہیں رکھتا اور اس قدر طاقت بھی نہیں ہو جاتا کہ غذا میں کس طرح کا تصرف نہ کرے اور بالکل خلط خام پیدا ہو۔ ایسا مزاج جسے ہضم جید پر قدرت نہ ہو یا تو اخلاط ردی پیدا کرتا ہے یا جو چیز اس بدن میں پیدا ہوتی ہے اسے فاسد کر دیتا ہے کیونکہ ہضم کامل میں تو قاصر ہے اور جو چیز پیدا ہوتی ہے اس کی تدبیر یہ مزاج خواہ یہ بدن پوری اور تمام نہیں کرتا ہے۔ اور یہ اسباب تو لدسدد میں معین ہیں اور سدوں کی وجہ سے عفونت پیدا ہوتی ہے۔ ۳۔ کبھی عفونت بوجہ اسباب خارجی کے مثل رداوت ہوا کے پیدا ہوتی ہے مثلاً ہوا دبائی اور نالی موریوں کی ہوا خواہ مزبلے اور گھورے وغیرہ کی ہوا جو متعفن ہوتی ہے۔ ۴۔ کبھی چند اسباب عفونت

کے یکجا ہو جاتے ہیں۔ مگر اکثر عفونت بسبب سدہ کے پیدا ہوتی ہے اور سدہ یا تو کثرت خلط سے پیدا ہوتا ہے خواہ خلط میں غلاظت اور لزوجت ہو اسباب کثرت اخلاط اور غلاظت اور لزوجت کے کتاب اول میں بیان ہو چکے اور یہ بھی مذکور ہو چکا کہ ایسے اوصاف سدہ کے مورث ہیں۔ پھر جب سدہ پیدا ہو عفونت بھی پیدا ہو جاتی ہے اس لئے کہ ترویح کو سدہ مانع ہے۔ خصوصاً جب بعد وقوع سدہ ایسی حرکات ناروا بے وقت سرزد ہوں۔ ۲ خواہ حالت امتلا معدہ میں قبل انحدا۔ غذا کے یا کہ تخمہ موجودہ ہو اور حرکات بیجا واقع ہوں۔ ۳ یا بیوقت استحمام کرے۔ ۴ خواہ دھوپ میں چلے۔ ۵ خواہ گرم چیزیں تناول کرے اور معدہ میں امتلا موجود ہو۔ ۶ اور رعایت ہضم معدہ اور کبد کی ترک کرے۔ ۷ یا اگر معدہ اور جگر کے گرم کرنے کے واسطے ضماد مسخن کا استعمال بیوقت کرے اور تسخین شدید غیر مطلوب حاصل ہو اس کی تلافی نہ کرے اور کچھ اس تقصیر کا تدارک نہ کرے۔ یہ سب امور ایسے ہیں کہ ان کی وجہ سے بیشتر عفونت پیدا ہوتی ہے عفونت کبھی تمام بدن میں پیدا ہوتی ہے اور کبھی کسی خاص عضو میں پیدا ہوتی ہے خواہ وہ ضعیف ہو یا حرارت غریبہ بشت اس عضو میں پہنچے اور حدت حرارت کی عضو مذکور میں ہو خواہ اس عضو میں درد ہو جس خلط میں قابلیت عفونت کی ہے وہ یا تو صفرا ہے اس کے لائق بحال یہ ہے کہ بطور رخان لطیف تبخر ہو اور حدت لئے ہوئے۔ خون بھی لائق عفونت سے وہ تپ جو ہر روز نوبت سے آئے جسے ایک ترا بھی کہتے ہیں سودے کی عفونت سے حمی ربع خواہ مخمس وغیرہ پیدا ہوتی ہے۔ خون کی عونت اندر عروق کے ہوتی ہے اس لئے کہ اس کا مکان بھی داخل عروق ہے لیکن صفرا اور بلغم اور سودا ان تینوں کی عفونت کبھی داخل عروق ہوتی ہے اور کبھی خارج عروق۔ اخلاط سہ گانہ مذکور سے اگر کوئی خلط خارج از عروق متعفن ہو اور کوئی اور سبب دیگر زیادتی روارت کا نہ ہو اور نہ عفونت کسی ورم باطن میں پیدا ہوئی ہو جہاں سے قلب تک متصل عفونت پہنچتی رہے اس وقت جو تپ عارض ہوگی اس کے واسطے دورات ہوں گے کبھی عارض ہوگی

اور کبھی دفع ہو جائے گی۔ لیکن تپ بلغمیہ گو بوجہ عفونت خارج عروق کے بھی ہو جن کا نام رخورہ ہے جیسے وہ ورم جو بن ران میں فضول کبد خواہ بغل میں فضول قلب سے حادثات ہوتا ہے خواہ وہ ورم جو ریز گوش فضول دماغ سے حادث ہوتا ہے ان سبب ورموں کی جہت سے تپ عارض ہوتی ہے اس ورم سے تپ کا عارض ہونا دو حال سے کالی نہیں یا جو مادہ ان اورام کا ہے قلب تک پہنچ کر اپنی گرمی سے فقط دل کو گرم کرے یا اس میں عفونت بھی پیدا ہو۔ پس اگر گرمی پیدا کرے تو جو تپ اس سے عارض ہو گی از قسم حمیات یومی ہو گی۔ اور اگر گرمی مع عفونت کے پیدا ہو تو یہ تپ حمیات اورام باطن میں سے ہو گی اکثر جو تپیں کہ تابع اورام خارجی کی ہیں تابع اسباب ظاہری کی ہوتی ہیں قروح اور جرب سے خواہ اوجاع خواہ ضربات اور سقطات کہ مواد ان قروح کی طرف دفع ہو کر اثنائے راہ میں قریب گوشت نرم کے محتبس ہو جاتا ہے پس یہ تپین حمیات یومی کہلاتی ہیں۔ اکثر جو حمیات تابع ورم کی ایسے ہوں کہ ان اورام کے اسباب سابق سے مثل امتلاء اور سدی وغیرہ کے موجود ہوں وہ حمیات عفنہ ہیں اور اکثر اورام کے تابع حمیات یومیہ جب ہوتی ہیں کہ حمیات بمنزلہ تابع اور فرع کے ہوں اور اورام بمنزلہ اصل کے ہوں اور انہیں اورام میں حمیات عفونت اکثر اس وقت ہوتے ہیں جب حمیات بمنزلہ اصل کے ہوں اور ورم حمیات کے طبیعت سے پیدا ہوا ہو۔ اور کبھی جب بعد ورم کے عفونت پیدا ہوتی ہو تو امر بالعکس بھی ہو جاتا ہے انہیں حمیات اورام کو حمیات جنسیہ کہتے ہیں یومیہ ہوں خواہ عفنہ حمیات یومیہ ورمیہ اکثر تابع اورام دموی کے ہوتی ہے تو امر بالعکس بھی ہو جاتا ہے انہیں حمیات اورام کو حمیات جنسیہ کہتے ہیں یومیہ ہوں خواہ عفنہ حمیات یومیہ ورمیہ اکثر تابع اورام دموی کے ہوتے ہیں اور کبھی تابع ورم حمرہ وغیرہ کے بھی علامات جتنی علامتیں اوپر مذکور ہوئیں وہی اس تپ کی علامت ہیں کہ پہلے ورم ہوتا ہے اور چہرہ سرخ ہو کر بھربھری چڑھ جاتی ہے اور یہ دونوں اثر بہت نمایاں ہوتے ہیں بہ نسبت زمانہ صحت کے یعنی چونکہ یہ تپ اکثر اسی

شخص کو عارض ہوتی ہے کہ زمانہ صحت میں جس کے خون کثیر پیدا ہو۔تو اگر چہ بحال صحت بھی اس کا چہرہ سرخ اور کس در تہیج ہوتا ہے مگر زمانہ تپ میں یہ دونوں اثر زیادہ نمودار ہوتے ہیں اور اس تپ کی حرارت میں لذع شدید نہیں ہوتی اگر چہ حرارت زیادہ ہوتی ہے کیونکہ ایسے اورام اکثر دموی ہوتے ہیں ہاں مگر وہ تپ جو بوجہ ورم حمرہ جو صفراوی ہے پیدا ہو کہ اس میں بوجہ حدت خلط کے لذع بھی شدید ہوتی ہے۔ ان حمیات کے بعد یعنی زمانہ منتہی میں اند کے بدن میں تری اور نداوت پیدا ہوتی ہے جو بدن سے بطور ترشح کے نکلتی ہے۔ نبض ان حمیات میں عظیم ہوتی ہے اور سریع اور متواتر عظم بوجہ امتلاء خلط کے اور سرعت اور تواتر بجہت حرارت کے۔ بول کا رنگ سفید مائی ہوتا ہے اس لئے کہ مواد بطرف اورام اور فروح کے متوجہ ہیں بطرف آلات بول دفع نہیں ہوتے علاج پہلے سب تدبیروں سے فصد کو مقدم کرنا ضرور ہے مگر ایسے مقام کی فصد کرنی چاہئے کہ جس میں اس مادہ کا امالہ قریب ہو جائے اس کے بعد مسہل دینا چاہئے اور ورم کا علاج جیسا اس کے حق میں مناسب ہے کرنا چاہئے اور رغذا وغیرہ میں تقلیل کرنی لازم ہے کہ خون بدن میں کم پیدا ہو اور شراب ہرگز نہ پلانی چاہئے اور رغذا اگر کس قدر ہو بھی تو بعد ازاں کہ بخوبی انحطاط ہو جائے۔ اور جو چیزیں مطفی حرارت خون ہیں اور تبرید اور ترتیب کرتی ہیں ان کا استعمال ضرور کرنا چاہئے جو ضماد کہ ورم پر لگایا جائے پہلے برف میں ٹھنڈا کر لیا جائے۔ بشرطیکہ ورم کو اس تدبیر سے مظنہ مضرت کا نہ ہو اور اسے خام کرنے کا خطرہ نہ ہو بلکہ عضو متورم اور قلب تک جو راہ ہے اس کی تبرید کی جائے خواہ بوجہ اختیار کرنے مقامات خوشبو اور سرد کے تدبیر کرنی چاہئے تا کہ برودت قلب تک پہنچے یا جو اضمدہ باردہ مستعمل ہوں اس میں سرکہ ملایا جائے تا کہ بخوبی نفوذ پا کر قلب تک برودت پہنچے فصل چھتیسویں حمی قشفیہ کے بیان میں یہ تپ بھی بوجہ متخال نہ ہونے سدوں کی عارض ہوتی ہے جو میل اور چرک بدنی کی وجہ سے پڑتے ہیں ور اندر تک غائض نہیں ہوتی اکثر لوگ جو حمام کے خوگر ہوں اور یکا یک ترک

کریں ان کو اس وجہ سے تپ لاحق ہو جاتی ہے اور جن لوگوں کے بدن میں بخار مراری پیدا ہوتا ہے خواہ بوجہ صفراویت مزاج کے یا کہ ایسی غذائیں کھاتے ہیں جو مولد صفرا ہوں۔ خواہ ایسی تر چیزیں پیتے ہیں جن سے صفرا پیدا ہوتا ہے خواہ ایسے حالات انہیں عارض ہوتے ہیں کہ تولد صفرا کے اسباب ہیں جیسے بیدار اور تعب وہی لوگ اکثر اس تپ کے مریض ہوا کرتے ہیں۔ علاج اس تپ کا پاک صاف کرنا بدن کا چرک وغیرہ سے اور حمام میں نہانا اتنی دیر تک کہ عرق نکل آئے جس وقت کہ تپ کا زمانہ انحطاط پہنچ جائے اور بھوسی اور آرد باقلہ بادام تلخ تخم خریزہ اشنان اور بورہ ارضی سے بدن کی مالش کرانی چاہئے۔

اور غذا ایسی دینی چاہئے کہ اطفائے حرارت کرے اور ترطیب کا بھی فائدہ دے اور شراب میں پانی کی آمیزش زیادہ کر کے پلانی چاہئے اور حمام میں بار بار نہلانا مفید ہے فصل ستائیسویں حمی حریہ کے بیان میں ہوا خواہ حمام وغیرہ کی گرمی سے بھی کبھی تپ پیدا ہوتی ہے اور بیشتر آفتاب کی حرارت سے یہ حمی عارض ہوتی ہے اول تعلق اس حمی کا روح نفسانی سے ہوتا ہے اکثر پہلے یہ اذیت سر کو پہنچتی ہے پھر سر کی ہوا گرم ہو کر قلب تک جاتی ہے اس وقت تپ عارض ہوتی ہے اس کے بعد تمام بدن میں گرمی پھیل جاتی ہے کبھی اگر سر کی حفاظت کی جائے تو بذریعہ نسیم اور ہوا کے پہلے ہی مرتبہ گرمی قلب تک پہنچ جاتی ہے مگر اکثر آفتاب کی حرارت سے جو تپ ہوتی ہے اس کا اثر اولی دماغ میں ہوتا ہے۔ اس طرح اگر بدن ممتلی اخلاط سے ہو اور دھوپ کی گرمی اسے پہنچے تو بوجہ حدت حرارت کے سر تک گرمی پہنچ جاتی ہے۔ سوائے حمی حربہ شمسیہ کے قطبیہ اور رحمامیہ وغیرہ پہلے قلب میں اثر کرتی ہے علامات جو سبب حرارت کا ہوا ہے وہ کو دریافت ہوگا اور سر میں التہاب شدید ہوتا ہے اگر بوجہ حرارت آفتاب کے تپ واقع ہوئی ہو اور سر میں گرانی اور امتلا بھی محسوس ہوتا ہے جب کہ بدن اخلاط سے پر ہو اور حرارت قلب سے اگر تپ ہو تو سانس دراز اور ظاہر بدن کی گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے بسبب اندرونی

حرارت کے اوراس بات کی شناخت یہ ہے کہ جس قدر گرمی اس مریض کے بدن میں ہے اگر اتنی خواہ اس سے کم گرمی کسی اور مریض کے بدن میں ہو تو اس کو پیاس بہت زیادہ معلوم ہوگی بہ نسبت پیاس کو حرارت سے متعاکستۂ وہاں محفوظ رہتی ہے علاج آغاز مالجہ ایسی چیزوں سے کرنا چاہئے کہ تبرید اور ترطیب کریں نطول باردسر پر استعمال کریں اور سینہ پر ادہان باردہ مثل روغن بنفشہ وغیرہ کا استعمال کریں خصوصاً روغن گل کو برف سے ٹھنڈا کر کے اگر سر وسینہ پر مقام بعید سے ڈالیں تو بہت نفع بین کرے گا ٹھنڈا پانی خواہ اس کے عوض اور ٹھنڈے عصارات وغیرہ پلائیں اور یہی تدبیر کرتے ہیں تا کہ تپ اتر جائے اترنے کے بعد حمام میں لے جانا چاہئے۔

اور اگر کسی قدر نزلہ کی شکایت ہو اس کا کچھ خوف نہیں شیر گرم پانی سے اس کو نہلانا چاہئے۔

مگر اس کا خیال رہے کہ ہوائے گروت اس کو زیادہ گرمی نہ پہنچے۔ گرم پانی اس بیمار کے سر پر خوب ڈالنا چاہئے اور کچھ نہ کرنا چاہیے اور کچھ نہ کرنا چاہئے اس لئے کہ وہ ترطیب بھی کرے گا اور تحلیل بھی اس بیمار کو حمام کا غسل بہ نسبت تمریخ یعنی مالش کے زیادہ مفید ہے جب حمام سے نکلے بہت سے روغن سرد سے اس کا سر بھگو دینا چاہئے اتنا کہ ڈوب جائے جیسے روغن گل خواہ روغن نیلوفر فصل اٹھائیسویں بیان میں اس حمی یوم استحصافیہ کے جو کہ سردی سے پیدا ہوتی ہے کبھی بوجہ برودت کے خواہ سرد پانی میں نہانے سے چونکہ ظاہری مسامات بدن کے بند ہو جاتے ہیں اور بخار دخانی بند ہو جاتا ہے جس طرح حمی یوم تشقیہ میں ہم لکھ چکے اس وجہ سے حمی استحصافیہ پیدا ہوتی ہے اور اکثر یہ تپ منجر بطرف عفونت ہو جاتی ہے۔ ہ سردی اور احتقان بخار اس وقت موجب حمی کا ہوگا کہ جو بخارات تحبس ہوں وہ حاد اور تیز ہوں نرم آمیز شیریں نہ ہوں اس لئے کہ بخار شیریں مولد حرارت کا نہیں ہوتا ہے علامات سبب یعنی برد پہلی سے ہو چکا ہو اور بدن چھونے کے وقت تو اس قدر گرم معلوم نہ ہو اور جتنا زیادہ ہاتھ رکھا ہے

متناسب ہونا اور نامتشابہ ہونا یہ بھی اور زمانہ زید کا طولانی ہونا بھی علامت خاص حمی عفونت سے ہے نبض کا عظم بڑھنا بالاستمراء ولالت کرتا ہے طول تزابد پر یہاں تک علامت مشترکہ حمیات عفنہ کی تھی اب لازمہ متفرہ اور غیر مفترہ خواہ مقلعہ کا تفرقہ بیان ہوتا ہے پھر اگر تپ مقلعہ ہے نافض اور قشعریرہ سے شروع کرتی ہے اور اکثر بعد برآمد ہونے عرق خواہ نداوت کے رہا کرتی ہے اور اس کے نوایب کے دورے ہوتے ہیں اور اگر تپ لازم ہے خواہ اس میں تفتیر ہو یا نہ ہو۔ اسے حمی یومیہ سے نبض اور بول تمام نقاء میں مشابہت نہیں ہوتی اور سکون اس کے اعراض کا بھی مثل حمی یومیہ کے نہیں ہوتا۔ اکثر حمی عفنہ کے ساتھ اعراض کثیرہ مثل تشنگی اور ردوسرا اور سیاہی زبان کے ہوتی ہے خصوصاً بروقت نبستی کے۔ اور قلق اور تشویش خاطر کوب اور اضطراب شدید عارض ہوتا ہے اس لئے کہ طبیعت اور مادہ کا مقابلہ ہوتا ہے کبھی مادہ غالب ہوتا ہے اور کبھی طبیعت۔ اور نبض کی بھی یہی کیفیت ہوتی ہے کبھی جب غلبہ قوت کا ہوتا ہے نبض قوی اور عظیم ہو جاتی ہے اور کبھی جب قوت مغلوب ہوتی ہے صغیر اور ضعیف ہو جاتی ہے۔ مگر صلابت کا نبض میں ہونا کچھ دائی نہیں ہے کبھی ہوتی ہے اور کبھی نہیں مگر جب تپ کے ہمراہ ورم سوداوی ہو کسی عضو میں خواہ کسی عضو سخت میں ورم پیدا ہو گو کہ ورم سخت نہ ہو خواہ بہت سا پانی سرد کا استعمال کرے خواہ کوئی اور شے جو موجب صلابت نبض کے ہوتی ہے واقع ہو اس وقت البتہ نبض میں صلابت بخوبی پیدا ہو گی اور مستمر بھی رہے گی زمانہ ابتداء اور تزلید میں اختلاف نبض کا سرعت اور ربطور خواہ صلابت اور لین میں خواص دلائل حمیات عفنہ سے ہے اور دلائل قویہ سے حمیات عفونت کی ہے گو یہ اختلاف حمی غب میں بوجہ غفلت کے بخوبی ظاہر نہیں ہوتا۔ جب تک نبض میں قوت اور سرعت مذکورہ پیدا نہ ہو معلوم کرنا چاہئے کہ ابھی حمی یومیہ باقی ہے اور اس کا انتقال حمی عفونت کی طرف نہ ہوا۔ بول ابتداء میں حمیات عفونت کی بالکل بے نضج خواہ قلیل النضج ہوتا ہے اور بیشتر حدت اس میں بھی پیدا ہوتی ہے۔ ضروری بات یہ قابل یاد رکھنے کے ہے کہ جو

حمیات حادہ مہلکہ میں ان سے بدن اس کے کہ کوئی عضو از کار رفتہ ہو جائے نجات کمتر نصیب ہوتی ہے اور جس وقت تپ بعد سکون ورم کے ذات الجنت وغیرہ میں باقی رہ جائے بالیقین جاننا چاہئے کہ ابھی مادہ بالکل زائل نہیں ہوا بلکہ ایسی طرف مائل ہوا ہے جہاں درد کا ظاہر ہونا ممکن نہیں علامات حمی لازمہ دائی تپ میں اختلاف نبض کا جیسا اس تپ کے لائق ہے بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور اکثر اوقات نبض میں نظم اور ورد مناسب نہیں ہوتا اور بقاء اس تپ کا چوبیس گھنٹے تک رہتا ہے کہ اترتی نہیں اور جو احوال مقلعہ میں بیان ہوئے اس تپ میں نہیں ہوتے یعنی اس کے قبل نافض وقشعریرہ وغیرہ نہیں ہوتے اور لزوم اس تپ کا اور شدت اختلاف بروقت تزید کے کہ ابھی کم تھی اور فوراً زیادہ ہوگئی اور پھر کم ہوئی یہ بڑی دلیل ہے اس کے لازمہ ہونے پر چند امور مشترک اور چند امور خاص کا بیان جو تپ بوجہ عفونت صفرا کے ہو اس کی حرکت ایک روز درمیان ہوتی ہے خواہ ابتدائے نوبت کی حرکت غبی ہو جیسے غب نائبہ میں خواہ ابتداء اشتداد کی نوبت جیسے غب لازم میں مگر ایک تپ صفراوی جس کا نام محترقہ ہے اس کی حرکت بہت پوشیدہ ہوتی ہے اور تپ یہ مثل حمی مطبقہ لازمہ کے ہے۔ غب خالص جس کا مادہ بلغم وغیرہ سے خالی ہو بہت تیز ہوتی ہے اس واسطے کہ اس کا مادہ لطیف ہوتا ہے اور اس کی حرارت بہت زیادہ اور لذاع ہوتی ہے اس لئے کہ مرہ صفراوی قوی ہے مگر یا ان میں ہمہ اس میں خوف ہلاکت کا کمتر اور اعراض ردی سے سلیم ہوتی ہے اس لئے کہ صفراوی خلط سبک ہے طبیعت پر اور کس قدر زمانہ راحت کا بھی اس میں ہوتا ہے۔ غب غیر خالص کی مدت میں طول ہوتا ہے بہ نسبت غب خالص کے اور غب خالص سات نوبت سے بڑھ کر بہت کم باقی رہتی ہے۔ مگر ان کہ معالجہ خواہ تبرید میں خطا واقع ہو اور دائمہ کبھی ایک ہی ہفتہ میں جاتی رہتی ہے جو تپ عفنہ خون سے پیدا ہوتی ہے وہ دائمی اور لازم ہوتی ہے اور حرارت اس کی بہت اور تمام مگر نرمی کے ساتھ وہ تیزی صفاوی تپ کی سی اس میں نہیں ہوتی اور کبھی دموی تپ چار ہی دن میں جاتی رہتی ہے۔ بلغمی

تپ جو ہر روز مواظبت کرتی ہے یعنی ہر روز ایک وقت خاص کی محافظت کے ساتھ ٹی ہو اس کی حرارت بہ نسبت صفراوی تپ کے نرم ہوتی ہے مگر حدت دورہ کی اس کی طولانی ہوتی ہے اس لئے کہ مادہ بلغم بوجہ لزوجت اور برودت کے درد میں متحلل ہوتا ہے اور یا ان میں بہ نسبت صفرا کے کثیر بھی ہوتا ہے اور خطرہ ہلاکت مریض کا بھی اس تپ میں زیادہ ہے اس لئیکہ زمانہ اس کے زوال کا خواہ زمانہ تقشیر اور رکفت کا بہت کم ہوتا ہے اور اس کے ہمراہ فساد اور ضعف بھی نم معدہ میں ضرور ہوتا ہے جس کی وجہ سے اکثر اعراض ردی مہلک مثل غشی اور خفقان اور سقوط اشتہا پیدا ہوتے ہیں بلغمیہ لازمہ جس کو ثقہ کہتے ہیں نہایت مشابہ دق سے ہوتی ہے مگر نبض میں البتہ نرمی ہوتی ہے اور کبھی اگر بلغم مائل بسوداویت ہوا تو پھر نبض میں بھی صلابت مثل دق کے پیدا ہو جاتی ہے اس وقت تفرقہ ثقہ اور دق کا مہران فن پر بھی دشوار ہوتا ہے سوائے چند علامات خاص کے جو تپ دق کے آگے مذکور ہوتی ہیں وہی مدار تفرقہ ہوں گے۔ جس قدر مادہ بلغمی خالص نہ ہوگا اس قدر زمانہ ایک نوبت سے دوسری نوبت تک کم ہوگا یعنی جلد جلد نوبت کرے گی ہاں اگر باوصف اختلاط صفرا کے مائل بسودبیت بھی ہو اس وقت زمانہ کا طولانی بھی ہوسکتا ہے ربع سوداوی حادہ نہیں ہوتی ہے اس لئے کہ مادہ سرد ہے اسی جہت سے طولانی ہوتی ہے اور کبھی ربع خالص سال بھر تک رہتی ہے اور غیر خالص کی مدت کم ہے ہر قسم کے ربع میں اندیشہ ہلاکت کا کم ہوتا ہے اس واسطے کہ زمانہ راحت و سکون کا زیادہ ہوتا ہے اور حدت بھی اس میں اس قدر نہیں ہوتی ہے کہ جس کے پیچھے اعراض شدیدہ پیدا ہوں ربع اور غب دائرہ ہو یا مفترہ بذریعہ قے اور دستوں کے اور سپنے اور ابول کے دفع ہوتی ہے۔ تپ محرقہ صفراوی بذریعہ امور مذکورہ بالا بھی دفع ہوتی ہے اور کبھی رعاف سے زائل ہوتی ہے۔ اس کا جاننا ضرور ہے کہ زمانہ ابتدا غب میں طولانی ہوتا ہے اور زمانہ انتہا کا مطبقہ میں اور فقط سرد پانی اس بات کے واسطے کافی ہوتا ہے لیکن سرد پانی کی استعمال کی شرط یہ ہے کہ معدہ اور جگر میں ضعف اور برسوت

نہ ہو اور اعضائے باطنی میں ورم نہ ہو یا انہیں اعضا میں درد نہ ہو اور بدن میں مریض کے خون کی قلت نہ ہو اور حرارت غریزی اس قدر ضعیف نہ ہو کہ بعد پینے آب سرد کے ضعف پیدا ہو خواہ مریض خوگرفتہ باعادی آب سرد کے نہ پینے کا ہو جیسے گرم ملکوں کے رہنے والے اور یہ لوگ آب سرد پینے سے فوراً تشنج میں مبتلا ہوتے ہیں اور جو لوگ لانے اور نفیہ میں ان کا حال بھی انہیں گرم ملکوں کے رہنے والوں کا سا ہے لیکن اگر مادہ گرم ہے یا غلیظ ہے تو نضج پا چکا ہے اور بدن توانا ہے اور حرارت غریزی بکثرت ہے اور قوت قوی ہے اور اعضائے اندرونی ورم سے اور آفات سے صحیح و سالم ہیں اور مزاج اصلی ان اعضا کا سرد کا استعمال مادہ کو اکثر بذریعہ روانی شکم یا قی یا بول یا پسینہ کے دفع کر دیتا ہے یا آب سرد کے پینے سے ایسے وقت میں ان سب طریقوں سے مادہ نکل جاتا ہے اور فی الفور صحت حاصل ہوتی ہے بیشتر طبیب بہ نظر مصلحت وقت کے مریض کو اس قدر زیادہ سرد پانی پلاتا ہے کہ اس کا رنگ سبز ہو جاتا ہے اور اس کے جوڑ بند ملنے لگتے ہیں اگر چہ وزن میں من خواہ نصف من تک کی نوبت پہنچے اکثر ایسا بھی ہوا ہے کہ فقط ایسی تدبیر سے صفراوی تپ بلغمی ہو جاتی ہے اور اگر طبیعت قوی ہوئی اور مادہ کو بطرف غرق اور بول اور اسہال کے دفع کیا تو صحت اور عافیت حاصل ہوتی ہے اگر بعض اعضائے اندرونی میں ورم ہو مع زلک حرارت اور پیاس کی بھی مضرت کا اس قدر خوف ہو کہ اس تپ کا منجر بدق ہونا بہ گمان قوی مظنون ہو جائے اس وقت ورم کا خوف نہ کرنا چاہئے اور آب سرد پلانا چاہئے اس لئے کہ ورم کا زیادہ ہونا یا خام رہ جانا بہ نسبت دق کے آسان ہے ایسے مقام پر آب سرد بہ نسبت سکنجبین کے زیادہ مفید ہے اس لئے کہ تشنگی میں تسکین دیتی ہے بلکہ پیاس بجھا دیتی ہے اور دست لانے والی بھی ہے اور مثل سرد پانی کی ورم کو اذیت نہیں پہنچاتی ہے مگر مادہ کا جمع کرنا اور تکثیف کرنے کی طاقت سکنجبین میں نہیں ہے اس طرح جلاب جس میں پانی زیادہ ہو وہ بھی مفید ہے جس مقام پر آب سرد کا پلانا جائز نہ ہو اور پھر پلایا جائے وہاں خوف اس بات کا ہوتا

ہے کہ مسامات بند ہو جائیں گے اور اس وجہ سے ایک سدھ دوسرا پڑ کے ایک دوسری قسم کی تپ پیدا کرے گا۔ بیشتر یہ تپ یا سدہ بہ نسبت پہلی تپ اور پہلے شدید تر ہوتا ہے آب سرد کا یہ قاعدہ ہے کہ جب ضعیف عضو سے ملتا ہے اس کے فعل کو فاسد کر دیتا ہے اور دشواری لقمہ اتارنے کی اور دشواری سانس لینے کی آب سرد کے پینے سے پیدا ہوتی ہے اور رعشہ تشنج ضعف مثانہ و گردہ ضعف قولون بھی آب سرد کے استعمال سے پیدا ہوتا ہے جس شخص کو حالت صحت میں آب سرد ضرر کرتا ہو حالت بیماری میں بہت ضرور ہے کہ اس کو آب سرد کے استعمال سے منع کریں بلکہ اگر آثار قوت کے بدن میں ظاہر ہوں اور پسلی موٹی ہو اور مزاج گرم خشک ہو اور استفراغ مادہ کا ہو چکا ہو اس وقت آب سرد کے استعمال کی اجازت اس قدر دینی چاہئے کہ گویا مریض اس میں بھیگ جائے۔ زمانہ انحطاط میں اور بروقت ظہور علامات نضج کے اور بعد استفراغ اخلاط کے بے خوف استعمال حمام کا کرنا چاہئے اور شراب رقیق جس میں بہت سا پانی ملا ہو پلانی چاہئے اور مالش بدن میں ایسے تیل کی چاہئے کہ محلل ہو۔ جس وقت استعمال قواعد مذکورہ بالا کا ابتدائے عروض تپ میں ہو چکے اس کے بعد نضج مادہ کی طرف اشتغال ضرور ہے اور بعد نضج کے اس قسم کا استفراغ نہ کرنا چاہئے جس سے مادہ میں کمی اور خشکی پیدا ہوتی ہو اور اس کا بیان اوپر ہو چکا بلکہ استفراغ اس طرح پر کرنا چاہئے کہ سبب مرض کا منقطع ہو جائے اور بلا نضج کسی مادہ کا استفراغ کرنا جائز نہیں ہے خواہ گرم مزاج ہو یا سرد اس لئیکہ اکثر بے نضج کے جب استفراغ کیا جاتا ہے تو جو خلط اما دہ استفراغ کے نہیں ہوتی وہ بھی نکل جاتی ہے اور اکثر خلط ناقض کے ہمراہ خلط صالح بھی کھچ جاتی ہے اکثر استفراغ بلا نضج واقع ہو۔ جس شخص کا یہ مذہب ہے کہ نضج خلط سے غرض یہی ہے کہ خلط غلیظ رقیق ہو جائے اور جو خلط خود رقیق ہو اس کے رقیق کرنے کی ضرورت نہیں ہے تو اس کا نضج بھی نہ کرنا چاہئے ایسے شخص کے کلام کو بگوش واقع سننا چاہئے اس لئے کہ نضج کے فقط یہی معنی نہیں ہیں جو وہ بیان کرتا ہے غرض نضج دینے سے مادہ کے قوام کو معتدل

کرتا ہے تا کہ وہ آمادہ دفع پر بسہولت ہو جائے جو شے پتلی اور رقیق زیادہ ہو اور غلیظ خلندہ یا لزوجت دار اور چسپیدہ ہو یہ تینوں ہرگز سہل الدفع نہیں ہیں بلکہ رقیق ہیں کس قدر غلیظ آنے کے بعد اور غلیظ میں اند کے رقت قوام ہو کر اور لزوجت میں کس قدر بھربھراپن آکر قابلیت سہولت دفع کی ہوتی ہے۔ اگر یہ شخص جو منکر انضاج رقیق ہے متقد میں اطبا کے مقالات جو بہ نسبت وجوب انضاج رقیق ہیں نہ بھی سنتا اور فقط کیفیت ان اخلاط کی جو کھنکھار اور تھوک خواہ براہ منی دفع ہوتے ہیں بنظر سرسری دیکھتا تو اسے ضرور معلوم ہوتا کہ رقیق شے بے کس قدر غلیظ ہوئے اور غلیظ بدن کس قدر رقیق ہونے کو کس دشواری سے دفع ہوتی ہے معائنہ اس کیفیت کا اس کو ہدایت کرتا اور وہ ایسی گمراہی میں نہ پڑتا پھر یہ سن کر پیش خود نہیں سوچتا ہے کہ ابتد احمیات میں بول میں رسوب کیوں نہیں ہوتے اور آخر میں جب طبیعت از خود نضج اخلاط کر دیتی ہے رسوب پیدا ہوتا ہے اور کیا اس کے نزدیک رسوب محمود جو بعد نضج پیدا ہوتا ہے مرض کا مادہ نہیں ہو اور اس کے دفع سے رخصت مرض میں نہیں ہوتی پھر اگر رسوب محمود کو مادہ نضج یافتہ اقرار دیتا ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ قبل از نضج طبیعت اسے کیوں دفع نہیں کرتی اور اول مرض میں اخراج اگر سہل تھا پھر طبیعت جو مدبر بدن ہے کیوں عاجز ہوتی ہے اور اگر نضج سے فقط یہی مطلب ہے کہ خلط میں رقت پائی جائے تو ان کے حمیات وضو یہ خواہ صفراو یہ میں ضرور ہے کہ طبیب پہلے اعتقاد کرے کہ استفراغ کسی خلط کا (قبل از نضج کے اور قبل از آنکہ قارورہ سے آثار نضج کے ظاہر ہوں) ممتنع ہے خواہ نہایت دشوار اور کبھی اگر براہ ضرورت خواہ سہواً تحریک مادہ بے نضج کے کرے گا تو استفراغ تام نہ ہو گا یا ہو گا تو مادہ فاسد کے ہمراہ خلط صالح بھی نکل جائے گی اور اس شخص کو تو یہی مناسب تھا کہ پہلے حسن ظن بہ نسبت بانیان فن مثل بقراط اور جالینوس کے کر کے ان کے اقوال کو بہ نسبت وجوب انضاج خلط رقیق کے بنظر غور اور تامل کے دیکھتا اور بہ ضرب تامل اور خوض ان کے حسن اور قبح میں کر کے بعد ازاں ان کے اقوال کی مخالفت کرتا اور اپنی تجویز پر

عروق سے جدا ہوکر خارج عروق میں آیا ہے مگر یہ لرزہ اگر بانضج مادہ اور بوقت بحران واقع نہ ہو اور اس لرزہ کے بعد تپ میں خفت ہو اس وقت دریافت کرنا چاہئے کہ انتشار مادہ کا خارج عروق میں اس جہت سے نہیں ہوا ہے کہ قوت کے غالب آ کر مادہ کو پریشان کیا ہے بلکہ یہ جاننا چاہئے کہ مادہ میں اس قدر کثرت ہوتی ہے کہ بطون عروق ممتلی ہوکر باہر نکل آتا ہے ایک قسم کا وہ لرزہ ہے جو موت پر دلالت کرتا ہے یعنی جو لرزہ بعد ضعف قوت اور سقوں مارغ یزی کے ونیز بعد سقوط تنفس کے واقع ہو اس کے بعد موت ضرور ہوتی ہے پھر ہری کے واسطے اسباب بہ نسبت نافض کے کم درکار ہیں۔ تجر اور دہشت کا ہیجان اور دوران سر اکثر ہونا ان حمیات میں دورے کی خبر دیتی ہیں مشاہ کی تپیں اکثر مدقوقیہ یعنی پوشیدہ ہوتی ہیں کبھی تپ میں طول اس جہت سے ہوتا ہے کہ اندرونی اعضا میں کسی جگہ غلط یا ورم موجود ہوتا ہے مناسب ہے کہ بیمار کو چت لٹائیں اور دونوں پاؤں اس کے پھیلا دیں اور ہاتھ سے دیکھیں کہ ورم کس مقام پر ہے بعد اس کے مناسب اس عضو کے تدبیر کریں تپ کے مرض میں جب زبان سیاہ ہو جائے اور تپ خفیف ہو اس کا نام حمائے مدفونہ ہے کبھی تپ اور فالج دونوں جمع ہو جاتے ہیں اس وقت پہلے علاج تپ کا کرنا چاہئے جو دوائیں دونوں بیماریوں کے مناسب ہیں یہ ہی سکنجبین میں گلقند رملا کر استعمال کریں اور چنے کا پانی روغن زیتوں کے ساتھ اگر تپ متحمل اس دوا کی قوت کی ہو۔ سر منڈانے سے تپ میں چونکہ تکثیف جلد ہوتی ہے بخارات سر میں پیچیدہ ہو کر پلٹ جاتے ہیں اور تپ میں شدت ہوتی ہے عام طور کا معالجہ حمای عفونت کا ان چتوں میں علاج کی غرض کبھی تو یہ ہوتی ہے کہ تپ جاتی رہے اس وقت تبرید اور ترطیب دوا وغذا سے کی جاتی ہے اور کبھی غرض علاج سے یہ ہوتی ہے کہ مادہ تپ کی اصلاح کی جائے خواہ اس کو نضج کی اجائے یا استفراغ مادہ کیا جائے اور نضج مادہ رقیق اور غلیظ دونوں کا ہوتا ہے غلیظ کا نضج یہ ہے کہ اس کو رقیق بقدر معتدل کریں اور رقیق کا نضج یہ ہے کہ اس کو بقدر معتدل غلیظ کریں مترجم کہتا ہے آخر میں اس

فصل کے جو مباثات اس مسئلہ میں ہیں آتے ہیں متن کبھی تپ کی خواہش ایسی تدبیر کی ہوتی ہے اور خلط کی خواہش متوجہ نضج یا استفراغ یا تحلیل کے جس قسم کی ہوتی ہے ان دونوں میں تناقض ہوتا ہے مثلاً تپ مستدعی تبرید کی ہوتی ہے اور نضج خلط استعمال گرم دواؤں کا چاہتا ہے اس واسطے کہ اکثر دوائے نضج یا سہل گرم اور تیز ہوتی ہے بلکہ سرد مزاج کی دوا میں نضج اور استفراغ کی قوت کم تر ہے ایسے وقت میں رعایت اہم کی کرنی چاہئے یعنی جس کی مضرت زیادہ ہو پہلے اس کی تدبیر کریں کبھی تناقض مقتضا اور مادہ میں اس قسم کا ہوتا ہے کہ تپ کا مقتضایہ ہوتا ہے کہ آب تربز خواہ آب کاسنی یا اب کدو یا آب خیار وغیرہ سے تبرید کی جائے اور یہ آب فواکہ بمقدار کثیر پلایا جائے اور مادہ کی نضج میں کثرت استعمال سے خامی واقع ہوتی ہے اس کا مقتضایہ ہے کہ تھوڑے تھوڑے دیئے جائیں لیکن اگر مادہ میں کمی ہو تو ان ک دینا چنا ان ممنوع نہیں ہے پھر بھی مقتضائے ہوشیار طبیب یہی ہے کہ آب فواکہ ایک ہفتہ تک محموم کو نہ دینا چاہئے اور آب جو پر اکتفا کرنی چاہئے اتنی مدت میں حال مادہ کا بخوبی دریافت ہو جائے گا۔ جمیع فواکہ محموم کو مضر ہیں مادہ میں خلیاں پیدا کرتے ہیں اور معدہ میں فساد پیدا کر کے خود بھی فاسد ہو کر متعفن ہو جاتے ہیں بیشتر حسب اتفاق ایسی بھی دوا پیدا ہو جاتی ہے کہ باردالمزاج بھی ہے اور نضج اور تلطیف اور استفراغ بھی کرتی ہے جیسے سکنجبین سادہ ضرور جاننا چاہئے کہ اکثر تپ میں اس قدر شدت اور حدت ہوتی ہے کہ مہلت اصلاح مادہ کی نہیں ملتی بلکہ اس وقت اعلی درجہ کی تبرید کرنی مناسب ہے خصوصاً اگر مریض میں اتنی قوت نہ ہو کہ مقابلہ مرض کا کر سکے اور اذیت مرض پر صبر نہ کر سکے اگر قوت اس قدر ہو کہ مقابلہ مرض اور صبر اذیت مرض پر ہو سکے پس قطع سبب کو مقدم کرنا چاہئے اس طرح پر کہ خلط کا نضج کیا جائے اور غذا ترک کی جائے اور تبرید اتنی نہ ہو جو تحلل مادہ کو منع کرے۔ اگر قوت میں کمی ہو تو جو منافی قوت خواہ مسقط قوت کی ہو اس کی تعدیل کر نچ اہئے اور قوت کو از سر نو بذریعہ غذا کے پیدا کرنی چاہئے جب قوت کس قدر آ

جائے اور اس کا مخالفت دفع ہو جائے پھر از سر نو متوجہ اصلاح مادہ پر ہونا چاہئے ان چتوں میں تبرید ایسی دواؤں سے نہ کرنی چاہئے کہ جن میں قبض اور تکثیف ہو جیسے قرص طباشیر وغیرہ البتہ بعد نضج اور استفراغ کے ایسی دواؤں کا استعمال ہو سکتا ہے یہ بھی ضرور جاننا چاہئے کہ حمی عفونت کا علاج مخالف تپ دق کے علاج کے ہے اس لئے کہ دق میں مادہ نہیں ہوتا اس کا علاج یہی ہے کہ نفس مرض کا علاج کیا جائے یعنی تبرید اور ترطیب سے فقط اس کا علاج ہوتا ہے اور حمائے عفونت میں فقط علاج مفید مرض نہیں ہوتا بلکہ اس میں قطع مادہ کی بھی تدبیر ضرور ہوتی ہے گو تدبیر قطع مادہ کی مناسب مرض کے نہ ہو مثلاً مرض حار میں اجزائے حارہ منضج یا مستفرغ دیئے جائیں غذا قوت کی دوست بھی ہے اور دشمن بھی ہے دوست تو اس وجہ سے ہے کہ قوت کو برانگیختہ کرتی ہے اور دشمن اس وجہ سے ہے کہ قوت کی دشمن یعنی مادہ کی دوست ہے اس لئے کہ مستحیل بادہ ہو کر مخالفت قت کی کرتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ مادہ اور قوت دونوں کی غذا معین ہے بایں نظر غذا کے تدبیر کا ایک قاعدہ مقرر کرنا چاہئے ہم ایک بات جداگانہ اس قاعدے کے بیان کے واسطے لکھتے ہیں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج کسی تپ کا بے اس کی شناخت کے ممکن نہیں جب تک کہ تپ پہچانی جائے تدبیر تلطیف کرنی چاہئے اور اس باب میں کوشش کرنی نہ چاہئے کہ مریض بوقت نوبت کے گزشتہ ہو اور بروز نوبت کس طرح مادہ کو چھیڑنا نہ چاہئے جہاں تک ممکن ہو اور نہ علاج کرنا چاہئے اور سب باتوں میں رعایت قوت مریض کی ضرور کرنی چاہئے پس اگر قوت قوی ہو اور تپ دموی ہو یا جو خلط غالب بدن میں ہو اس کے ہمراہ خون ہے اس صورت میں فصد بہت ضرور ہے خصوصاً اگر بول میں سرخی ہو اور غلیظ ہو اور زرد رنگ ناری ایسا نہ ہو کہ بعد فصد کے غلبہ صفرا کا خوف معلوم ہو یا صفرے میں حدت کا گمان ہو بعد فصد کے لطیف اسہال کرنا چاہئے خصوصاً اگر فصد کی جہت سے خشکی پیدا ہوئی ہو اجزائے مسہل مثل آب جو اور تھوڑی سی شیر خشت یا آب جو اور سکنجبین تجویز کرنا چاہئے اگر اس قدر اجزا سے طبیعت

کیفیت حرارت اور مقدار حرارت کی کہ بعض حرارت میں لع شدید شروع تپ سے آخر تک برابر رہتی ہے ایک قسم کی حرارت تو ایسی ہوتی ہے کہ ابتدا میں لذع شدید پیدا ہوتی ہے پھر ضعیف ہو جاتی ہے اس لئے کہ مادہ متحلل ہو کر حرارت میں ترقی پیدا ہوتی ہے ایک قسم کی ایسی حرارت ہے کہ اس میں جیسے وہ اعراض کہ غب سے مخصوص ہیں مثلاً ابتدائے نوبت میں نخس یعنی کانٹے سے چھبنا یا پر ہری کا پیدا ہونا خواہ لذع کا ظاہر ہونا۔ بعض اعراض خباثت حمیات پر دلالت کرتے ہیں جیسے قلق اور ہذیان اور سھر کا تپ کے ساتھ ظاہر ہونا کچھ اعراض نضج اور غیر نضج پر دلیل ہوتی ہیں مثلاً احوال بول کے جو اوپر ہم نے ذکر کیے ہیں کچھ اعراض ایسے ہیں جو بحران پر دلیل ہوتے ہیں جن کو آگے ذکر یں گے۔ کچھ اعراض ایسے ہیں جو سلامت یا ہلاک مریض پر دلالت کرتے ہیں ان سب کو آخر میں اس فن کے بیان کریں گے۔ سحنہ یعنی حال بدن کا فربہی و لاغری و رونق دبیرونقی و رنگ اس کے بھی بہت احکام ہیں مثلاً جس شخص کا رنگ سفیدی اور سر سبزی سے رصاصیت کی طرف متغیر ہو معلوم کرنا چاہئے کہ اخلاط میں برودت آ گئی ہے اور چار عزیزی یعنی روح اور خون کم ہو گیا ہو چہرہ پر تہیج یعنی بھر بھرا پن اور انتفاخ پیدا ہو جیسے حمائے تخمی میں ہوتا ہے جھٹ پٹ بہرہ لاغر ہو جائے اور ناک پتلی ہو جائے یہ بات باشدت حرارت پر دلالت کرے گی یا ان کہ اخلاط رقیق ہوں اور جھٹ پٹ متحلل ہو جائیں اور مسامات کھلے ہوئے ہوں اس پر دلیل ہو گی۔ حرکات بدنی یا نفسانی بھی بہت سے امور پر دلالت کرتے ہیں ان کا موافق عادت کے ہونا یا خلاف عادت ہونا خواہ حرکات کا بالکل ساقط ہو جانا ہر طرح سے کسی خاص حالت مرض پر حرکات بدنی پر دلیل ہوتے ہیں جیسا ہم آگے ذکر کریں گے بعض امراض حمیات کے ایسی ہیں جن کا وقت زمانہ منتہی میں ہو جیسے ہذیان یا اختلاط ذہن کہبت اس کے کہ حرارت سے التہاب شدید سر میں بوقت منتہی پیدا ہوتا ہے۔ بعض اعراض ایسے ہیں کہ ان کا وقت زمانہ ابتدا میں ہوتا ہے جیسے پھر ہری یا سردی معلوم ہوتی اور نیند گھری جو

اوائل حمیات میں اکثر بجہت ضعف دماغ کے پیدا ہوتی ہے اور حرارت بطرف باطن کے جہاں مادہ ٹھہرا ہوا ہے رجوع کرتی ہے اور بہت سے تجارات صعود کرتے ہیں بوجہ اس اضطراب کے جو بدن میں شروع ہوتا ہے اور زیادتی اشتعال حرارت کی ان کو فنا کرتی ہے اور کبھی اگر کسی کا دماغ نفسہ بارد ہوتا ہے تو اس کی برودت زیادہ اس نیند کے حدوث پر معین ہوتی ہے اس طرح اسی طرح جس خلط میں عفونت آنے والی ہو اور بعد اس کے وہ گرم ہو جائے گی وہ خلط اگر بارد ہو تو پھر ہری اور سردی اور نیند کے حدوث میں معین ہوتی ہے جن چیزوں سے حال تپ کا معلوم ہوتا ہے یا یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ تپ کس قسم کی ہے وہ چیزیں بھی ہیں کہ یہ تپ کی حالت کو نرمی اور تیزی میں خیال کرنا اور یہ سیکھنا کہ اس تپ کا وقوع اسباب خارجی سے ہو یا مفعل پیدا ہوئے ہیں یا اسباب سابقہ اس تپ کی علت ہیں اسی شرط پر جس کو ہم نے باب حمیات یومیہ میں ذکر کیا ہو اور بھی تپ کا لازم ہونا اور مفارق ہونا اور اس کے فترات یعنی زمانہ خفت کو دیکھنا چاہئے اور لحاظ کرنا چاہئے کہ شروع میں تپ کے لرزہ سردی پھر ہری ہوتی ہے یا نہیں اور کون چیز کس وقت ہوتی ہے پھر تپ کے اترنے کے وقت دیکھنا چاہئے کہ بہت پسینہ آ کر اترتی ہے یا تھوڑا یا بے پسینے کے اتر جاتی ہے اور بدن پر سابق کا بھی لحاظ کرنا چاہئے یعنی قبل از تپ کے مریض سے کیا سوء تدبیر واقع ہوئی اور سن مریض کا کیا ہے اور سحنہ کیسا ہے اور عضل کونسی ہے اور پیشتر مریض کا کیا ہے اور نبض اور بول کی کیا حالت ہے بیان نافض اور برد اور قشعریرہ اور تکسر کا قشعریرہ یعنی پھر ہری ایک حالت ہے کہ اس وقت بدن میں ایک اختلاف سردی میں پایا جاتا ہے اور جلد اور پسلی میں ایک چبھن سی پیدا ہوتی ہے اس سے پہلے ہاتھ پاؤں ٹوٹنے لگتے ہیں اور تکسر گویا قشعریرہ سے ضعیف ہوتا ہے۔ برد یعنی سردی اس طرح پر ہوتی ہے کہ تمام اعضا میں اور پسلیوں کی پشت میں سردی صاف معلوم ہوتی ہے۔ نافض یعنی لرزہ وہ اس طرح پر ہوتا ہے کہ اعضا کی جنبش اور لرزے کو مریض روک نہیں سکتا اور اس وقت اکثر حرکات

غیر ارادی واقع ہوتے ہیں کبھی سردی قوی ہوتی ہے اور لرزہ قوی نہیں ہوتا جیسے بلغمی
چوں میں اور ربع میں لرزہ کی شدت کے اسباب سے ایک یہ بھی ہے کہ فصل میں قوت
واقع بہت ہو اور جتنا مادہ نافض میں لذع زیادہ ہوگی اتنا لرزہ شدید ہوگا۔ خون کی گرمی
کثرت نافض کو روک نہیں سکتی اس لئے کہ بروقت لرزہ کے خون داخل بدن میں
واسطے محافظت برد عضور میں کے چلا جاتا ہے اور اسی جہت سے رنگ بدن کا زرد ہو
جاتا ہے یہ بھی جاننا چاہیے کہ جو خلط بارد سبب لرزہ کا ہے اگرچہ وہ قبل از لرزہ کے بدن
میں موجود ہوتا ہے مگر ایک مکان خاص میں ٹھہرا ہو اور ساکن ہوتا ہے اور وہ عضو جو
مکان اس خلط کا ہے چونکہ مدت سے خوگر اس کی سردی کا ہو رہا ہے کچھ اس کی سردی
سے متاثر نہیں ہوتا ہے اور اس کی برودت اس عضو کو محسوس نیں ہوتی ہاں جس وقت
اس خلط بارد کو حرکت ہو اور اپنے مکان خاص کو چھوڑے خواہ حرکت قوی ہو یا ضعیف
کسی سبب سے مثل حرارت کے جو اخلاط کو متفرر کر دیتی ہے یا اور کسی وجہ سے اس وقت
جو عضو اس خلط سے نہیں ملا ہوا تھا اور نہ اس کی برددت کا خوگر تھا بجہت اختلاف مزاج
کے اس کی برودت کا احساس کر کے متاذی ہوتا ہے اور اسی جہت سے لرزہ پیدا ہوتا
ہے۔ کلیات کے فن میں جہاں اصول کا یہ علم طب کے بیان ہوئے ہیں اس مسئلہ کی
بخوبی توضیح ہو چکی ہے۔ بیشتر بسبب بلغم زماجی کے جو بدن میں پھیلا ہو لرزہ پیدا ہوتا
ہے۔ اور تپ نہیں ہوتی ہے اور اکثر ایسے لرزہ کے دورے ہوتے ہیں مگر اس لرزہ کی
قوت اتنی نہیں ہوتی ہے کہ بعد اس کے تپ آئے جو مادہ ماندگی اور کسل بدن میں
بجانب قلب پیدا کرتا ہے جب وہ کثیر ہو جاتا ہے مگر متعفن نہیں ہوتا ہے تو فقط لرزہ پیدا
کرتا ہے اگر اس میں عفونت نہ آئے تو اس قدر اس کی اذیت رہے گی کہ نافض واقع
ہوا کرے کبھی برد اور نفض بجہت اندر چلے جانے حرارت کے واسطے ہضم غذا کے پیدا
ہوتی ہیں یا حرارت غریزی کم ہو اور غذا کھائی جائے اس کے ہضم کے واسطے اجتماع
حرارت کا اندرون جسم میں ضرور درکار ہوتا ہے تپ بھی برد اور نافض پیدا ہوتا ہے نافض

اور بردتپ سے بیشتری واقع ہوتا ہے اس لئے کہ پہلے خلط خام عضل پر گرتا ہے اور اسکی برودت نظر مزاج عضل کے دموی ہے اس لئیحہ عضل عضولحمی ہے اور گرم مزاج ہے اور خلط خام یعنی بلغم باردالمزاج اور باردبالفعل بھی ہے پھر جس وقت اس خلط میں عفونت شروع ہوتی ہے اور گرمی پیدا ہوتی ہے جتنی جتنی گرمی اس میں آتی جاتی ہے اس قدر برد اور نافض کم ہوتا جاتا ہے کبھی لرزہ تپ کے پیشتر اس جہت سے آتا ہے کہ خلط صفراوی میں لذع شدید ہوتا ہے اور قوت دافعہ جو عضل میں ہے قوی ہوتی ہے جیسے آدمی بہت گرم پانی اپنے بدن پر ڈالے خصوصاً اگر پانی شور ہو اور کوب گرم ہو اس وقت بھی لرزہ کی کیفیت پیدا ہوتی ہے کبھی جو خلط کم لذع رکھتی ہے اس کی جہت سے بھی حارغریزی یعنی خون اور روح بطرف باطن کے گریز کرتا ہے اس وقت استیلائے برد ہوتا ہے۔

جاتا ہے انتظار نضج سوائے خون کیا اور اخلاط میں کیا جاتا ہے اگر ابتدائے مرض میں فصد نہ ہو تو پھر انتہائے مرض میں ہرگز نہ کرنی چاہیئے اس واسطے کہ انتہائے مرض مکیں فصد سے کیاواسطہ بلکہ اکثر چونکہ فصد ضعف قوت میں بہت پیدا کرتی ہے مریض ہلاک ہو جاتا ہے اگر انتہائے مرض میں فصد ہو۔اس طرح انتظار نضج کا جائز نہیں ہے اگر خوف غلبہ خلط کا ہو اور قاعدہ احتیاط مقتضی استفراغ کا ہو۔اگر مادہ میں نضج نہ ہو تو ابتدائے مرض میں اس کی تحریک استفراغ جائز ہے مگر انتہائے مرض میں جب تک غلبہ طبیعت کا ثابت نہ ہو اور نضج تام نہ ہو کسی طرح کی تحریک نہ کرنی چاہیئے پھر اگر طبیعت بذات خود تحریک نہ کرے طبیب کو چاہیئے کہ ماسب طبیعت کی حرکت میں لائے اور اگر طبیعت متحرک ہو چکی ہو اسے بحال خود چھوڑ دینا چاہیئے اور اس کا نام بقراط ہائج رکھتا ہے جس مقام پر اس نے کہا ہے (مناسب ہے کہ استعمال دوائے مسہل کا بعد نضج مادہ کے کریں مگر کی مرض میں نہیں لائق ہے استعمال دوائے مسل کا مگر ان کہ مادہ مرض مہیاج ہو یعنی بکثرت ہیجان میں ہو) اور شاید کہ اکثر تو ایسا ہوتا ہے کہ مرض مہیاج نہیں ہوتا مثال

اس استفراغ ضروری کی جو غیر وقت مناب میں تجویز کیا گیا ہے مثل اس تغذیہ ضروری کے ہے جو خلاف وقت تجویز کیا جاتا ہے اور جس طرح سے یہ استفراغ ضرر مادہ سے محفوظ رکھتا ہے جس میں نسبت وہ تغذیہ ضروری سقوط قوت کو منع کرتا ہے پھر جب استعمال کسی قسم استفراغ کا ہو اس میں رعایت اسباب کی ضرور ہے کہ یا تو جب تپ اتر جائے اس وقت خواہ سکون کے وقت خواہ جو وقت نہایت ٹھنڈا ہو اس وقت استفراغ کیا جائے مگر مسہل بروز نوبت نہ تجویز کرنا چاہئے اور نہ فصد لینی چاہئے اور جس طرح خواہش طبیعت کی استفراغ مادہ کا چاہتی ہو اس کے خلاف جہت میں استفراغ مادہ کا نہ کران چاہئے اور کسی قسم کا استفراغ کہ جس سے اخلاط میں توران پیدا ہو بروز نوبت نہ کرنا چاہئے خلاصہ یہ ہے کہ بروز نوبت اور دورہ تپ کے جہاں تک ممکن ہو تدبیر غلیظ نہ کرنی چاہئے یہاں تک کہ آش جو میں شکر تک بھی نہ ڈالیں اور نہ جلاب یا گلقند اس دن کھلانا چاہئے ایسا نہ ہو کہ دورہ میں شدت ہو جائے بجہت تنگ ہو جائے مسامات کے کہ یہ نہایت پر خطر ہے بلکہ طبیعت کی اعانت کرنی چاہئے غذائے لطیف سے مگر یہ کہ ضعف میں افراط ہو اس وقت آش جو میں شکر ڈال کر دینے کا مضائقہ نہیں اس لئے کہ طبیب طبیعت کا معین ہے طبیعت سے نزاع کرنا طبیب کا کام نہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر ایسی مسہل کی ضرورت ہوتی ہے جو قوی بھی ہو اور ضعیف بھی ہو قوی تو اس نظر سے ہو کہ خلط غلیظ بالزوجت بقوت دفع کردے اور صعیف اتنا ہو کہ ایک یا دو دوستوں میں کفایت ہو جائے زیادہ اسہال نہ ہو۔ مادہ کثیر کا ایک بارگی استفراغ نہ کرنا چاہئے تاکہ سقوط قوت پیدا ہو فصد کی نسبت ہماری یہ رائے ہے جہاں تک ممکن ہو تا لنا چاہئے پھر اگر چارہ نہ ہو تو یکبارگی خون کثیر نکالنا بہتر نہیں ہے بلہ اس قدر خون چند مرتبہ فصد لے لیکر نکالنا چاہیے بہت خون نکالنے سے ارواح اور اخلاط صالحہ بھی نکل جاتے ہیں جن کے نکلنے کی حاجت نہیں اور باقیماندہ خون میں ساز و سامان ایسا باقی نہیں رہتا کہ ائیندہ طبیعت جو استفراغ کرے گی اس میں بکار آمد

ہو باوجودیکہ اکثر اس کی حاجت پڑتی ہے اور قوت آنے والی بحرانوں کی تحمل اور برداشت میں ضعیف ہو جاتی ہے دردسر اور تپ جب ساتھی جمع ہوں پہلے علاج تپ کا کرنا چاہئے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر بوجہ دردسر کے کم ہو کر تپ پھر زیادہ ہو جاتی ہے اس واسطے ایسی تدبیر ضرور کرنی چاہئے کہ درد میں تسکین ہو جائے دودھ پیتے ہوئے لڑکے کو اگر تپ آئے تو اس کی ماں کے دودھ کی اصلاح ایسی دواؤں سے کرنی چاہئے کہ دودھ کے اثر سے لڑکے کا مرض جاتا رہا اور قاردہ برقانی تپ میں ورم جگر پر دلالت کرے اس وقت میں علاج یہ ہے کہ آش جو اور سکنجبین پلائیں جب تپ میں سکون ہو اس وقت علاج ورم جگر کرنا چاہئے اگر تپ کے ساتھ قولنج ہو جب تک تنقیح سدہ نہ ہو اور راہ صاف نہ ہو جائے آش جو نہ دینا چاہئے بلکہ شوربائے مرغ بشرط ضرورت دینا جائز ہے اور حقنہ نرم جس میں چکنائی زیادہ ہو استعمال کرنا چاہئے بعد تنقیح کے آش جو اور املتاس کا استعمال ہو سکتا ہے اور کبھی تھوڑی سقمونیا بھی ڈال دی جاتی اور کبھی جلاب میں یعنی شہد کو گلاب میں پکا کر رفقط سقمونیا ملا کر بھی استعمال کراتے ہیں اور کبھی تھوڑے سے ایلوا ملانے کی بھی احتیاج ہوتی ہے اگر مادہ غلیظ ہو اور بہتر یہ ہے کہ ایلوے کو آب کاسنی خواہ آب عضید میں جو مشابہ کاسنی کے ہو دھو کر خشک کریں بعد اس کے گولی باندھ لیں ۔ ہلیلہ زرد کا استعمال بھی ایک قوم نے جائز جانا ہے۔ مگر جب تک ممکن ہو اس کے استعمال سے احتراز کرنا چاہئے اس لئے کہ بعد اسہال کے وہ مسامات میں تنگی اور قبض پیدا کرتا ہے اور احشا یعنی اوجھ میں خشونت پیدا کرتا ہے اگر بے استعمال ہلیلہ زرد کے چارہ نہ ہو تو بعد نضج کے مضائقہ نہیں۔ آب اناریں میں نفع زیادہ ہے خصوصاً اگر مع پوست اندرونی کے نچوڑیں یا ان اوقات میں استعمال کریں کہ یبوست مزاج پر غالب ہو اور صفرے کی زیادتی ہو اور ترطیب بدن کی حاجت ہو۔ جس مسہل میں بنفشہ اور سقمونیا شریک ہونا چاہئے کہ بنفشہ کا وزن ایک مثقال ہو اور سقمونیا بوزن ایک قیراط کے ہو یعنی سقمونیا کے وزن کو بنفشہ کے وزن سے ۱/۲۴ کی

اور ایسی جگہ جو کتان کے خشک پردوں وغیرہ کے زریعہ سے سرد ہو رہی ہو اس میں بیٹھنا جائز نہیں ہے خصوصاً جس وقت عرق نکلتا ہوتا کہ بوجہ برودت مسامات وغیرہ کے مادہ تحلیل سے باز ہوکر الٹ نہ پڑے اور طبیعت پر زیادہ دشواری لائے۔ قرص بنا کر استعمال دوا کا ابتداء میں ان چتوں کے مواقف نہیں ہے البتہ بعد نضج اور استفرغ کے قرص کا استعمال ہو سکتا ہے بہت موافق اور مفید قرص اس شخص کے واسطے ہے جس کی تپ معدہ میں پھیلی ہو ایسا معلوم ہو کہ حمی دقی ہے جس شخص کی کوئی عادت پڑ گئی ہو جب اسے ترک کرتا ہے تو اسے کبھی کبھی تپ کا شبہ ہوتا ہے مگر یہ گرمی یا تپ اتنی مضر نہیں ہے جتنی تپ مضر ہوتی ہے اس لئے کہ سبب اس کا فقط ترک عادت اپنی تدبیرات ضروری میں ہوا ہے اور فقط برطبق عادت کے تدبیر کرنا علاج اس حرارت کا ہو سکتا ہے محموں کے غذا دینے کا بیان مناسب تر غذا محموں کو وہی چیز ہے جو تر ہو خصوصاً اس شخص کے مزاج میں رطوبت ہو جیسے لڑکے یا کم مشقت لوگ خواہ عورتیں کہ ان لوگوں کو غذائے تر دو وجہ سے مناسب ہے اول تو مشابہ مزاج اصلی کے ہے دوسری یہ کہ ضد ہے مرض کی کیونکہ تپ مرض یابس ہے۔ جس وقت تپ شروع ہو اور طبیعت میں یبوست ہو ہرگز غذا نہ دینی چاہئے تاکہ ان کے خوب کھل کر فضلہ دفع نہ ہو جائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو لوگ مبتلائے تپ ہوں ان کا وقت نوبت خواہ وقت شدت مرض ایسے وقت ہونا چاہئے کہ شکم خالی ہے اور معدہ میں غذا بالکل نہ ہو اس لئے کہ اگر بروقت نوبت خواہ بروقت شدت معدہ میں غذا ہوگی طبیعت متوجہ ہضم غذا پر ہوکر نضج مادہ اور دفع مواد سے باز رہے گی اور مرض مستحکم ہو جائے گا اسی واسطے ضرور ہے کہ تا زمانہ انحطاط خواہ بعد زمانہ انحطاط غزا دی جائے اور اگر بحسب اتفاق ایسا ہو جائے کہ زمانہ انحطاط نوبت کا اور وقت غذا کا معمول ایک ہی ہو اس سے بہتر کوئی بات نہیں ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ لغذیہ اور تدبیر نہایت لطیف ہوتی ہے اور نہایت غلیظ ہوتی ہے اور بین بین میں بھی ہوتی ہے اس طرح کہ بعض تدبیر مائل بطرف لطافت کے زیادہ ہوتی ہے اور کوئی

تدبیر بطرف غلاظت کے زیادہ مائل ہوتی ہے نہایت درجہ کی لطافت تدبیر میں یہ ہے کہ غذا بالکل نہ دی جائے اور نہایت درجہ کی تدبیر غلیظ یہ ہے کہ غذا مثل حالت صحت کے تجویز کی جائے وہ تدبیر متوسط جو مائل بجانب لطافت ہو یہ ہے کہ فقط آب انار کھلائیں خواہ جلاب یعنی تھوڑی شکر کو گلاب میں پکا کر بجائے غذا کے کھلائیں کہ اس سے جو خون پیدا ہوگا نہایت لطیف ہوگا اور اس کے بعد آب جو رقیق بعد اس کے اب جو گاڑھا اور ساگ جو سرد تر ہوں جیسے بتھوا خواہ پالک یا چولائی وغیرہ اور بعد ان کے اش جو جسے صاف نہ کریں ور یہ غذا پوری درجہ اوسط میں ہے کسی جانب مائل نہیں ہے جو متوسط غذا کہ مائل بجانب غلاظت ہو جیسے مرغیاں اور پائے بکری اور بھیڑ کے اور اس سے زیادہ لطیف کبک اور چوزہائے مرغ اور اس سے بھی لطیف ا-تہو اور مچھلی اور سے زیادہ لطافت بازو مرغ کے چوزوں کی اور بازتھو کی رکھتے ہیں اور بیضہ نمبرشت جس کا قوام رقیق ہو اور بہت چھوٹی چھوٹی مچھلیاں اور سے زیادہ لطیف وہی آس جو جوا بھی مذکور ہوا اور سے زیادہ لطیف میدہ کی روٹی جو کسی سرد پانی میں کہ میٹھا ہو گھل جائے۔غذائے غلیظ ہم اسی غذا کو کہتے ہیں جو قوی ہو اور جو خون اس سے پیدا ہو غلیظ اور متین ہو۔آش جو سے بہتر کوئی عذا محمومیں کے واسطے نہیں ہے اسلئے کہ اس میں بارہ صفات جمع ہیں غلیظ اسقوام ہے اور ملاست دارلش لسامجارلمیں پھنس نہیں جاتا۔۴ اور جلا دیتا ہے۔اور ترطیب پیدا کرتا ہے۔اور عذائے نرم ہے اور تپ کی حرارت سے مخالف ہے کہ سرد مزاج ہے تشنگی کو فرد کرت ہے۔سریع النفوذ ہے کہ بہت جلد ہضم ہو جاتا ہے جس راہ سے گزرتا ہے اس میں لپیٹ نہیں جاتا اور نہ مری میں چمٹتا ہے اور بیشتر بلغم کی جلا کرتا ہے اور اچھی طرح پکایا جائے نفخ شکم نہیں پیدا ہوتی ہے وہ لوگ ماءالعسل جس میں پانی زیادہ تجویز کرتی تھی اس لئے کہ غذائیت ماءالعسل میں بہت کم ہے اور پانی کا نفوذ اس ترکیب سے معدہ وغیرہ میں بہت اچھی طرح ہوتا ہے اور اس وجہ سے ترطیب بھی خوب کرتا ہے اور جلا اور تفتیح اور بوجہ آمیزش عسل کے بخوبی ہے اور شہد کی حرارت

پانے کی شرکت سے جاتی رہے اور چونکہ جزو بدن ہوتا ہے کسی نہ کسی قدر قوت بھی پیدا کرتا ہے اگر چہ قلیل کیوں نہ ہو کثرت غذائیت میں ماء العسل کے بعد سکنجبین علی کا مرتبہ ہے کہ وہ زیادہ غلیظ اور تقطیع اخلاط لزجہ میں قوی تر ہے اور جلا بھی زیادہ کرتی ہے اور بہ نسبت ماء العسل کے اس میں گرمی اور ضرر احشا کا بھی کم ہے۔ اب اس زمانے میں بجائے شہد کے گنے کا رس جس کی شکر بنتی ہے بلکہ شکر خواہ اگر قند یا مصری ملے تو شہد سے افضل ہے اگر چہ بہ نسبت شہد کے اس میں جلا کم ہے اس طرح سکنجبین جو شکر سے بنائی جائے وہ بھی سکنجبین اصلی سے افضل ہے لیکن فقط سکنجبین پر غذا میں اقتصار کرنے سے اکثر صحیح امعا یعنی کراش او دہ میں پیدا ہوتا ہے اور امراض حادہ میں سج کا نہایت خوف ہوتا ہے ہم ایک قول جدا گانہ ماء الشعیر اور سکنجبین کے بنانے اور استعمال کے قواعد میں لکھتے ہیں تلطیف تدبیر کو طبیعت ماہ مرض کا ہے کہ اس وقت طبیعت بخوبی قتال مادہ اور دفع مواد پر متوجہ ہوتی ہے لہذا اس کا ہضم غذا وغیرہ کی طرف مشغول کرنا جائز نہیں ہے خصوصاً بحران کے وقت تلطیف زیادہ تر مناسب ہے اور قبل زمانہ منتہی خواہ بحران چونکہ استحام اس قتال کا نہیں ہوتا ہے چنداں تلطیف کی ضرورت نہیں ہے۔ سوائے زمانہ منتہی اور بحران کے اگر حاجت فصد خواہ مسہل یا حقنے کی ہو خواہ تسکین وجع کی حاجت ہو تو یہ بھی تلطیف تدبیر کو مقتضی ہے ایسے اوقات میں بعد قضائے حاجات مذکورہ بالا غذا دینی چاہئے بشرطیکہ غذا دینے کی ضرورت شدید ہو اور کوئی اور مانع پیدا نہ ہو جائے تغلیظ کا تدارک ہو جائے اس لئے کہ غذائے سنگین اگر بدفعات دی جائے قوت پر چنداں گراں نہیں ہوتی اور بسہولت ہضم ہو جاتی ہے گرمی کی فصل میں چونکہ تحلیل قوت زیادہ ہوتی رہے اس واسطے زیادتی غذا کی ضرورت ہوتی ہے مگر بتفاریق ہو۔ جاڑوں کی فصل کا حال بالکل مخالف ہے فصل ضعیف کے چونکہ تحلیل قوت کمتر ہوتی ہے بدل کثیر یعنی غذائے وافر کی بھی حاجت نہیں ہوتی لہذا اگر محموم کو فصل زمستان میں بدل مساوی تحلیل قوت کی خواہ بدل قلیل دفعتۃً دیا جائے چونکہ قوت بحال کو دہی غالباً

کہ نزلے خام پیدا ہوتے ہیں اور صفراویت کا غلبہ اور بے خوابی اکثر رہتی ہے اس لئے کہ بوجہ عدم نضج کے جو بخارات صعود کرتے ہیں نیند میں قلق اور تشویش پڑ جاتی ہے اور اکثر قلق میں رہتے ہیں اور بے چینی اور ہذیان میں گرفتار مواد فاسد ان کے قوی میں تنگی پیدا کرتے ہیں اور بخارات بکثرت ان کے معدے سے اٹھتے ہیں اور سر تک پہنچتے ہیں اس وجہ سے اکثر ایسی آوازیں ان کی سماعت میں پہنچتی ہیں کہ ان کا وجود نہیں ہوتا اور فرش خواب پر کروٹیں لیا کرتے ہیں اور خیالات بے جا میں گرفتار رہتے ہیں اور ران کے نیچے کے ہونٹ میں رعشہ اور اختلاج اکثر رہا کرتا ہے بوجہ ورم معدہ کے اور ثقل معدہ کی وجہ سے رنجیدہ خاطر رہتے ہیں قانون آب جو اور سکنجبین پلانے کا آب جو کہ جن میں جرم شعیر بہت کم مل جائے اور اگر ملے تو فقط اتنا کہ صورت پانے کی متغیر ہو جائے علاج مین وہی بکار آمد ہے اور اسی کا فائدہ مترتب ہوتا ہے جس کے پکانے میں بخوبی اہتمام کیا جائے عمدہ طریقہ اس کے طبخ کا یہ ہے کہ بیس اسکرجہ پانی میں ایک اسکرجہ جو پڑے یعنی چھٹانک بھر جو قریب سوا سیر پانی میں پکائے جائیں اور پانی جلتے جلتے قریب دو خمس کے رہ جائے مثلاً سوا سیر میں آدھ سیر باقی رہے اس میں جس قدر پانی سرخ اور رقیق ہو لیا جائے یہ وہی آب رقیق ہے جس میں غذائیت کم ہے اور ترطیب زیادہ اور غسل اور جلا اس میں کثیر اور اخراج فضول بخوبی آتا ہے اور نضج بھی اچھی طرح سے کرتا ہے اور تبرید اس کی معتدل ہے۔ ایک سم آب جو کی وہ ہے جس میں کس قدر جرم شعیر کا بھی ملتا ہے اور آرد جو اس میں داخل ہو جاتا ہے اس قس کی تعکیب میں مجھے پسند یہی ہے کہ خوب اچھی طرح پکایا نہ جائے بلکہ اس قدر پکائیں کہ جو پھول کر سمٹ جائیں اور پھولے نہ رہیں پختہ ہو کر لزوجت پیدا نہ ہو یعنی زیادہ پختگی میں جیسے لوجت پیدا ہوتی ہی ایسا آب جو زیادہ غذائیت پیدا کرتا ہے اور غسل امعا اور نضج اخلاط اس میں کمتر ہے اور پیشتر سرد مزاج معدہ میں ترش ہو جاتا ہے اگرچہ اس معدہ ین حرارت غریبہ بوجہ سوء مزاج کے موجود بھی ہو مگر وہ حرارت سبب ہضم جید نہیں ہوتے

آب جو کبھی اس طرح بنتا ہے کہ جو کہ مقشر نہیں کرتے تا کہ فوائد قشر یعنی بھوسی میں جو کے ہیں وہ بھی حاصل ہوں اور کبھی جو کہ مقشر کر کے آب جو بناتے ہیں۔ سکنجبین وہی عمدہ ہے جو اسطور سے بنائی جائے کہ پہلے شکر دیگچی میں بھریں بعد ازاں شکر پر سرکہ تند خواہ کہنہ گرائیں اتنا کہ شکر کے اوپر تک نہ آنے پائے بلکہ شکر کھلی رہے پھر دیگچی کے نیچے دھیمی آنچ کوئلے کی خواہ خاکستر گرم کی کریں تا کہ شکر پگھل کر سرکہ سے ایک ذات ہو جائے اور جوش نہ آنے پائے اور جس قدر کف خواہ میل شکر کا ہو اوپر سے اتار لیں اور زیادہ آنچ نہ کریں بعد ازاں دو انگشت آب خالص جو خوب گرم ہو اس پر ڈال کر اس قدر جوش دیں کہ قوام درست ہو جائے۔ سکنجبین سادہ اور اب جو یکبارگی استعمال کرنا کرب اور اذیت پیدا کرتا ہے اور آب جو کی سکنبین مفید ہے۔ اگر طبیعت میں خشکی ہو اور نرم نہ ہو آب جو کا استعمال مناسب نہیں بلکہ حقنہ کر کے فضول محتبسہ کس اخراج کرلیا جائے تب آب جو پلانا چاہئے۔

اگر آب جو معدہ میں ترش ہو جائے تو قسم رقیق کا استعمال کرنا چاہئے اگر وہ بھی ترش ہو بیخ کرفس بیخ بادیان وغیرہ مسخنات معدہ بھی جوش دے کر آب جو میں ملائیں اگر پھر ترش ہو تھوڑی مرچ سیاہ داخل کریں خصوصاً اگر مادہ تپ کا صفراوی رقیق نہایت گرم نہ ہو اگر آب جو سے نفخ شکم زیادہ ہو تو محرورین کے واسطے تھوڑا سا سرکہ شراب انگوری پلانا چاہئے اگر صبح کو سکنجبین پلانے سے اخلاط قطع ہوئے ہوں اور فضول آمادہ دفع اور خروج پر معلوم ہوں (ایسی صورت میں جمع درمیان آب جو اور سکنجبین کے جائز ہے) پس سکنجبین پلانے سے دو گھنٹہ کے بعد آب جو رقیق جو اوپر مذکور ہو چکا جس میں جرم شعیر کمتر ہوتا ہے پلانا چاہئے تا کہ جس قدر اخلاط اکھڑ چکے ہیں انہیں آب جو دھو ڈالے اور نکال دے بذریعہ عرق خواہ ادرار کے اور جلا پیدا کرے بروقت غشی کے اگر غذا معدہ سے اتر چکی ہو گو وہ غذا آب جو کیوں نہ ہو سکنجبین کے پلانے میں کچھ ضرر نہیں ہے کبھی آب جو سے پہلے جلاب کے پلانے کی ضرورت ہوتی ہے تا کہ ترطیب زیادہ

اور ہندوستان میں پنڈول وغیرہ خصوصاً اگر بجائے بھوسہ کے کھگل میں کوندل کی روئی پڑے اور سڑائی نہ جائے تو بہتر ہے۔ اگر مکان میں فوارے جاری کیئے جائیں اور موریاں کھول دی جائیں اوڑ اب شیریں خنک ان میں رواں ہو اور حسین حوض پر نیمر کا پلنگ خواہ چارپائی گہوارہ وغیرہ رکھا جائے اور حوض پر ایک جال پانی گبروں کے جالوں سے بچھا ہوا اور بچھونا بوریائے طبری کا ہو اور فرش سارا برگ بید کی کناروں کا خواہ برگ بہی اور ریحان کا ہو اور گلاب اس پر چھڑ کا ہوا جا بجا سیب اور گل نیلوفر اور گلاب کے پھول اور گل بنفشہ فرش پر پڑے ہوئے گرد فرش کے گلدستہ خواہ ڈالیں جن میں پتلی پتلی شاخیں تروتازہ ان فواکہ کی جو نہایت خوشبو اور سرد مزاج ہیں جیسے بہی سیب امرود ہر ایک قسم کا ان میں عرق گلاب اور نیلوفر اور عرق پڑا ہوا اور صندل اور کافور چھڑ کا ہوا تھوڑا عطر بھی خواہ معطر ٹپکا کر رکھے جائیں پھر تو اعلی درجہ کی تدبیر ہوائے مکان میں پیدا ہو گی۔ غذا کی تبرید تو ابھی مذکور ہو چکی ہے اور اگر باوجود تبرید غذا کے تلئیں بھی درکار ہو تو آب کدو تربز اور خیار مشوی یعنی بھنا ہوا بالخصوص زیادہ مفید ہے اور اگر اگر ککڑی کا پانی آب برگ کاہو کے ساتھ سرکہ ملا کر استعمال کریں نہایت تبرید حاصل ہو گی۔ ان کی پیاس کی تسکین کے لائق نقاع ہے یعنی ڈ بھرہ اس طرح طیار کریں کہ میدہ کی روٹی کو اسی وہی ماہ الجبین میں سڑائیں جس کا مکھن نکال چکے ہوں اور خوب اسے صاف کرلیں۔ اگر یہ مرکز وہو کہ تبرید بھی حاصل ہو اور حبس طبیعت تو آب انار میخوش اور ترش اور آب انگور آب توت شامی اور آب لیمون ترش بے نمک اور آب اترج وغیرہ مثل آب زرشک کے استعمال کریں۔ طلاء اور ضماد بارد رطب عصارات کے جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں مفید ہوتے ہیں بالخصوص گلاب خواہ تازہ پھول گلاب کا نچوڑ کر تھوڑا صندل گھس کر اور قدرے کافور ملائیں اور ضماد کریں اور اگر آب برگ کشنیز آب برگ کاسنی اضافہ کریں نہایت تبرید حاصل ہو گی اور لعاب اسبغول ہمراہ سرکہ خواہ گلاب کے یہی خاصیت رکھتا ہے۔ سرو تر چیزوں سے نطول موضع جگر پر عظیم انفع ہے اس لئے کہ اگر

جگر کا مزاج معتدل ہو جائے کل اعضا کی اصلاح ہو جائے اور کبھی فقط سرد پانی سے نطول جگر کافی ہوت ہے اگر تپ کے ہمراہ نزلہ کی شکایت ہو اور کھانسی آتی ہو اور سر میں گرانی خواہ تمدد ہو جو کثرت صعود بخارات پر دلیل ہے ایسے وقت واجب ہے کہ سر پر ٹریڑہ پانی خواہ سرکے کا نہ دیں بلکہ ادویہ مفتح مسام کو جوش دے کر مریض کا سر جھکا کر بخارات ان دووں کے پہنچائیں اور دواؤں کی قوت اور ضعف بحسب مقتضائے مقام ملحوظ رکھیں ۔ اگر نزلہ اور درد سر خواہ گرانی اور تمدد کی سر میں شکایت نہ ہو استعمال نطول اور طلا ہر قسم کا سر پر جائز ہے ۔ امتلاء بخارات سے اگر اعراض مذکور بالا پیدا ہوں اس وقت بہت مفسر نطول یہ ہے کہ بکری وغیرہ کا دودھ سر پر دوہا جائے کہ بیشتر سر میں ورم پیدا ہوتا ہے اور بعد ازاں مریض ہلاک ہو جاتا ہے بہترین اوقات نطول سر پر کرنے کا جس میں آفت سے سالم رہے اگر سر بخارات سے ممتلی ہو یہی کہ بخارات صفراوی ہوں جن میں یبوست غالب ہوتی ہے کہ ایسے وقت میں نطول سے ضرر نہیں ہوتا بلکہ اگر ہوتا ہے تو کسی قدر فائدہ ہوتا ہے اور شناخت بخارات صفراوی کی خواب اور بیداری اور نتھنوں کی خشکی اور تری سے ہو سکتی ہے اگر نیند کا غلبہ ہو خواہ خشکی غالب رہے اور نتھنے تر رہیں ہرگز تحطیل خواہ تمریخ یعنی مالش روغن کی نہ کریں کہ یہ علامت بخارات صفراویہ کی نہیں ہے بلکہ ایسی کوشش کرنی چاہئے کہ مادہ بجانب اسفل جذب ہو جائے اگر منہ پر خواہ ناک میں سرخی بہت ہو ناخن سے کھجا کر نتھنوں سے خون نکالنا کچھ خوف کی بات نہیں خواہ اور ادویہ جن سے رعاق پیدا ہو ان کا استعمال کرے جگر کی تبرید اگر ضماد وغیرہ سے کی جائے تو اس کا لحاظ رہے کہ بروقت برآمد ہونے عرق کے اور متحلل ہونے بخارات کے نہ ہونی چاہئیے اس لئے کہ تبرید جگر بذریعہ ضمادات کے مانع تعریق اور تحلل ہو کر اکثر مرض میں طول پیدا کرتی ہے لیکن اگر مرض میں طول ہو جانا بہ نسبت حدت مرض کے سلامت حال میں انسب معلوم ہو اس وقت تبرید جگر خواہ کوئی ور تدبیر جس سے مرض کی حدت کم ہو اور طول پیدا ہو ممنوع نہیں ہے حمیات حادہ میں

وقوع سبہ یعنی خراش امعا سے بہت ڈرنا چاہئے اس لئے اگر سحج پیدا ہو گیا تو قوت میں صعف ہو جائے گا۔اور بعد خراش امعا کے طبیعت متنفر ہو جاتی ہے بوجہ حفاظت امعا کے کہ فضول امعا کی طرف گرائے اور وہاں سے براہ بول یا براز دفع کرے ہاں مگر جب ایسا ہی غلبہ فضول ہوتا ہے اس وقت بدن دفع کے چارہ نہیں ہوتا اور کبھی سحج کی وجہ سے یہ بھی ضرر پیدا ہوتا ہے کہ فضول برعکس اعالی بدن کی طرف رجوع کرتے اور شراسیف کو ایذا دیتے ہیں حتیٰ کہ شراسیف میں نفخ پیدا ہوتا ہے اور ان کے بخارات بطرف سر کے صعود کر کے دماغ کو اذیت دیتے ہیں شربت خشخاش یعنی دانہ خشخاش کا شربت ایسے موقع میں نہایت بکار آمد ہوتا ہے کہ مادہ رقیق کو کس قدر غلیظ کر کے نفضیح سحج دیتا ہے اور نیند بھی بخوبی لاتا ہے جو اعراض حمیات حادہ میں دشواری لاتے ہیں ان کا بیان جو اعراض حمیات حادہ میں شدید اور سخت ہوتے ہیں پہلے ہم ان کو ذکر کریں اور ان کے علاج کا بیان کر لیں بعد ازاں حمیات حادہ کا مفصل بیان کریں گے یہ اعراض جو اکثر حمیات حادہ میں پیدا ہوتے ہیں ان کی تفصیل یہ ہے اور شمار میں انیس ہیں۔

ناقض یعنی لرزہ۔۲ بردینی سردی۔۳۔قشعریرہ یعنی پھیری۔۴۔پسینہ بکثرت نکلنا۔ ۵۔رعاف مفرط یعنی نکسیر بافراط پھوٹنی۔۶۔قے شدید ہونی۔۷۔دست اس قدر آئیں کہ ضعف ہو جائے۔۸۔خشکی دہان۔۹۔تشنگی بے حد کہ اس پر صبر نہ ہو سکے۔۱۰ سبات یعنی گہری نیند ہر وقت آنی۔۱۱۔بیداری لازم۔۱۲ زبان میں بوجہ خشکی کے کھر کھرا پن آجائے۔۱۳۔چھینک پے در پے آئے جس سے بے چینی رہے۔ ۱۴۔دردسر میں شدت رہے۔۱۵۔کھانسی متواتر آئے کہ دم نہ لینے دے۔۱۶ کھانے کی بالکل خواہش جاتی رہے۔۱۷ جوع بقری پیدا ہو۔۱۸ جوع کلبی ردی عارض ہو۔ ۱۹ ہچکی پیہم آئے لرزہ اور پھریری اور سردی کی تدبیر اگر یہ تینوں اعراض بافراط ہوں اور بعد ہر ایک کے ان میں سے پسینہ نکلتا ہو وہ کو دبخود بسرعت زائل ہو جاتا ہے اور محتاج بتدبیر نہیں ہے جو لرزہ خواہ برد اور قشعریرہ بحران مرض کا اسی سے ہوتا ہو اس کا

ادویہ رادعہ حاسبہ سے دفع کرنا بھی نہ چاہئے اور نہ اس کے آنے سے ضعف ہوتا ہے اگر یہ تینوں بحرانی نہ ہوں اور کفیف ہوں کبھی فقط ہاتھ پاؤں باندھنے سے یا خفیف مالش خواہ کمل کی گرمی سے تسکین ہوتی ہے اور روغن سوئے کے بیج کا بابونی کے تل کے ملنے کی کبھی ضرورت ہوتی ہے اگر لرزہ وغیرہ قوی ہو اور ہمیشہ رہے خواہ تپ میں ہو یا بلا تپ کے اطراف کا باندھنا واجب ہے اور چند مقامات میں بندش کرنی چاہئے اور روغن بابونہ ملیٹھی کی مالش بدن میں کرنی چاہئے بعض اطباء اس دوا کی قوت بڑھانے کے واسطے الا یچی اور جند بیدستر اور سداب یعنی تتلی اور شیخ یعنی درمنہ اور فودنج یعنی پودینہ کوہی اور بورہ ارمنی اور فلفل سیاہ عاقرقرحا بھی ملاتے ہیں اور کبھی اگر سبب لرز یکا قوی ہوتا ہے نطوخ مرکب رائے اور ہینگ سے کرکے استعمال کرتے ہیں اور کبھی یہ دوائیں یعنی الایچی سے عاقرقرحا تک جو مذکور ہوئیں پانی میں پکا کر اس میں روغن مذکور پکا کر مالش کرتے ہیں۔ آب جرجیر یعنی بالوں کا لرزہ کی روک میں تنہا بقوت کافی ہے خواہ کسی روغن کو اس میں پکائیں اور بدن میں لیں اس طرح جوشاندہ حبق یعنی پودینہ کوہی خواہ اسکے پتوں کا عرق نچوڑا ہو صفت روغن جید کی سویا خشک اور رکنو چہ اور پودینہ اور تتلی اور سیاہ مرچ عقرقرحا لے کر شراب انگوری میں پکائیں نرم آنچ سے اور چھان کر نصف وزن اس کے روغن کنجد ڈال کر پھر جوش دیں تا کہ پانی جل جائے اور روغن باقی رہے اور مالش کریں۔ ایسا قوی روغن جو لرزہ میں ربع کے مفید ہو روغن قسط یعنی کٹکی اور روغن قیسوم یعنی ترنجاسف جسے گندنا کہتے ہیں اور روغن ملٹھی خواہ روغن بادام تلخ اس طرح پر کہ ایک اوقیہ روغن میں یعنی دو تولہ نو ماشہ چھ رتی تین درم خواہ ساڑھے دس ماشہ مرچ ایک اور دانق یعنی چھ رتی عاقرقرحا پیس کر ملاتے ہیں۔ اور کبھی افسنتین کو روغن میں پکا کر خواہ روغن زیتون کرفس پکا کر استعمال کرتے ہیں اور روغن زیتون گرم میں بیٹھنا بھی منع لرزہ میں بہت مفید ہے اکثر منع لرزہ کے واسطے دوائے مشروب کی بھی حاجت ہوتی ہے چنانچہ فقط آب گرم جس کی گرمی بخوبی محسوس ہو لرزہ کو روک

لیتا ہے خواہ اسکے بخارات پر سر جھکا کر گرمی لینا بھی مفید ہوتا ہے اگر فقط گرم پانی کا لی نہ ہو اور تسکین نہ ہو اور مادہ غلیظ تر ہو افسیوین فوتنج تخم کرفس مصطگی جرجیر شبت وغیرہ پانی میں پکا کر ملائیں اور نجورا یسے پانی سے کریں جس میں مثل شیخ اور قیسوم فودنج شبت اور خریعنی گندبیس اور سداب مرزنجوش یعنی دونا مرو اور قسط اور گرم دواؤں کے پکائے گئے ہوں جتنی دواؤں میں اور ارقوی ہے لرزہ کو تسکین دیتے ہیں شدید لرزہ کی تسکین دینے کو حتی کہ ربع اور مخمس وغیرہ میں قسط شیریں ایک ثقال گرم پانی میں ملا کر پلائی جائے۔غاریقون ایک مثقال آب گرم کے ہمراہ پلائیں غاریقون بلغمی لرزہ میں بہت فوائد پر مشتمل ہوتا ہے کبھی اس کے ساتھ تھوڑی سی افیون بھی داخل کی جاتی ہے کہ نیند آجائے۔اور پسینہ نکلے اور شدت لرزہ کو مٹادے اور قلق وغیرہ دفع کرے۔ایرسا یعنی بیخ سوسن ایک مثقال آب گرم کی ہمراہ پلائیں۔اور ابھل یعنی دیودار بھی گرم پانی کے ہمراہ ایک مثقال اور فطراسالیون جو کرفس کوہی ہے ایک مثقال ہمراہ آب گرم کے مرکبات ادویہ میں لرزہ کو مفید ہے تریاق فاروق اور تریاق حکیم غرزہ اور معجون گمونی اور فوتنجی اور فلافلی اور شربت شہد جس میں سداب حلتیت عاقرقرحا اور فلفل کو جوش دیا ہو حب مجرب لرزہ ے ایک گھنٹہ پیشتر کھلائی جاتی ہے اور بیمار کو چت لٹاتے ہیں اور ہوا نکال کے آگ اور کمل وغیرہ سے گرم کی جاتی ہے تو لرزہ میں خفت ہوتی ہے خواہ نہیں آتا صفت اس کی یہ ہے کہ۔میعہ مرافیون جاوشیر فلفل ہموزن پیس کر مکھن میں لت کر کے گولی بقدر باقلے کے بنائیں دوسری گولی جاوشیر جندبیدستر دوقو یعنی تخم گزربری اور حلتیت افیون عاقرقرحا برابر پیس کر بہ ترکیب مذکورہ بالا گولی بنائیں۔ایک اور نسخہ اس سے بھی عمدہ استعمال کیا جاتا ہے جاوشیر سکبینج انجدان ملوئے کرمانی تخم کرفس فلفل سیاہ ہر ایک ڈیڑھ مثقال برازالبنج زعفران زراوند جندبدستر فریبون ومرنانخواہ زنجبیل ہر ایک دانگ تخم حرمل عاقرقرحا یک مثقال پیس کر شہد میں گولی بنائیں اور بقدر ایک بندق گرم پانی کے ہمراہ کھلائیں۔کبھی لرزہ میں سراب گرم اور ادویہ مسخنہ کی حاجت

ہوتی ہے اور ایارج کی بھی مسہل میں ضرورت ہوتی ہے اور معجون سفر جلی اور تمری میں مستعمل ہوتی ہے بلکہ اگر لرزہ ایک روز درمیان آئے خصوصاً بدن تپ کے اگر ہوتو حب متن کے پلانے سے شفا ہو جاتی ہے مترجم کہتا ہے نسخہ حب متن کا یہ ہے ایارج فیقرا اس ورم شحم حنظل قنطوریوں دقیق عصارہ قثاء الحمار فرفیون جندبیدستر فلفل حلتیت سکنجبین جاوشیر خرول ہر ایک مثقال گوند آب سداب میں گھول کر گولی باندھیں تدبیر افراط عرق کے حمیات میں جو عرق بروز بحران برآمد ہو خواہ بحران بذریعہ عرق ہوتا امکان اسے بند کرنا جائز نہیں اگر حد ضرورت سے بڑھ جائے اور ضرورت بند کرنے کی شدت ہو جائز ہے کہ مروحہ جنبانی کریں اور کسی ذریعہ سے ترویح کریں اور مقام عرق کو سرد کریں اگر یہ تدبیر عرق کے بند کرنے میں کافی نہ ہو ضرور ہو کہ پھر جھولہ درست کریں اور گہوارہ میں ہلائیں کہ ہوا ساعت بساعت پہنچے اور مقام سرد میں اس کی جگہ تجویز کریں جس قدر پسینہ برآمد ہو چکا ہے اسے بار بار پونچھنا ضرور نہیں اس لئے کہ بار بار پونچھنے سے زیادہ اور اس کا ہوتا ہے اور کبھی اس جہت سے جب غشی پید اہوتی ہے اس وقت پونچھنے سے غشی میں زیادتی پیدا ہوتی ہے بوجہ تفتیح مسام کے اور پونچھنے کو ترک کرنے سے پسینہ نکلنا موقوف ہو جاتا ہے بدن میں روغن گل کی مالش ضرور ہے بشرطیکہ قوی ہو اور روغن بید اور گلنار فارسی یا ان کہ ایک روغن ایسا بنایا جائے جس میں بہی خواہ مازو بکھٹے بھی اور بکھٹا سیب اور گلاب کے پھول اور گلنار دے کر قوابض پانی میں جوش دے کر روغن کنجد وغیرہ اس پانی میں پکایا جائے۔ اور کبھی حب آلاس اور گلنار ور کہربا باریک پیس کر اوپر سے چھڑک دیتے ہیں روغن وغیرہ میں تو یہ اجزا عرق کے نکلنے کو خوب بند کرتے ہیں اور کبھی سرکہ پانی ملا ہوا کافی ہوتا ہے اور آب انگور اور جوشاندہ گلنار خواہ جوشاندہ مازو جوشاندہ حب الاس و آب برگ بید عجیب النفع ہے اور آب حی العالم کا بہت مفید ہے اگر عرق بکثرت نکلے کہ دشواری پیدا ہو اور اس کا بند کرنا بہت ضرور معلوم ہو لعاب ہائے بارد طلا استعمال کرنے چاہیں اور ضمغ عربی

گھول کر لگانا مفید ہوتا ہے خصوصاً اگر ایسی قابض چیزوں میں صندل اور کافور داخل ہو علی الخصوص اس طلا کے بعد پنکھے وغیرہ سے ٹھنڈی ہوا بدن پر لگے اگر ضرورت حبس کی عرق کی اس سے بھی زیادہ ہو ہاتھ پاؤں کی اطراف پر برف کے ٹکڑے رکھنے سے خواہ برف میں ان اعضا کو داخل کرنے سے خواہ نہایت ٹھنڈے پانی میں نہانے سے بشرطیکہ طاقت وفا کرے بند کرنا چاہئے رعاف زائد کی تدبیر اگر بذریعہ نکسیر پھوٹ جانے کے بحران تب کا ہوا ہو اس کے بند کرنے میں جلدی نہ کرنی چاہئے اور نا بمقدو جاری رہنا اس کا بہتر ہے اور جس وقت رعاف کا بند کرنا نظر مصلحت کے واجب ہو حمیات حادہ کی رعاف میں اوارف کو باندھ کر ان میں پچھنے لگانے چاہیں اسی نتھنے کی طرف جدھر سے خون رواں ہو اس کے بعد اس مقام کی تدبیر کرنی چاہئے جہاں پچھنے لگائے ہوں اور اگر محض بذریعہ تبرید کے رعاف بند ہو سکی تو پچھنے لگانے نہ چاہیں اور جو قطورات باب رعاف میں لکھے ہیں ان میں سے کوئی نسخہ تجویز کر کے ٹپکانا چاہئے اور اگر کوئی او مانع نہ ہو سر کی تبرید بھی کرنی چاہئے ان سر واجزا سے جن کا اپنی جگہ پر ہو چکا ہے کبھی اصحاب ربع کو اند کے رعاف ہوتا ہے تو ایسی دوا کا استعمال کرنا چاہئے کہ خوب کھل کر ان کی نکسیر چلے اس لئے کہ ربع کی شفا عاف سے بہت جلد ہوتی ہے اگر ایسی دوا کے استعمال سے خوف افراط رعاف کا ہو تو بذریعہ ادویہ حابسہ حبس کیا جائے گا۔

تدبیر قے مفرط کی جو حمیات میں عارض ہو بحرانی قے کا بھی بند کرنا درست نہیں ہے مگر ان کہ کوی ضرورت ہو اور اکثر اوقات اگر قے کرائی جائے تو متلی اور قے دفع ہو جاتی ہے اور اگر رعایت خلط موذی کی کرے سکنجبین سادہ اور آب گرم پلا کر قے کرائیں تب بھی بند ہو جاتی ہے کبھی تدبیر قوی کی ضرورت ہوتی ہے اس وقت بجائے سکنجبین سادہ کے سکنجبین بزوری مستعمل ہوتی حی اگر خلط متشرب ہو یعنی تھوڑا پتلا اور کچھ غلیظ اور گاڑھا ہو اس وت لائق ہو کہ صبر اور ایارج سے بذریعہ اسہال دفع کیا جائے اور اگر متشرب نہ ہو تب بھی اکثر ایارج او رصبر مفید ہوتا ہے اور اگر رقیق تو ہو

مگر غلیظ کی آمیزش ہو سکنجبین اور آب گرم سے دفع ہو جاتا ہے بعد اسکے آب اناریں سے اس کی تعدیل کر دی جاتی ہے اگر اسے قے کر دے قصداً خواہ بلا قصد پھر دوبارہ پلانا چاہیئے تاکہ خلط میں اعتدال آ جائے اور حرارت میں سکون آئے۔ اس طرح جو شربت پودینہ اور دانہ انار سے بنتا ہے وہ بھی مفید ہے کبھی قے کو فقط معدہ کو ٹھنڈا کر دینا خارج سے باز رکھتا ہے جو دوا کبھی اور قے کی مسکن ہے کہ بوجہ اپنی عفوصت اور حموضت کے قبض پیدا کرتی ہے اگر مادہ قے کا متشرب ہو اس وقت استعمال اس کا جائز نہیں ہے لئے کہ وہ ردی ہے اور تشرب زیادہ پیدا کر کے زیادہ تکلیف دے گی لیکن اگر مادہ غیر متشرب ہو تو کبھی یہ دوا مادہ کو گرا دیتی ہے اگرچہ غلیظ ہو اور بجانب اسفل مائل کر دیتی ہے اور کبھی معدہ کو قوی کر کے بذریعہ قے کے مادہ کو دفع کر دیتی ہے اگر صفرا کا بذریعہ قے برآمد ہو تا مداومت کرے اور تمشرب نہ ہو استعمال قوابض کا واجب ہے خصوصاً ضماد بہت سودمند ہوتے ہیں مثلاً وہ ضماد جو انار کی جڑ کے چھلکے اور مازو وغیرہ سے شراب میں پانی ملا کر بنائیں خواہ سرکہ میں پانی ملا کر تیار کریں سودوی قے کے بند کرنے کے واسطے اسفنج کو سرکے میں ڈبو کر معدہ پر رکھتے ہیں اور اگر اس سے زیادہ ضرور ہو جو ادویہ باب حبس قے میں بیان ہو چکیں ہیں ان کا استعمال کرنا چاہیئے اسہال مفرط کی تدبیر اسہال کے بند کرنے کی تدبیر خواہ معالجہ اور طرح کا جو مناسب ہو باب اسہال میں جدگانہ یہ سب امور ہم بیان کر چکے ہیں وہاں پر ملاحظہ کرنا چاہیے اور بطور غذا جو حبس اسہال میں مفید ہے مونگ خواہ مسور خواہ دھنیا بھون کر جوش دیں اور پانی پھینک کر دانہ انار سے ترش کر کے تناول کریں پیاس کی تدبیر یہ ہے کہ سر پر سر د روغن برف سے ٹھنڈا کر کے اس طرح پر ملیں کہ پہلے یافوخ پر ڈالیں اور کوئی مانع نہ ہو اور سرد پانیس ے سر کو برودت پہنچائیں اور لعاب بہدانہ منہ میں رکھیں جو بذریعہ روغن گل کے نکالا گیا ہو خواہ روغن گل اس میں شریک ہو کہ اس سے بخوبی تسکین پیاس میں ہوتی ہی زلال آلوبخارا اور آب خیاریں اور کدو اور تخم خشخاش سیاہ و اصل السوس بھی نافع

جاتے ہیں اور گرہیں اطراف کی فوراً کھول دیتے ہیں اور پھر اسے سونے دیتے ہیں۔ اگر نوبت میں اس تنویم کی وجہ سے خفت خواہ سکون ہو جائے ہمیشہ اس کا منہ دہلائیں گے جوشاندہ خشخاش سیاہ اور لفاح اور اس کی جڑ یعنی بیروج الصنم سے۔ اگر خلط بورقی شور اور تیز مادہ مرض ہو تو یہ جوشاندہ مفید ہوگا کہ تمام اور اکلیل الملک اور اقحوان اور خشخاش کو پانی میں پکا کر منہ دہلائیں اور اس کے بخارات پر سر جھکا کر بیٹھیں درد شکم کے دفع کی تدبیر خلط صفراوی معدہ پر گرنے سے درد شکم پیدا ہوتا ہے اگر شروع دورہ میں عارض ہو تھوڑا سا شربت سیب سکنجبین کے ہمراہ دینا کافی ہے خشونت زبان ے دفع کرنے کی تدبیر لزوجت جو زبان میں پیدا ہوتی ہے ہیٹ کی لکڑی کی وجہ سے زائل ہو جاتی ہے خواہ بید کی لکڑی اور روغن گل اور طبرزد کے ملنے سے یہاں تک کہ ساری لزوجت برطرف نہ ہو علاج کرتے ہیں۔ خواہ اسفنج اور تھوڑا سا نمک اور روغن گل سے ملتے ہیں کہ اس طرح چھیلنے اور ملنے سے نہایت تخفیف پیدا ہوتی ہے اور مریض پر تخفیف تعب بھی ایسی تدابیر سے ہوتی ہے اور بعد ترکیب کے کچھ زیادہ ایذا بھی نہیں ہوتی۔ اگر زبان میں خشونت خود بخود بوجہ یبوست کے پید ہو اور لزوجت کے دفع سے یہ خشونت نہ ہوئی ہو پس چاہئے کہ منہ میں سپستان خواہ گٹھلی آلو بخارا کی رکھے خواہ وہ نمک سپید جو ہندوستان سے آتا ہے بصورت نمک ہے اور مزہ میں شہد سے زیادہ شیریں اسے منہ میں رکھ کے چوسیں۔ مترجم کہتا ہے شاید مراد اس سے مصری سپید ہے جو ہند میں تیار ہوتی ہے مگر مترجم نے ایک قسم کی مصری بہت عمدہ مصر کی بنی ہوئی دیکھی ہے جو ایک شخص نہایت خوش عیقدگی سے واسطے جناب ملا ایک اباب استاد الکل جامع علوم عقلیہ ونقلیہ سیدی سندی مجتہد العصر وحید الدہر مولانا دمولی الکونین سمی جدہ ابی عبداللہ الحسین یعنی جناب مولانا سید حسین عرف میرن صاحب قبلہ طقب بعلیین مکان کے لایا تھا اور بیان کرتا تھا کہ چقندر سے یہ مصری بنائی گئی ہے اور قیمتی بکتی ہے صاف اور سفید بہت تھی مگر چراغ کے عکس سے ایک سرخی کی جھلک ایسی نظر آتی تھی کہ

اس کی لطافت جب یا دٹی ہے کمال وجد ہوتا ہے غرض اس حکایت سے یہ ہے کہ قدیم زمانہ میں شاید مصری اور رقند وغیرہ ولایت میں کم پہنچتا تھا جو شیخ اپنا مشاہدہ نہیں بیان کرتا ہے اب اس زمانہ میں تو ادنی سے اعلی تک بخوبی ہندستان کی چیزوں سے وہاں واقف ہو چکا ہے متن الغرض اس مصری سے بموجب قول ارجیجانس حکیم بقدر باقلے لے کر بہدانہ کے ساتھ زبان پر رکھیں کہ ترتیب کامل کرتی ہے اور خشکی و لاغری زبان سے برطرف ہوتی ہے مریض کا منہ اکثر اوقات کھلا رہنا اور چت لٹانا اچھا نہیں اور اس ہیت پر سونا برا ہے کہ زبان میں خشکی زائد پیدا ہوتی ہے چھینک پے در پے جو آئے اس کی تدبیر اگر چھینک بار بار آتی ہے تو کبھی اس سے ضرر پیدا ہوتا ہے یعنی بیمار کو تکلیف اور ایذا ہوتی ہیاور بخارات سے سر ممتلی ہو جاتا ہے اور قوی میں ضعف عارض ہوتا ہے اور کبھی چھینکتے چھینکتے نکسیر چلنے لگتی ہے لہذا ضرور ہے کہ پیشانی اور آنکھ اور ناک کی مالش کی جائے اور ان کے منہ کھول دیئے جائیں ارحنک یعنی زیر ذقن کی مالش بشدت کی جائے اور ان کے سر کھینچے جائیں اور نشست برخاست کی وضع بدل دی جائے یعنی پہلی وضع سے دوسری وضع کی طرف لائی جائیں اور طراف یعنی کنارے اعضا کے دبائیں جائیں ار ان کے کانوں میں روغن نیم گرم مائل بحرارت ڈالے جائیں مگران روغن کی حرارت مزاج خفیف ہو بہت گرم نہ ہوں اور ان کے عضل اور فک یعنی جبڑے کی ترتیب روغن ہائے رطب سے کرنی چاہئے۔

اور ان کے زیر پشت تکیہ خواہ سہارا لگانے کے کوئی اور شے رکھی جائے جس کے رکھنے سے تسخین پیدا ہو اور دفعتہً سونے سے جگاتے جائیں اور یہ اس طرح کا نبار اور دخان بلکہ جوشے کہ اس کی بو میں تیزی ہو اس سے ان کی حفاظت کرنی چاہئے اور ستو جو کا اور طین نجاح جو طین ماکول ہے اور نیشاپوری مٹی بھی کہتے ہیں ہمراہ اسفنج دریائے کے بھگو کر سونگھانا چاہیے دردسر اگر محموم کو عارض ہو اس کی تدبیر اطراف کو بخوبی باندھیں خصوصاً ران کو اور پٹی وغیرہ سے خوب کس دیں اور قدموں کیمالش کریں اور شیاف

ملیں کا استعمال کریں جو مادہ کو اعلیٰ سے بطرف اسفل کے جذب کرے اور سرد ادویہ سے جو اوپر مذکور ہوئی ہیں تقویت سر کی کریں اور کوئی شے مانع از قسم نزلہ اور کھانسی وغیرہ کے نہ ہو جوشاندہ گل سرخ اور بنفشہ اور جو اور بگ سادہ وغیرہ سے سر کو تریڑا دینا چاہئے اس طرح بشرط نہانے مانع کے روغن گل اور روغن بید سادہ کا استعمال مالش وغیرہ سے کرنا چاہے اگر ایسی تدبیرات تسکین اور کم کرنے میں دردسر کے کافی نہ ہوں اس وقت نطولات مبردہ کے ہمراہ ملنیات بھی شریک کریں مثلاً بابونہ خواہ مخدرات کو اضافہ کریں جیسے خشخاش وغیرہ اور دودھ سر پر بجز اُوقت کے کہ تپ اتر جائے اور کس وقت جائز نہیں پھر بعد زوال تپ کے یعنی بعد گزرنے اس کی نوبت کے اگر قوت مریض کی قوی ہو بکری کا دودھ سر پر دھونا چاہئے اور اگر قوت ضعیف ہو عورتوں کا دودھ اگر بدن میں امتلا رطوبت جو مورث ہوتا ہے سبات کا موجود ہو اس وقت دودھ کے دوہنے سے اجتناب کرنا واجب ہے اس طرح جمیع تدبیرات جن سے ترطیب پیدا ہوتی ہے ان کا ترک بھی ضرور ہے البتہ مرطبات کا استعمال اس وقت کیا جاتا ہے کہ بخار روخانی اٹھتا ہو اور سر میں خشکی اتنی ہو کہ نیند کم پڑے اور اگر سر میں امتلاء بخارات رطبہ کا ہو مناسب ہے کہ بذریعہ شیاف خواہ حقنہ کے اسفل کی طرف جذب کریں اور اعضا اسفل کو باستحکام باندھیں حتی کہ خصتیین بذریعہ سلنگوٹ وغیرہ کے کھانسی جو محموم کو عارض ہو کھانسی اکثر اوقات محمومیں کو حرارت خواہ خشکی سے عارض ہوتی ہے ایسی کھانسی کے دفع کے واسطے منہ میں گولیاں کھانسی کی اور لعوق خشخاش جن کے ساخت لبوب باردہ سے اور نشاستہ وغیرہ سے ہوئی ہو رکھیں اور جن قیروطیون کے استعمال سے تبرید اور ترتیب حاصل ہوتی ہے جیسے وہ قیروطی جو خالص روغن گل اور لعاب اسبغول اور عصارہ برگ خرفہ سے بنائی جائے اس کا استعمال کریں بطلان شہوت طعام محموم کی اکثر سقوط اشتہا کا سبب نم معدہ میں ہوتا ہے اور انہیں علامات سے جو باب سقوط اشتہا میں مذکور ہو چکے پہچان سکتے ہیں اور بذریعہ قے خواہ دست کی اس مادہ کا اخراج بھی ہوسکتا

ہے اور یہی تدبیر کافی ہے کبھی اس تدبیر سے بھی نفع ہوتا ہے کہ انگلی حلق میں ڈال کر خلط اور مادہ کو جو معدہ میں ہے آمادہ نکلنے پر بذریعہ قے کے کردیں خصوصاً اگر معدہ سے مرہ خواہ کوئی شے کھٹی نکل چکی ہو کہ اس وقت یہ تدبیر بہت مفید ہے اور بیشتر سقوط اشتہا بوجہ ضعف کے ہوتا ہے اس وقت اس سوءمزاج کا علاج کرنا چاہئے کہ جس کی وجہ سے یہ ضعف پیدا ہوا ہے انہیں قواعد سے جو طریق علاج بالضد میں معلوم ہیں ان بیماروں کے پاس ایسی چیزیں جن کی بو سے تنبہ اشتہار سقط پر ہوتی ہے رکھنی چاہیں اور سونگھانی چاہیں جیسے جو کے ستو پانی میں بھگو کر خواہ پانی اور سرکہ میں تر کرکے اور ایسی جوارشات جو محمومیں کے واسطے خاص میں جیسے طباشیر خواہ جوارش آملہ وغیرہ کھلانی چاہئے اور تھوڑی سی شراب بھی پلانی چاہئے اور کھٹے فواکہ جن کی بو پاکیزہ ہو جیسے سیب اور بہی بروقت نیم خاطم ہونے کے ایسے فواکہ بھی تھوڑے تھوڑے کھلانی چاہیں اور سرکا اس غذا کا جسے قریص کہتے ہیں جو گوشت اور ترکاری اور سرکہ سے طیار کرتے ہیں خواہ مچھلی اور حلوان سے جو قریص تیار ہوں اور کسی چیز سے بنائیں بطور لعوق کے چٹنا چاہئے اور معدہ پر بعد ایام اولی کے ضمادات لگانے چاہیں جو فواکہ سے بنائے جائیں اور ان میں کسی قدر افسنتین اور ایلوا بھی بہ نسبت ادویہ وزن معلوم شریک کیا جائے اور مالش خوشبو اوہان کی معدہ پر بہت مفید ہے بولیموس جو محموم کو عارض ہو معدہ کی اشتہا کا سقوط اور تمام اعضا کا بھوکا ہونا جسے جوع البقر بھی کہتے ہیں اگر محموم کو عارض ہو اس کا علاج مشمومات یعنی سونگھانے کی چیزوں سے کرنا چاہئے اور گل خراسانی خواہ گل ارمنی سرکہ یں ترکرکے سونگھانا چاہئے اور مصوصات جو ایک غذا خاص مرکب گوشت کبوتر بچہ اور ترکاریوں وسرکہ سے پختہ کرتے ہیں وہ سونگھانا چاہئے اور فقط روٹی گرما گرم اور گوشت بریان کی بو ان کے دماغ تک پہنچائی جائے اور اطراف میں بندش کی جائے اور کان ان کے زور سے کھینچے جائیں اور بال بھی خوب کھینچے جائیں اور تقویت دماغ کی نطولات مبردہ سے کی جائے جو ترطیب بھی پیدا کرسکیں اسلئے کہ اکثر بولیموس خواہ جوع

بقری بوجہ بطلان حس نم معدہ کے عارض ہوتی ہے اور نم معدہ جس میں بطلان بوجہ مشارکت نم معدے دماغ سے بذریعہ ان شعبوں کے اعصاب دماغ کے (جس کی راہ سے حس معدہ تک پہنچتی ہے) ہوتا ہے یعنی چونکہ دماغ مبدو حس میں فساد پیدا ہوتا ہے لہذا نم معدہ میں بھی بوجہ مشارکت دماغی کے بزڑیعہ ان شعبوں کے بطلان حس ہو جاتا ہے اور تمام بدن خواستگار غذا کا رہتا ہے مگر حس نم معدہ کی خواہستگار غذا کی نہیں ہوتی سیاہی زبان میں محموم کو عارض ہو زبان کی سیاہی کو واجب ہے کہ بہت جلد چھیل ڈالیں جلا کرنے والید واؤں سے ورنہ سر تک بکارات خبیثہ چڑھ کے مریض کو بمتلائے سرسام کر دیں گے شہوت کلبی جو محموم کو عارض ہو اس کا علاج چکنی چیز وں سرد مزاج اور شیر ینی سے کریں غشی جو محموم کو عارض ہو کبھی ان کو غشی اس وجہ سے عارض ہوتی ہے کہ نم معدہ پر صفرا لشدت گرتا ہے اور اذیت پیدا کرتا ہے ایسی غشی کا علاج یہ ہے کہ قبل از نوبت خواہ بروقت نوبت کے میدہ کی روٹی کا ٹکڑا آب آنار اور آب انگور کے ہمراہ کھلائیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر غشی اور تپ مجتمع ہو مقدم اور مناسب علاج غشی کا ہے۔ اگر بوجہ ضعف کے حاجت غذا دینے کی بروقت غشی کے ہو تھوڑی سی روٹی میں ایک دم شراب کہنہ ملا کر کھلائیں اور اگر حاجت طعام کی نہ ہو شراب سیب کہنہ جس کے فضول مائی متحلل ہو چکے ہیں پلائیں۔ فصد اکثر غشی کو زیادہ کرتی ہے اور حقنہ نرم بہت مناسب ہوتا ہے اور قے کرانی بھی نافع ہے دونوں پنڈلیوں کا باندھنا اور ہاتھ پاؤں کا گرم پانی میں رکھنا مفید ہے اور جیسے ہی غش سے افاقہ ہو مقتضائے کرم اور ہوشیاری یہی ہے کہ جو کے ستو جس میں دانہ انار بھی شریک ہوں ٹھنڈے ٹھنڈے فوراً کھلانے چاہئیں ضیق نفس جو محموم کو عارض ہو ضیق نفس ان لوگوں کو یا بوجہ عروض تشنج اور خشکی عضل نفس میں بوجہ حرارت حمی کے عارض ہوتی ہے یا کوئی مادہ گلوگیر دماغ سے حلق میں اترتا ہے اس سے خلیق نفس عارض ہوتی ہے یا اسی پٹھے میں جو دماغ سے اعضائے تنفس تک آتا ہے غلبہ ضعف کا ہوتا ہے لہذا نفس میں تنگی پیدا ہوتی ہے پہلی قسم کا علاج ایسی مرہم

آب سرد پینے جاویں بیان عام حمی صفراوی کا صفراوی تپ کی تین قسمیں ہیں غب دائرہ اور غب لازم اور محرقہ غب دائرہ یا خالص ہے محض عفونت صفراوی سے پیدا ہوئی ہے۔ یا غیر خالص ہے کہ صفرائے غلیظ سے جس میں آمیزش بلغم کی ہے پیدا ہو مگر اختلاف دونوں خلط یعنی صفرا اور بلغم کا ایسا ہو ہو کہ دونوں ملک کر ایک ہو جائیں اور اجزا میں تفرقہ باقی نہ رہے اور یہی اتحاد فارق ہے درمیان غب غیر خالص اور شطر الغب کے اس لئے کہ شطر الغب کی پیدائش دو ماہ صفرا اور بلغم سے ہوتی ہے مگر دونوں جدا جدا ہوتی ہیں اور اس تپ یعنی غیر خالص کا باعث ایک ہی مادہ ہے جو مرکب دو مادہ سے ہو یعنی بلغم اور صفرے سے اور گرم کا اختلاط خلط سرد سے بخوبی ہو جائے اور بدشواری و بریر اس مرکب مادہ میں عفونت پیدا ہوتی ہے اور بعد عفونت کے زوال عفونت بھی اس مادہ مرکبہ کا دشوار ہوتا ہے اور دیر میں ہوتا ہے اور چونکہ شطر الغبہ میں دونوں مادہ الگ الگ متعفن ہوتے ہیں دونوں تپ کی نوبت بھی جدا جدا ہوتی ہے اور غب غیر خالص میں بوجہ اتحاد اور اختلاط کے ایک ہی نوبت ہوتی ہے اور غیر خالص کبھی اس قدر دیر پا ہو جاتی ہے کہ ایک شش ماہی تک زائل نہیں ہوتی اور اکثر بوجہ اس تپ کے اعضا میں ترہل اور ڈھیلا پن اور طحال کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ محرقہ از قسم لازمہ ہے مگر اس کی کمی بیشی کا فرق محسوس نہیں ہوتا اور اعراض اس کے بہت شدید ہوتے ہیں اس لئے کہ مادہ بہت زیادہ اور تیز ہوتا ہے اور قریب قلب کی رگوں میں نم معدہ کے خواہ اطراف جگر میں خاص کر متعفن ہوتا ہے اور حاصل یہ ہے کہ محرقہ کا مادہ انہیں شریف اعضا میں ہوتا ہے جو قریب قلب کے ہیں اور غب دائرہ میں عفونت صفرا گوشت خواہ جلد میں ہوتی ہے جو قلب سے دور ہیں اور غب لازم میں مادہ مرض پھیلا ہوتا ہے تمام بدن کی ان رگوں میں جو قلب سے دور ہیں پیاس شدت اور کرب اور قلق اور بیداری ہذیان تلخی وہاں ہونٹھ کی خشکی اور ان کا پھٹ جانا دردسر یہ سب اعراض صفراوی حمیات میں بہت ہوتے ہیں اور طبیعت اکثر اوقات مائل بخشکی ہوتی ہے اور قبض رہتا ہے اس

لئے کہ مادہ صفراوی بوجہ لطافت کے بطرف اعلیٰ کے متوجہ رہتا ہے اگر کیفیت سرسامی
پیدا ہو یا ظاہر بدن کی طرف آتا ہی جس وقت بذریعہ عرق کے بحران ہو غب مطلق کا
بیان اور اس کو طرابطاوس بھی کہتے ہیں نوبت غب دائرہ پہلے قشعریرہ سے شروع ہوتی
ہے اور کانٹے سے چبھنے لگتے ہیں پھر سردی لگ کر لرزہ شروع ہوتا ہے اور بہت شدید
اور سخت ہوتا ہے بہ نسبت اور لرزوں کے کہ اس لرزہ میں بالکل سردی نہیں ہوتی خواہ
بہت کم ہوتی ہے اور جب سردی اس لرزہ میں محسوس ہوتی ہے اس کا سبب یہی ہوتا ہے
کہ حرارت اندرون جسم کے جہاں مادہ تپ ٹھہرا ہے متوجہ ہو کر بیٹھ جاتی ہے اور بیرون
جسم برودت محسوس نہیں ہوتی ہے اور کانٹے سے چبھتے ہیں اور یہ لرزہ باوجود یہ کہ شدید
ہوتا ہے مگر اس میں سکون اور گرمی جلد نمودار ہوتی ہے اور ایسے لرزہ کے حدوث کا سبب
اوپر بیان ہو چکا ہے۔ غب دائرہ کے پہلے تین چار اولی نوبت میں لرزہ قوی پیدا ہوتا
ہے اور شدید بھی ہوتا ہے اور رحمی ربع میں امر بالعکس ہے۔ ایضاً غب کا لرزہ شروع
بقوت ہوتا ہے پھر تھوڑا تھوڑا ضعیف اور نرم ہوتا جاتا ہے اور بہت جلد برطرف ہوتا ہے
اور ربع میں اسکے برعکس ہے۔ پسینہ غب میں بروقت رہا کرنے نوبت کے زیادہ برآمد
ہوتا ہے اور بول سرخ رنگ قریب بناری کے اس میں زیادہ خلط قوام نہیں ہوتا مگر ان
کے غب غیر خالصہ ہو تو پھر البتہ بول خام اور غلیظ ہوتا ہے۔ حرارت غب کی بہ نسبت
فرقہ کے اسلم ہوتی ہے اور ہاتھ لمس پر جتنی دیر تک رکھا جائے التہاب کی زیادتی نہ ہوگی
بلکہ آناً فاناً کمی التہاب ی محسوس ہوگی اور محرقہ میں ومبدم التہاب کی زیادتی محسوس
ہوتی ہے جو عوارض کہ غب میں پیدا ہونے بیداری بدن گرانی سر کے مگر بعض اقسام
غب غیر خالص ہیں کہ سرگراں بھی ہوت اہے پیاس اور غضب اور دلتنگی بولنا کسی کا
ناگوار اور نبض میں حدت اور سرعت بقیاس نبض جمع حمیات کے اور انقباض اور انبساط
کا اختلاف اس لئے کہ خلط صفراوی نبض کو بسرعت متحرک کرتی ہیاور بروقت منتہی کے
اختلاف میں زیادتی پیدا کرتی ہے مگر اختلاف نبض کا غب میں تمام حمیات خلطی سے کم

ہوتا ہے اور یا ان میں نبض میں صلابت بھی ہوتی ہے اور قوت بھی نبض میں بہت ہوتی ہے بلکہ غب کی نبض میں سوائے ایک اختلاف خاص کے جو قوت حرارت عفونت سے عارض ہوا ہو اور اسی نے تپ پیدا کی ہے اور کسی قسم کا اختلاف اکثر واقع نہیں ہوتا۔ ابتدا میں ہر نوبت کی جب تک کہ تپ خوب پھیل نہ جائے نبض میں تضاغط یعنی تنگی پیدا ہوتی ہے بعد ازاں قوت اور سرعت اور تواتر پیدا ہوتی ہے اور اختلاف نبض کا اتنا زائد نہیں ہوتا۔ غب کی وجود پر سن اور عادت اور بلد اور پیشہ اور سحنہ یعنی انداز جسم کا اور فصل بھی دلالت کرتی ہے اور جو زمانہ کثرت وقوع غب کا ہو وہ بھی دلیل غب کے جوود پر ہوتا ہے اگر دو غب مرکب ہو جایں ہر روز ایک تپ کا یوم نوبت ہو گا پس جو شخص غب کی شناخت میں رعایت نویت کی کرے اسے خلط واقع ہو گا بلکہ واجب ہے کہ ریعہ شناخت اور دلائل کو جانے اور نوبت کو ان دلائل کی تائید اور تائید میں رعایت کرے غب کے بیماروں کو کبھی بیداری اور محبت خلوت اور تنہائی کی پیدا ہوتی ہے اور کبھی انہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قریب جگر کے کوئی شے جوش میں آ رہی ہے فرق درمیان غب خالص اور غیر خالص کے غب خالص لطیف اور خفیف ہوتی ہے اور اس کی نوبت چار گھنٹے سے بارہ گھنٹے پر ختم ہو جاتی ہے اور بارہ گھنٹے سے بہت زیادہ نہیں ٹھہرتی پر اگر زیادہ ٹھہرے غب غیر خالص ہے اور اس کی نوبت کا زمانہ اکثر سات گھنٹے رہتا ہے اور گرمی بدن میں بہت جلد پیدا ہو جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حرارت بدن کی پراگندہ ہوتی ہے حالانکہ ابھی اطراف سرد ہوتے ہیں اس رح غب خالص کی تدبیر میں اگر غلط واقع ہو سات دورہ سے زیادہ نہیں رہتی اور بیشتر بوجہ لطافت مادہ کے ایک ہی نوبت میں بوجہ واع ہونے قے خواہ اسہال صفراوی کے دفع ہو اجتی ہے بشرطیکہ قے خواہ اسہال سے تنقیہ کل مادہ کا ہو جائے اس تپ میں نضج بول پہلے خواہ تیسرے یا چوتھے نہایت درجہ ساتویں روز ظاہر ہوتا ہے اگر سات دورہ سے زیادہ طول ہو غب غیر خالص سمجھنا چاہئے اس طرح اگر لرزہ دیر تک رہا کرے وہ بھی غیر خالص ہے۔ غب

خالص کے نوائب کی زیادتی اور لرزہ کا ہر نوبت میں بہ نسبت سابق کے مقدم ہونا محفوظ
اور منتظم نسبت سے ہوتا ہے اور غیر خالص میں تزید مختلف اور بدن کسی نسبت معین کے
ہوتا ہے اس طرح اگر چند نوبت پیہم بر نہج واحد بلا کمی اور بیشی اعراض کے واقع ہوں
غب خالص خیال کرنی چاہئے۔
جملہ علامات حمی کو طوالانی ہونے کے ابھی بیان ہو چکے اگر ابتدائے تپ میں لرزہ شدید
اور چھبنا کانٹوں کا پایا جائے اور اترتے وقت عرق کثیر بر آمد ہو پھر اس تپ کی غب
خالص ہونے میں ہرگز شک نہ کرنا چاہئے غب خالص میں اگر مریض پانی پیتا ہے اس
کے بدن میں ایک قسم کا بخار طب اٹھتا ہے گویا پسینہ نکلا چاہتا ہے اور اکثر بعد اس کے
پسینہ بر آمد ہو جاتا ہے غیر خالص میں سرگرانی زیادہ اور امتداد پیدا ہوتا اور زمانہ نوبت
کا دراز ہوتے ہوتے چوبیس خواہ تیس گھنٹے تک پہنچتا ہے جس قدر زمانہ اٹھائیس گھنٹے
میں باقی رہتا ہے وہ زمانہ سکون اور فترت کا اس تپ کے ہوتا ہے مثلاً اگر تیس گھنٹے
نوبت رہے تو اٹھارہ گھنٹے سکون اور فترت ہوگی اور چوبیس گھنٹے کی نوبت میں فترت بھی
چوبیس گھنٹے ہے اور جس قدر زمانہ نوبت کا بارہ گھنٹے سے ہو اس قدر اس کو خالص سے
دوری ہوتی ہے اور ترکیب سے قرب اور غب غیر خالص میں نضج مادہ کا دیر میں ظاہر ہوتا
ہے اور سحنہ بدن میں قصیف یعنی دبلا پن اور لاغری ظاہر نہیں ہوتی اور بیشتر یہ تپ بدن
بر آمد ہونے عرق کثیر کے اتر جاتی ہے اور اکثر بدن لرزہ شدید کے شروع ہوتی ہے اور
حرارت اس تپ کی ایسی قوی نہیں ہوتی جیسے غب خالص کی اور تزید اس کا یعنی مقدار
نوبت کی زیادتی مستویا اور برابر نہیں ہوتی وقت میں تقدیم پیدا ہوتا ہے پھر کمی ہو جاتی
ہے اور اعراض سخت اس تپ میں کم ہوتے ہیں غب لازم کا بیان شناخت اس کی یہی
ہے کہ باوجود یہ کہ تپ ہر روز رہے مگر ایک دن درمیان کر کے نوبت میں شدید ہو جاتی
ہے اور جو اعراض غب دائر کے بیان ہوئے ان کی شدت ایک دن کے بعد ہوتی ہے
جالینوس کی رائے یہ ہے کہ خون کی عفونت سے غب لازم پیدا ہوتی ہے ہم کو اس رائے

میں کچھ خدشہ ہے آئندہ بحث حمی دم میں ذکر کریں گے علاج غب خالص کا پہلے جو قواعد اوپر علاج حمیات میں بطور عام بیان ہوئے انہیں یاد کر کے جو کچھ از قسم اسہال خواہ تغذیہ اور امور جن کی مراعات تپ میں ضروری کرنی چاہئے اور جو شخص ابتدا میں مسہلات قوی خواہ استعمال ۔۔۔ کی اجازت دیتا ہے اس کے قول کی طرف التفات نہ کرنا چاہئے ہاں اگر وہ ضرورت ہو جو ہم نے بیان کی ہے کہ مرض مہیاج ہو اس وقت مضائقہ نہیں بلکہ ابتدا میں بہت جلد کسی قدر تلئین طبیعت تمر ہندی وغیرہ سے بمقدار بارہ تولہ تخمینا آب گرم میں تمام شب بھگو کر صاف کر کے شیر خشت یا ترنجبین ڈال کر پلائیں خواہ آب آناریں اور شکر سے اور یا جوشاندہ لبلاب ہمراہ ترنجبین اور زبیب خستہ برآوردہ یا زلال آلوئے بخار ہمراہ ترنجبین اور شیر خشت کے خواہ شربت بنفشہ اور بیشتر لعاب اسبغول ہمراہ شربت الو وغیرہ از لاق اور قلمیں دونوں کرتا ہے یا تلئین بذریعہ جوشاندہ عدس اور لبلاب سے کریں اور حقنہ ہائے نرم جیسے جوشاندہ خطمی اور عناب اور سپستان اصل اسوس روغن بنفشہ اور آب برگ چقندر روغن بنفشہ اور بورہ جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے تعین اور ان وغیرہ سے اور حقنہ کا ستعمال بروقت حاجت کے اولی ہے اس لئے اچھا ہے کہ آب جو خواہ کوئی اور غذا بدن تلئین کے ندی جائے علاوہ یہ ہے کہ مسہل کا استعمال ابتدائے غب خالص میں اتنا مضر نہیں ہے جس قدر اور حمیات میں اگر چہ حائلہ خواہ فساد مسہل کا عظیم ہے اگر ممکن ہو تیں دورے تک فصد نہ کریں تو بھی کرنا چاہئے ۔

اور اس طرح اگر مرض مہیاج ہو اور بدن فصد کے خوف ضرر زیادہ ہو اس مابین میں فصد کرنا چاہئے پس جو خطا تدبیر اس فصد کی وجہ سے واقع ہو گی از قسم ضعف قوت وغیرہ بہت کم ہے بہ نسبت اس خطا کے جو ترک میں اس تدبیر کے واقع ہو گی اور بروز نوبت واجب ہے کہ مرض میں کس طرح تحریک نہ کی جائے مگر کسی ضرورت سے اور غذا نہ دی جائے مگر بعد حصول شرائط مزکورہ کے اور اربول کا شیر جات تخمہائے مدرہ سے کیا جائے

غذائے مریض سے یا مقصود ترتیب ہوتی ہے جس طرح اخیر زمانہ تپ میں پائے نہ ہو اورخصیہ مرغ اور دماغ بز غالہ یعنی بھیڑ کا بشرطیکہ متلی نہ ہو خواہ زردی بیضہ کی کھلائی جاتی ہے کہ ان سب چیزوں سے ترطیب زائد حاصل ہوتی ہے یا غرض تبرید اور ترطیب دونوں ہوتے ہیں جس طرح شعیر دیتے ہیں مگر تبرید میں بیش از حد افراط جائز نہیں ہے خصوصاً ابتدائے غب میں مگر ان میں کہ التہاب شدید ہو یا غب کا انقلاب محرقہ کی طرف مظنون ہو خواہ غب سے لازمہ ہو جانے کا خوف ہو جب بحران کا وقت اور اس کی آمد دریافت ہو جائے اور بول میں نضج معلوم ہو یعنی رسوب محمود پیدا ہوں جیسا فن کلیات میں بیان ہو چکا ہے اس وقت خیال کرنا چاہئے اگر طبیعت اس قدر غالب آ چکی ہے کہ جس طرح نضج کیا ہے خود بحرزن بذریعہ اورار خواہ کسی اور طرح کر کے مادہ مقہور کرے گی اور زوال مرض کا ہو جائے گا تو کیا اچھی بات ہے ورنہ ایسی تدبیر علاجی کرنی چاہئے کہ طبیعت کی اعانت کرے خواہ اورار پر خواہ اسہال یا قے اور عرق پر اور جو دوا خلاف توجہ طبیعت ہو اسے ہرگز دینا جائز نہیں ہے اور اگر میلان طبیعت کا کسی استفراغ خاص کی طرف ظاہر نہ ہو طبیعت کو اجزائے مسہلہ دینے مناسب ہیں مثلاً سقونیا بقدر یک وانگ جلاب میں شریک کر کے خواہ جوشاندہ ہلیلہ زرد تمر ہندی اور ترنجبین اور زبیب مع بے کاسنی اور رازیانہ املتاس کے ہمراہ بموجب مقدار اور طریق معلوم کے استعمال کرنا چاہئے اور ان اجزاء کی تقویت شہترہ اور سنا اور سقمونیا سے بھی جائز ہے۔ قرص طباشیر مسہلہ بھی ایسے مریض کے مناسب طبع ہے اور ایک نسخہ یہ بھی اچھا ہے ہلیلہ زرد خستہ برآوردہ چار درم شکر طبرزد بیس درم سقمونیا ایک دانگ سفوف کر کے ہمراہ آب سرد کے پینا چاہئے بعد از مسہل مدرات کا استعمال کرنا چاہئے اگر التہاب شدید ہے اور استفراغ ہو چکا ہے تو مطفیات قوی کا پلانا مضر نہیں ہے جیسا امراض حارہ کی تدبیر میں بیان ہو چکا اور کبھی یہ التہاب فقط ضماد بارد جگر پر کرنے سے دفع ہو جاتا ہے۔ حمام قبل از نضج کے جائز نہیں اور بعد نضج اور بوقت استقاط کے بہت

افضل علاج ہے خصوصاً جو عادت غسل حمام کی رکھتا ہو۔ علاوہ یہ ہے کہ غب میں قبل از نضج کے حمام میں غسل تجویز کرنا ایسی بڑی خطا نہیں ہے جیسے اور حمیات عفنہ میں خطا ہے۔ حمام وہی مناسب ہے جس کی گرمی معتدل ہو اور ہوا خوشبو اور تر ہو کہ اس میں بہ آسانی عرق برآمد ہو اور قلب میں حرارت حمام سے التہاب پیدا نہ ہو اور روغن بنفشہ اور روغن گل پانی میں ملا کر بدن میں بخوبی مالش کی جائے۔ دیر تک حمام میں نہ ٹھہریں بلکہ بہت جلد نکل آئیں دیر تک ٹھہرنے سے تو چند بار جانا بہتر ہے۔ نکلتے وقت شیر گرم پانی سے بدن بھگونا خواہ اس میں غوطہ لگانا اور اتنا ٹھہرنا جب تک ناگواری پیدا نہ ہو بہتر ہے جب حمام سے باہر آئیں شراب سفید رنگ پلانا چاہئے جس میں پانی کی آمیزش زیادہ ہو کمل وغیرہ اوڑھ کر بیٹھیں کہ کوب سا پسینہ نکلے گا اور بقیہ مادہ مرض اگر ہوگا نضج پائے گا بعد اس کے غذا بارد رطب اور بقولات بھی اسی مزاج کے کھائیں گے بعد انحطاط مرض کے شراب پانی ملی ہوئی کے پلانے میں کچھ خوف نہ کرنا چاہئے اس لئے کہ جس شراب کا کسر خواہ شدت کم ہو جائے یا ٹوٹ جائے باقیماندہ کیفیت سکر کی جو خفیف ہوتی ہے شئے محتاج بہ تحلیل کے اچھی طرح تحلیل کرتی ہے اور پانی کی برودت جب اس میں سرایت کر کے نافذ ہوتی ہے تھوڑی سی تسخین باقی ماندہ کی تدارک میں بخوبی کافی ہوتی ہے اس وجہ سے یہ شراب بخوبی تبرید اور ترطیب کرتی ہے اگر اعراض شدید مثل پیاس اور دردسر اور بے خوابی وغیرہ کے ہوں ان کا علاج تو فرداً فرداً بیان ہو چکا اور اگر بعد بحران کے کسی قدر حرارت باقی رہ جائے کہ لازم ہو اس وقت سکنجبین سادہ مع عصارات مدرہ کے دینا چاہئے خواہ اس میں بزور مدر و جوش کر کے داخل کریں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج غب لازم کا بعینہ علاج غب دائرہ کا ہے فرق اتنا ہے کہ چونکہ غب لازم کا مادہ داخل عروق میں ہوتا ہے اس لئے مراعات احوال نضج کی اور خبر گیری زیادہ کرنی چاہئے اور تبرید بھی بذریعہ سکنجبین بزوری جس میں تخم خیار اور تخم کاسنی خصوصاً دونوں کو نیم کوب کر کے بخوبی کرنی چاہئے اور سکنجبین مذکور کے دو گھنٹے بعد

آب جو دینا چاہئے اور تلطیف غذا کا خیال غب لازم میں زیادہ رہے اور نرم حقنہ آئیندہ میں استعمال کئے جائیں اور اور ار بخوبی کرانا چاہئے اور ہر ایک تدبیر میں نرمی اور سہولت کا التزام رہے کہ سہلات قویہ ابتدا میں تجویز نہ کئے جائیں خواہ جو ادویہ قریب بہ مسہل ہیں ان سے بھی احتراز واجب ہے ہاں بقدر شربت بنفشہ ضائقہ نہیں اور آب فواکہ جو مسہل خواہ ملین ہیں اور سوائے حقنہ ملینہ کے اور کسی طرح کی تلیین خواہ مسہل کا استعمال درست نہیں ہے علاج غب غیر خالص کا چند امور ایسے ہیں کہ جن کی وجہ سے علاج غب غیر خالص اور غب خالص میں فرق ہے وہ ایسے امور ہیں کہ جمیع حمیات باردہ اس میں سریک ہیں انہیں امور سے ایک یہ بھی ہے کہ اکثر چیزوں کی اجازت غب غیر خالص میں نہیں دی جاتی ہے اور غب خالص میں ان کی اجازت دے سکتے ہیں مثلاً غب خالص میں بلا انتظار نضج مادہ استفراغ کی اجازت ہے خواہ اگر کس قدر انتظار نضج کا غب خالص میں کریں تو انتظار اخلاط کا اکثر نہیں کرتے۔ اس طرح حمام کا استعمال غب خالص میں جائز ہے اور غیر خالص میں بالکل ناجائز ہے اس لئے کہ چونکہ مادہ غب غیر خالص کا بلغم سے مختلط ہوتا ہے اور حمام بلغم نا پختہ کو اس مادہ سے ملا دیتا ہے جو موضع عفونت پر گر رہا ہے اور وہ گر کے ردی اور متعفن خلط سے ملتا ہے اور بقدر لطیف متحلل ہو جاتا ہے اور کثیف باقی رہ جاتا ہے یہ بھی فرق ہے وہ غب خالص میں غذا ہر روز دینی چاہئے اور غیر خالص میں غذا خواہ وہ چیزیں جو قریب بغذا ہیں جیسے آب جو جو پتلا ہو ایک دن چاہئے اور ایک دن نہ چاہئے جو روز نوبت ہو۔ غیر خالص میں غذا ایسی جواند کے سیر یں ہو اور کس قدر سخونت بھی پیدا کرے جائز ہے اور ابتدائے مرض میں غذائے غلیظ بھی درست ہے بخلاف غب خالص کے کہ اس میں اس قدر تخلیط جائز نہیں ہے پھر جب تلطیف غذا کی جائے تو چڑھتے چڑھتے اس قدر تلطیف ہو سکتی ہے کہ اتنی غب خالص میں درست نہیں ہے غب غیر خالص میں اگر اوائل میں غذائے غلیظ کا موقع نہ ہو اور تلطیف کریں تو غذائے لطیف دینے سے بھوکا

رہنا بیمار کا انسب ہے بخلاف غب خالص کے کہ اس میں یہ بات درست نہیں ۔ تبرید بھی غب غیر خالص میں بوجہ شرکت بلغم کے کم ہوتی ہے اور ابتدا میں تیز حقنہ سے اشفاق بھی غیر خالص میں جائز ہے اسہال قوی میں انتظار نضج کا بخوبی کرنا پڑتا ہے اور بہ زیادہ انتظار کرنا چاہئے اور آب جو میں ادویہ منضجہ محللہ مثل تخم کرفس وغیرہ کے جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے غب غیر خالصہ میں جائز ہے جس طرح کسی معدہ میں غذا ترش ہونے کے سبب سے آمیزش کا جواز اوپر مذکور ہو چکا ہے بلکہ غب غیر خالص میں اس سے بھی قوی تر چیزیں آب جو میں پڑسکتی ہیں تا کہ بیشتر زوفائے خشک اور سعتر اور فوتنج اور سنبل الطیب وغیرہ بھی شریک کرنے کی بحسب مزاج ضرورت ہوتی ہے ۔ چقندر ان کو بہت سودمند ہے اگر آب جو کے ساتھ پکایا جائے اور آب نخود اور آب جو میں ملا کر بھی مفید ہے اور اخر میں فقط چنے کا پانی مفید ہوتا ہے بخلاف غب خالص کے اس کا بھی خیال رکھنا بہت ضرور ہے کہ مادہ غیر خالص کا غب خالص کے مادہ سے کسی قدر قریب اور بعید ہے یعنی آمیزش بلغم کی صفرا سے کس قدر ہے کہ برطبق اس کے علاج میں اختلاف کیا جائے اگر تھوڑی سی شرکت بلغم کی ہونے سے غب غیر خالص میں غلیظ ہو جائے تو فصد کرنی چاہئے اور فصد کے بعد حقنہ کی ضرورت نہیں ہے غب غیر خالص میں بعد غذا کے قے کرانے سے کچھ فائدہ نہیں ہے جو مسہل اول میں اس تپ کے دیا جائے اور مزاج اس کا معتدل ہو ان اجزا سے ترکیب اس کی اچھی ہے گلقند کو پانی میں پکائیں اور سکنجبین اس میں داخل کریں اور بیشتر گلقند اور سکنجبین میں املتاس بھی شریک کیا جاتا ہے اور اس سے قوی تر یہ ہے کہ تھوڑا تربد داخل کیا جائے اگر بلغم کی زیادتی معلوم ہو ابتدا میں حقنہ کا استعمال مجھے زیادہ پسند ہے بہ نسبت اور قسم کے مسہلات کے اجزا حقنہ کے رہیں گوکھرو بابونہ چقندر قرطم یعنی کڑ بنفشہ سپستان انجیر تھوڑا سا تربد اور ان اجزا میں املتاس اور روغن کنجد اور بورہ ارمنی وغیرہ بھی شریک کریں اور کبھی ان مذکورات میں سے ایک ہی جزو کی حاجت ہوتی ہے بحسب کمی بعد

حمی ہذا کے غب خالص سے یعنی جس قدر زیادہ غیر خالص ہو گیا اس قدر قوی اور مسہل بلغم کی ضرورت زیادہ ہو گی۔ نضج کی مددگار دوا جیسی کہ سکنجبین جس میں کس قدر گلقند شریک کریں خواہ سکنجبین اصولی اور بعد روز ہفتم کے طبیخ افسنتین دینا چاہئے کہ وہ نفع کرے اور تلطیف مادہ کی اور تقویت معدہ بھی حاصل ہو گی اس طرح آب رازیانہ اور کرفس ہمراہ سکنجبین کے بھی نافع ہے اگر چودہ دن سے یہ تپ زیادہ ٹھہرے پھر قرص ورد صغیر جس کا نسخہ قرابادین میں مذکور ہے اور اس کا استعمال کچھ مضر نہیں اور اگر اس سے بھی زیادہ تپ کو طول ہو جائے ہر بدن استعمال رص غافث کے چارہ نہ ہو گا اور جوشاندہ غافث کا بھی ضرور دینا چاہئے کہ اب زیادہ تفتیح اور تحلیل اور تسخین کی ضرورت ہے اور اطراف شراسیف کی تسخین کماد یعنی سینک کے ذریعہ سے کرنی چاہئے اور اگر ضماد سے تسخین کریں ہو سکتا ہے اور مراق پر ان کے ضماد منضج اور مرخی لگائیں اگر اس مقام پر تمدد خواہ کسی طرح کی سختی وغیرہ عارض ہو ایسی تدبیرات کے بعد جب یقین کامل ہو کہ نضج ہو چکا پھر استفراغ اسہال اور ادرار سے کرنا چاہئے۔

اگر بعد اسہال اور ادرار کے کچھ گرانی شراشیف میں داہنی طرف پائی جائے اس سے خوف نہ کرنا چاہئے ادویہ مستفرغہ جیدہ ایسے وقت میں یہ ہیں ایارج پانچ درم ترید سات درم آب برگ کاہو یا کاسنی اور غافث تین درم تخم کرفس ہلیلہ زرد کابلی ہڑ پانچ درم کوٹ پیس کر آب کرفس میں گولی باندھ کر خشک کر لیں اور دو درم مقدار شربت تجویز کریں ازیں قبیل یہ جوشاندہ مجوزہ خاص ہمارا ہے۔

غافث اور افسنتین اور ہلیلہ کابلی ہر ایک پانچ درم تخم خربزہ تخم خیار تخم کرفس امنٹ کثار باد آور ہر ایک دس درم ترید ایک درم املتاس چھ درم زبیب خستہ بر آوردہ بیس عدد پستان تیس عدد انجیر زرد دس عدد گلقند جو گلاب فارس سے بنی ہو پندرہ درم برسم معمول سب کو جوش دیں اس قدر پانی میں جو ان اوزان کو مناسب ہے اور ایک بڑا پیالہ لبریز کریں اور اسمیں سقمونیا بقدر ربع دانگ کے اضافہ کریں اور پی جائیں۔ کبھی احتیاج

ایسی دوا کی ہوتی ہے جو ایک وجہ سے قوی ہو اور ایک وجہ سے ضعیف ہو قوت تو اس کی اس مراد سے درکار ہوتی ہے کہ خلط لزوجت دار چپکتی ہوئی کہ بقوت نکالے اور ضعف اس وجہ سے کہ دفعتہً بہت سا مادہ خارج نہ کرے اور یہ صفت قوی اور دست آور دوائیں جب مقدار کم کر کے استعمال کریں پیدا ہوتی ہے کہ رفتہ رفتہ خلط ردی جو قابل استفراغ ہے اسے چند دفعہ میں نکال دیتی ہیں اور فائدہ اس تدبیر کا یہ ہے کہ بوجہ اسہال کے ضعف عارض نہیں ہوتا۔ یہ دوا قوی دست آور ایسی ہے کہ تھوڑی سی مستعمل ہو سکتی ہے اور بہت سی بھی استعمال میں آتی ہے تھوڑی اگر پلائی جائے کم دست آئیں گے اور بہت پلانے سے زیادہ دست آئیں گے مسلافات یعنی جو دوائیں عصارہ اولی کسی چیز کی ہیں ان کی مقدار قلیل سے بیشتر کچھ برامد کار نہیں ہوتا۔ وہ دوا جس کی صفت قوت اور ضعف کی بیان ہوئی محل تردد کے ہے اگر نصف درم خواہ اس سے بھی کم لیا جائے بقدر حاجت کے خواہ سقمونیا قریب دو جو کے لیں یا اس سے زیادہ اس قدر استعمال کریں اس طرح کہ گلقند میں ملا کر پلائیں خواہ غاریقون ماور سقمونیا دونوں بقدر مناسب شریک کریں اور گلقند موصوف کے ہمراہ پلائیں خواہ تازہ پھول گلاب کے عرق نچوڑ کر بقدر ایک اوقیہ خواہ شربت زد میں یہ دوائیں داخل کیں حمی محرقہ جس کا نام فادسوس ہے محرقہ کی بھی مثل غب کے دو قسم ہیں ایک محرقہ صفراوی ہے کہ اس کا سبب کثرت عفونت صفرا یا اندرون عروق کے ہے خواہ ان رگوں میں جو متصل اطراف قلب کی ہیں خواہ وہ رگیں جو گرد نم معدہ کے ہیں اور یہ محرقہ مثل غب خالص کے ہے۔ دوسری قسم محرقہ کی بوجہ بلغم شور کے ہوتی ہے جس کی عفونت نواحی قلب کے عروق میں ہوتی ہے بنا بر قول بقراط کے جیسا کتاب ابندیمیا میں لکھا ہے بلغم شور کی پیدائش جیسے کلیات میں بیان ہو چکی ماہیت بلغم سے بامیزش صفرائے حادہ کی ہوتی ہے پس جو صفرا کہ متعفن ہوتا ہے اس کی رمادیت بلغم کی ماہیت سے مل کر شوریت پیدا کرے گی اس لئے کہ نمک کی پیدائش بدن رمادیت اور مائیت کے نہیں ہوتی جیسا کلیات میں ثابت

ہو چکا ہے مترجم کہتا ہے غرض اس بیان سے یہ ہے کہ چونکہ دخول اس قسم کا حمی غب میں بظاہر دشوار ہے اور بقراط امام فن نے اسے داخل کیا وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ بلغم بمنزلہ صفراوی کے ہے اور جس طرح غب خالص مرکب بلغم اور صفرائے ردی سے ہوتی ہے یہ تپ بھی رمادیت صفرا اور مائیت بلغم سے مل کر جو بلغم شور پیدا ہوتا ہے اسی سے پیدا ہوتی ہے متن چونکہ حمی محرقہ میں بہ نسبت غب کے اعراض شدید ہوتے ہیں اسی جہت سے مدت بقا اس تپ کی بھی کم ہے غب کی مدت سے مشائخ کو باوصف باقی ہونے مزاج شیخوخت کے تپ محرقہ کمتر عارض ہوتی ہے اگر شاذ و نادر کسی کو عارض ہوئے تو ہلاک ہو جاتا ہے اس لئے کہ یہ تپ ان میں بدون وجود سبب قوی کے جو دفعتہً ان کی بلغمیت کو فنا کر دے عارض نہیں ہوگی اور پھر چونکہ قوی ان کے نہایت ضعیف ہوتے ہیں اس مرض کی تکلیف شدید کے متحمل نہیں ہو سکتے بایں وجہ ہلاک ہو جاتے ہیں مترجم نے بچشم خود شہر گوالیار میں ایک شیخ نوے برس کا ایسا قوی دیکھا ہے کہ اس کی نبض اگرچہ صغیر تھی مگر اس قدر سریع اور قوی تھی جس طرح شبان کی ہوتی ہے اور اشتہائے طعام اور استمرا بھی اس کا جوان قوی سے زیادہ تھا اور سبب اس قوت کا استعمال بعض ادویہ ہندیہ کا تھا وہ شخص وجع مفاصل میں گرفتار تھا مگر سیڑھیوں پر بلا اعانت خود چڑھ کر آیا تھا اور خلط صفراوی کے اسہال سے اس کا وجع حاصل ہوا۔ اس وجہ سے قید بقائے مزاج شیخوخت ہم نے زیادہ کی ہے متن جوان اور لڑکوں کو اکثر حمی محرقہ لاحق ہوتی ہے مگر لڑکوں میں تیزی اس تپ کی کم ہوتی ہے اس لئے کہ ان کا مزاج مرطوب ہے کبھی لڑکوں میں جب یہ تپ پیدا ہوتی ہے تو اس کثرت سے بخارات بطرف سر کے اٹھتے ہیں کہ ان کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے یعنی بخوبی اٹھتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اگر ہاتھ سر کے اوپر رکھا جائے بقراط نے فضول میں بیان کیا ہے جس شخص کو حمی محرقہ میں رعشہ عارض ہو جائے تو اس کی بے ہوشی اور اختلاط جو اس تپ کی وجہ سے ہوتی ہے بوجہ رعشہ کے زائل ہو جاتی ہیں۔ شاید مراد بقراط کی یہ ہے کہ چونکہ دماغ

مگر تپ محرقہ تلطیف تدبیر کی زیادہ لائق ہے اور جو چیز کھلائی پلائی جائے برف وغیرہ میں خوب سرد کر کے دینی چاہئے اور اگر سقوط قوت کا خوف ہو تو پھر تدبیر غلیظ بھی درکار ہوتی ہے پھر اچھی طرح غذا دینی چاہئے اگر بظاہر مریض شکایت بھوک کی نہ کرے خواہ غذا کی طرف طبیعت مائل نہ ہو خصوصاً جس شخص کے بدن سے اجزا کثیر کھلتے جاتے ہوں اس لئے کہ اکثر اس تپ میں بولیموس یعنی سقوط اشتہائے طعام بھی عارض ہو جاتا ہے اور ابتدا میں اس تپ کے تلیین قوی کی طرف حاجت ہوتی ہے اور معالجات حمیات حادہ جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں ان کے جمیع اقسام مذکورہ کی ضرورت ہوتی ہے کبھی یہ تدبیر اچھی ہوتی ہے کہ جس وقت کسی قدر تپ کے اعراض میں کمی محسوس ہو سو جانے کی تدبیر کرنی چاہئے اس طرح پر کہ تھوڑا آب زلال تمرہندی اس میں قدرے کافور داخل کر کے پلا دیں اور پھر وہ سو رہے ہیں پسند کرتا ہوں تبرید قوی کے واسطے سکنجبین یا شیرہ تخم خرفہ خواہ شیرہ تخم کاسنی اور آب تربز ان کے واسطے بہت سودمند ہے اور سرد پانی پلانے کے جو شروط اوپر بیان ہو چکے ہیں ان کا لحاظ کر کے پلانا چاہیئے پھر اگر مانع نہ ہو یہاں تک پلانا جائز ہے کہ رنگ بدن سبز ہو جائے بشرطیکہ مریض قوی الجثہ ہو کبھی بوجہ اختلاط ذہن کے باوجود نہایت تشنگی کے پانی طلب نہیں کرتے اس واسطے واجب ہے کہ گھونٹ گھونٹ ہر وقت کثرت سے پلایا جائے جب ان کی زبان سوکھی ہوئی نظر آوے جو اعرض اس تپ کے شدید ہیں ان کا معالجہ جیسا جہاں مذکور ہوا ہے کرنا چاہئے۔

افراط رعاف سے ایسے بیماروں کو بچانا ضرور ہے کہ محرقہ میں رعاف سے بڑی دشواری عارض ہوتی ہے۔ پیہم سانس چلتی بھی اس مرض میں بہتر ہے فوراً نخلخہ وغیرہ سے اس کی تدبیر کرنی چاہئے اور اطراف سینہ میں ان کے کسی طرح تشنج پیدا نہ ہونے پائے۔ ان کے سر سرکہ اور روغن گل اور صندل گلاب اور کافور وغیرہ لگا کر ملا جائے اور اس کی خشکی کی حفاظت بخوبی کی جائے۔ اگر بیداری زیادہ عارض ہو تو منومات خفیفہ مثل شیرہ

تخم کوکنار وتخم کدو سے علاج کرنا چاہیئے اور شربت خشخاش سیاہ بھی ایسے وقت دینا کچھ مضر نہیں ہے اور اخیر تپ میں جو قرص منوم میں وہ بھی مستعمل ہو سکتے ہیں جیسے قرص کافور اور قرص کے ہمراہ سکنجبین شیرہ تخم ککڑی اور تخم کاسنی اور تخم خرفہ بھی شریک کرنا چاہیے ہر ایک تخم کی مقدار دو درم اور سکنجبین پندرہ درم سے پچیس درم تک۔ اگر ایسی وقت اسہال ہو قرص طباشیر ممسک دینا چاہیئے قرص بہت عمدہ یہ ہے طباشیر گل سرخ ہر ایک اڈھائی درم زعفران دو دانگ تخم خرفہ سیاہ تخم کاسنی ہر ایک متن درم تخم کدو اور تخم خیار دو درم صندل ڈیڑھ درم رب السوس نشاستہ ایک درم کافور ڈیڑھ دانگ ان دواؤں کو پیس کر پانی میں قرص بنائیں۔ دوسرا نسخہ قرص کا گل سرخ چار درم تخم خیار تخم خربزہ و تربتر اور ککڑی اور خوف ہر ایک دو درم زعفران دو دانگ کافور ایک دانگ اور نصف صمغ عربی نشاستہ کتیرا رب السوس ہر ایک ایک درم بذریعہ پانی اور گوند کے قرص بنا دیں مقدار شربت دو درم جب تپ محرقہ میں انحطاط صریح پیدا ہو اور بخوبی خفت ہو جائے۔ پھر حمام مائل برودت کرنا کچھ مضر نہیں۔ حمی محرقہ کی دوسری قسم جو مادہ بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے اس میں جس قدر حمام بعد انحطاط کے مجھے پسند ہے اتنا دوسری قسم میں نہیں بلکہ اسی قسم میں حمام کی اجازت بھی ہے۔ حمی دموی کا بیان جالینوس کا یہ خیال ہے کہ عفونت خون سے کوئی تپ پیدا نہیں ہوتی ہے اس لئے کہ خون میں اگر عفونت پیدا ہو تو وہ صفرا بن جاتا ہے اور خون نہیں رہتا نہ اس کا نام اس وقت خون ہے اور نہ اس سے فائدہ خون کا برآمد ہو سکتا ہو پس جس تپ کو اور لوگ دموی کہتے ہیں واقع میں وہ تپ صفراوی ہے دموی نہیں ہے یا وہ تپ تپ محرقہ میں داخل ہو گی خواہ حمی غب کی کسی قسم میں یہ قول جالینوس کا مخالف مذہب بقراط کے ہے اور غیر واجبی بھی ہے یعنید رست نہیں ہے زیادہ تر وقوع خطا کا اس مذہب میں یہ قول بخشا ہے وہ کہتے ہیں کہ خون جس وقت متعفن ہو صفرا ہو جائے جیسے کہتے ہیں کہ لکڑی جس وقت مشتعل ہو جب اس کا اشتعال تمام ہو جائے راکھ ہو جاتی ہے دوسری معنی یہ ہیں کہ خون جس وقت متعفن ہو

اسی حال میں صفرا ہو جاتا ہے جیسے کہیں کہ لکڑی میں جلتے وقت راکھ ہو جاتی ہے اب دیکھنا چاہئے ان دونوں معنوں میں خون سے درست ہیں پہلے معنی تین وجوہ سے فاسد الماخذ ہیں اول تو وہ ہے کہ خون جس وقت متعفن ہوتا ہے جزرقیق مائی اس کا مستحیل صفرائے ردی کی طرف ہوتا ہے اور جزا اکثیف کا اسحالہ سودائے کثیف کی طرف ہوتا ہے پس مجموع اجزا خون کے مستحیل صفرا نہیں ہو جاتے اور ظاہر قول جالینوس سے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ جمیع اجزا خون کے متعفن ہو کر صفرا ہو جاتے ہیں مترجم کہتا ہے غرض شیخ کی یہ ہے کہ چونکہ عفونت سے خون کی دو خلط صفرا اور سودا بنتے ہیں تپ فقط صفراوی کیونکر ہوگی بلکہ مرکب صفرا اور سودا سے ہونی چاہئے۔

متن دوسرا افساد یہ ہے کہ خون کا صفرا ہو جانا بعد عفونت کے ہوتا ہے اور ہم کہ بحث کرتے ہیں کہ عین وقت عفونت میں خون سے تپ پیدا ہوتی ہے جس طرح بروقت عفونت ہر خلط کی تپ غصہ ہر قسم کی پیدا ہوتی ہے اس لئے کہ اوپر تعریف میں تپ کے بیان ہو چکا ہے کہ عفونت ہر خط کی اس طرح ہوتی ہے کہ حرارت غریبہ کسی خلط میں اثر کر کے یہی حالت نا ملائم پر کر دے مگر وہ خلط اپنے نوع اور قسم پر باقی رہے یعنی صفرا خواہ بلغم اگر متعفن ہو تو نوع صفرا خواہ بلغم بدل نہ جائے اور پھر حالت نا مناسب بوجہ حرارت غریبہ کے پیدا ہو۔ پس اگر اس قدر تغیر ہو جائے کہ خون کا صفرا بن جائے اس عفونت نہ کہیں گے بلکہ وہ تو استحالہ ایک خلط کا دوسرا خلط کی طرف ہو گیا اس لئے موضوع بحث سے کارج ہوا۔ تیسرا افساد قول جالینوس میں یہ ہے کہ فرض کیا ہم نے کہ خون کی عفونت سے صفرا پیدا ہوتا ہے مگر یہ کیا ضرور ہے کہ صفرا متعفن پیدا ہو اور تپ صفراوی صفرائے متعفن سے پیدا ہوتی ہے اس لئے کہ اکثر چیزیں اس طرح متعفن ہوتی ہیں کہ ان کے اجزائے رقیق اور کثیف بعد عفونت متمیز تو ہوتے ہیں مگر نہ جزء رقیق سے جو ئی چیز پیدا ہوتی ہے متعفن ہوتی ہے اور نہ جزء کثیف سے یعنی متعفن سے کسی اور چیز کا پیدا ہونا وجوباً اس کا مستدعی نہیں ہے کہ نئی چیز جو پیدا ہو وہ بھی ضرور

ہوتی ہے نہ حمی یومی ہے اور نہ حمی دق ہے اور نہ حمی عفونت ہے لیکن اکثر بطرف حمی عفنہ خواہ حمی دقیہء کے منتقل ہو جاتی ہے جالینوس نے اکثر اس تپ کو مثل حمیات یومیہ کے تحریر کیا ہے اور اس کی یہ بھی رائے ہے کہ حمی دموی اور حیات کے ہمراہ مرکب نہیں ہوتی کس واسطے کہ عفونت اگر خون میں پیدا ہوئے تو جمیع اخلاط متعفن ہو جائیں گے پھر ترکیب کیونکر ہو گی اور یہ قول جالینوس کا اس کے اکثر اقوال سے متناقض ہے کہ ہم طول کلام اس کے ذکر سے نہیں چاہتے اس لئیکہ طبیب کو مناقشہ کچھ مفید نہیں ہے طبیب کو اس جگہ تو وہی کلام مفید ہے۔ جو اس تپ کے معالجہ میں بکار آمد ہو سبب اس تپ کا امتلاء اور سدہ ہے اور اکثر بسبب ریاضت خصوصاً ریاضت بے عادت سے پیدا ہوتا ہے اور ریاضت کر کے کسی قسم کا استفراغ نہ کرنا امتلا اور سدہ کا معین ہے اور تارک استفراغ جب ریاضت سخت کرتا ہے زیادہ سخونت اخلاط پیدا ہوتی ہے۔ کبھی موجب عفونت یہ امر بھی ہوتا ہے کہ بکثرت فواکہ شاداب اور تر کھائے جائیں کہ مستحیل بطرف عفونت ہو جائیں خواہ خلط خام یعنی بلغم زیادہ پیدا ہو کہ خون کو آمادہ عفونت پر کر دے جس طرح ککڑی اور کھیرا امرود وغیرہ کے کھانے سے پیدائش مائیت کی خون میں خواہ پیدائش خلط بلغم کی ہوتی ہے یہ تپ لازم ہوتی ہے کہ اسمیں زیادہ قوت اور خفت کا نہیں ہوتا اس لئے مادہ جمیع عروق کو شامل اور رتا وقت بحران جید خواہ تا زمانہ مرگ اس کا لزوم باقی رہتا ہے اقسما اس تپ کے تین ہیں اسلم اقسام متناقصہ ہے جو شروع میں بہت شدید ہوتی ہے اور رفتہ رفتہ گھٹتی جاتی ہے اور وجہ سلامت زیادہ ہونے کی اس قسم میں واضح ہے کہ تحلل اور فنا خلط موذی اور متعفن کا اس میں زیادہ ہے اور تعفن روز بروز کم ہو جاتا ہے اس قسم کے بعد پھر اسلم وہ قسم ہے جو تا زوال مال واحد پر باقی رہے اور بیشتر سات دن تک نگھیان اعراض میں رہتی ہے اور سب سے بدتر وہ قسم ہے جو ہر روز اعراض میں زیادہ ہوتی جائے اور اس کو متزائدہ کہتے ہیں اس لئے کہ برعکس قسم اول کے تحلل اس میں ہے اور تعفن روز بروز بڑھتا ہے۔ بحران اس تپ کا بروز ہفتم اکثر

ہوتا ہے اور زوال اس تپ کا کسی استفراغ محسوس سے مثل رعاف وغیرہ کی خواہ استفراغ غیر محسوس مثل تحلات مخفی کے ہوتا ہے کبھی اس تپ کا انتقال محرقہ صفراویہ کی طرف ہوتا ہے اور کبھی سرسام بھی اس سے پیدا ہو جاتا ہے کبھی بعد زیادہ تبرید کے لثیر غسن بلغمی کی طرف منتقل ہو جاتی ہے اور کبھی حصبہ اور جدری کی طرف انتقال کرتی ہے جس وت اس تپ میں سبات پیدا ہو اور پیٹ اس قدر پھولے کہ بجائے سے آواز طبل کی پیدا اور باوجود اسہال کے پیٹ ذرا بھی نہ پچے اور نفع کم ہو اور اس کے ساتھ تحلل عارض ہو اور اسہال کسی قسم کا فائدہ نہ بخشے بعد اس کے چوڑے دانہ برنگ سبز برآمد ہوں تو یہ امور علامات موت کے ہیں علامات حمی دموی تپ کا ہمیشہ لازم رہنا اور آنکھوں کا سرخ ہو جانا اور چہرے کا بھی سرخ ہو جانا اور وہ یعنی ساکن رگوں کا پھول جانا اور کنپٹی کا پھولنا اور ہر طرح کی امتلا ہونی اور لرزہ کا نہ آنا اور پسنہ کا برآمد نہ ہونا سوائے بروز بحران کیا ور اکثر اس کے ہمراہ ناک میں کھجلی ہوتی ہے اور عاجز یعنی صدقہ چشم میں ہکام پیدا ہوتا ہے اور سانس رک جاتی ہے اور اکثر ان کو سبات اور بدشواری کلام کرنا عارض ہوتا ہے یہ علامت زبون ہے اس طرح اکثر اورام خلق اور لوزتین عارض ہوتے ہیں اور لہاۃ یعنی کوئے میں ورم ہوتا ہے اور انسو رواں ہوتے ہیں اس تپ کی حرارت کثیر ہوتی ہے مگر رطوبت بھی حرارت کے ساتھ پیدا ہوتی ہیاور حرارت بخارات حمامیہ کی سی ہوتی ہے کہ بہت تیز مثل حرارت محرقہ کے نہیں ہوتی۔

نبض اس تپ میں عظیم ہوتی ہیاور نرم اور متواتر اور ممتلی اور قوی اور سریع اور بااینہمہ مختلف بھی ہوتی ہے مگر زیادہ اختلاف نہیں ہوتا اور بہ نسبت محرقہ اور رغب کے اختلاف اور سرعت مین کم ہوتی ہی اور اس تپ کی حرارت حرارت محرقہ اور رغب کے حد تک نہیں پہنچتی ہے یہ علامات اس ت دموی کے ہیں جو غلیان خون سے پیدا ہوتی حیاور اگر خون میں عفونت آ جانے سے پیدا ہوئی ہو اس کی حرارت اور اعراض شدید تر اور اس کا معالجہ نہایت مشکل ہے اور وہ نہایت مشابہ محرقہ سے ہے خون کی رقت اور غلاظت کی

شناخت انہیں چیزوں سے ہوتی ہے جو چیزیں اس تپ میں برآمد ہوں ہمراہ بول اور براز اور عرق اور نفث وغیرہ کے۔ سونوخس جو بسبب غلیان خون کے پیدا ہوا ابتدا میں نہایت مشابہ حمی یومی کے ہوتی ہے مگر حرارت میں اس کی لذع کمتر ہے ار اذیت کم ہوتی ہے اور التہاب اور سبواوں سے پیدا ہوتے ہیں اور زیادہ اثر اس تپ کا نزدیک دل کے ہوتا ہے۔ حمی دموی جو عفونت سے خون کے پیدا ہوتی ہے اس کی حرارت تمام بدن میں برابر ہوتی ہے خواہ قریب برابر کے ہوتی ہی یعنی اگر کسی جگہ کمی اور بیشی ہوتی ہے وہ اختلاف بدقت محسوس ہوتا ہے علامات انتقال اس تپ کی بطرف خناق وغیرہ وہی ہیں جو ان امراض کے علامات یعنی خناق وغیرہ کے ہوتے ہیں اور ان کا بیان بخوبی ہو چکا ہے یا وہ علامت جو ورم حلق اور لوزتین کے ہیں اور علامات جاری کے آئندہ بیان ہوں گے اور علامات سرسام اور دردسر اور اختلاط ذہن وغیرہ کے امراض خاصہ میں اور نیز اوپر کے مباحث میں بیان ہو چکی اس تپ کی طولائی ہونے کی شناخت جیسا اوپر معلوم ہو چکا یہ ہے کہ علامت نضج کی تدبیر پیدا ہو اور چہرہ دبلا ہو جائے اور مدت میں زیادتی اور کمی وقوف کے اختلاف پیدا ہو اور وقوف خواہ سکون کا زمانہ ایسا ہو جو مفترہ کی مشابہ معلوم ہونے لگے یہ بات دلیل ہے اس پر کہ بدن میں خلط بھری ہوئی ہے ورنہ حرارت عزیزی اثر کرنے اوقات میں انتظام پیدا کرتی ہے اس تپ کے بحران کے علامات پر علامت نضج دلالت کرتے ہیں اگر تیسرے چوتھے روز تک نضج نہ ہوا پھر بحران بروز ہفتم نہ ہوگا اور اکثر اس تپ کا بحران بروز چہارم ہو جاتا ہے علاج حمی دموی کا اس تپ کے معالجہ میں غرض اصلی یہ ہوتی ہے کہ اس قدر خون نکالا جائے کہ غشی پیدا ہو اور قوام میں خون کی تغلیظ پیدا ہو جائے اگر رقیق مائی ہو خورہ صفراوی ہو اور تبرید خون کی کرنی چاہئے اور اس کا تنقیہ کر کے رقیق کیا جائے اگر غلیظ ہو اور سوداویت غالب ہوئی ہو بوجہ کثرت استعمال ایسی چیزوں کی جن سے خون سوداوی پیدا ہوتا ہے خواہ ایسی چیزوں کا استعمال ہوا ہو جس سے خلط خام رقیق پیدا ہوتی ہیاور دوسری غرض

یہ ہوتی ہے کہ مادہ تپ کا نضج دے کر اس کی تحلیل کی جائے۔ استفراغ اس مادہ کا ہاتھ کی فصد سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے جس فصل میں تپ کیوں نہ عارض ہو اور فصد کے استفراغ میں کچھ انتظار نضج کا نہیں ار نہ فصد میں انتظار بحران کا کیا جاتا ہے البتہ اگر تخمہ ہو اس وقت اس کو خوف سے تامل کر کے پہلے اصلاح تخمہ اور اخراج مادہ تخمہ کر کے پھر فصد کرنی چاہئے۔

پھر اگر تپ ہر وقت رہے تو فصد کرنی چاہیے اور پیہم فصد کی جائے یہاں تک کہ مریض قریب غشی ہو جائے خواہ غش میں پڑ جائے بشرطیکہ بدن میں طاقت ہو اس واسطے کہ بذریعہ غشی کے مزاج قوی میں برودت پیدا ہوئی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد کھولنا اور سرد پانی پلانا اس تپ کے زوال میں کبھی کافی ہو جاتی ہیں اور دوسرے معالج اور تدبیر کی ضرورت نہیں ہوتی مگر فصد چند مرتبہ کھولنی مناسب ہے اگر کوئی ایسا سبب نہ ہو جو زیادہ خون کے استفراغ کو ایک ہی مرتبہ واجب کر دے اس لئے کہ اکثر تھوڑے سے خون نکالنے میں تپ کا زوال ہو جاتا ہے اور قریب بحد غشی مریض نہیں پہنچنے پاتا۔ کبھی جب پوری فصد ہو چکتی ہے اس کے بعد فوراً اسہال صفراوی ہوتا ہے اور عرق بھی بہ کثرت برآمد ہوتا ہے اس عرق کو پوچھنا چاہئے تا کہ پیہم نکلے اور رک نہ جائے اور کبھی جب تنقیہ کامل کا بذریعہ فصد کے یقین ہوتا ہے خروج عرق کو منع بھی کرتے ہیں اور جو ضعف اور غشی عارض ہوتی ہے اس کا تدارک غذائے لطیف سے کیا جاتا ہے اور سکون و آرام مریض کو دیا جاتا ہے طبیعت کو ملین رکھنا ہر وقت ضرور ہے ان اجزا سے جو معروف ہیں مثل اب انارین خواہ میٹھی اور میخوش انار کا پانی اور زیادہ تلیین کی حد شیر خشت اور تمر ہندی تک ہے۔ اور خفیف شیاف جو ابھی مذکور ہو چکے ہیں اور کبھی بروقت نضج کے استفراغ کی حاجت ہو تو ہلیلہ زرد اور ساہترہ اور املتاس وغیرہ سے کیا جاتا ہے اگر مریض کی حالت ایسی ہو کہ ہاتھ کی فصد نہ ہو سکے مثلاً لڑکا ہو تو رگ پیشانی کی فصد کھولنی چاہیے خواہ دونوں شانوں کے کچھن پچھنے لگانے چاہیں۔ اگر یہ بھی ممکن

نہ ہو سکے کسی عارض مانع کی وجہ سے مثلاً ضعف کی شدت ہو پھر بذریعہ اسہال کے دفع مادہ کرنا چاہئے جس طرح کہ محرقہ میں بیان ہو چکا۔ تبرید اس تپ میں ایسے اجزا سے کرنچ اہئے جو تفتیح کریں اور صفرا قطع ہو جائے اور خون کے جوش میں تسکین ہو جیسے شربت عناب خواہ شربت انار وغیرہ۔ اگر فصد سے غشی پیدا ہو روٹی آب انگور کے ساتھ کھلانی چاہئے۔

اگر نکسیر خود بخود جاری ہو اس کا بند کرنا مناسب نہیں ہے مگر جب قرین غشی پہنچے خون کی تغلیظ رب عناب سے خوب ہو سکتی ہے اور رب عناب اس طرح بناتے ہیں کہ سو دانہ عناب کے پانچ رطل پانی میں پکائے جائیں اس قدر کہ ایک ثلث پانی یعنی ۳/۲/۱، رطل باقی رہ جائے اور شکر سے قوام کیا جائے اور شکر جس قدر کم ہو اتنی ہی اچھی بات ہے اور مسور بھی تغلیظ میں خون کی بہت مفید ہے خصوصاً سرکہ تند میں اگر مسور کو پکائیں جو خوب کھٹا ہو۔ اور اگر مادہ غلیظ ہو تو ہرگز رب عناب خواہ مسور کا استعمال نہ کرنا چاہئے تبرید خون کی اس طرح پر کریں کہ مسور کو پانی میں بھگو کر اس کا نقوع بنائیں اور برف سے ٹھنڈا کر کے پلائیں خواہ آب برگ کاہو سرد کر کے پلائیں اور فقط سرد پانی بھی کافی ہے بشرطیکہ کوئی مانع موانع مذکورہ بالا سے نہ ہو۔ اکثر اس کثرت سے پانی پلایا جاتا ہے کہ جوڑ ملنے لگتے ہیں اور رنگ بدن کا سبز ہو جاتا ہے اور اسی تدبیر سے شفا حاصل ہوتی حیا اور کبھی تپ کا انتقال بلغمی تپ کی طرف ہو جاتا ہے اس وقت قرص درد وغیرہ جو ادویہ حمی بلغمی کے ہیں ان سے علاج کیا جاتا ہے ایسا علاج بعض متقد میں اطبا کیا کرتے تھے یعنی پانی بہ کثرت پلا دیتے تھے اور بعض متاخرین نے براہ کذاب اپنی ایجاد سے اس معالجہ کو لکھا ہے آب جو کا پلانا یہ بھی علاج اس تپ میں نا ع ہے بشرطیکہ طبیعت نرم ہو اور بہترین اوقات استعمال آب جو کا وقت شدت غلیان اور کرب کا ہے اور جس وقت اشتعال حرارت زیادہ ہو اور خفقان اک دورہ متواتر ہو رہا ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فقط تبرید پر اقتصار کر کے فصد اور اسہال کا ترک کرنا سدے زیادہ پیدا کرتا ہے

اور اختقان حرارت کا زیادہ کرتا ہے اس سبب سے عفونت اور حرارت دوبارہ بےحد بڑھ جاتی ہے تنقیہ اس مادہ کا مسہلات صفرا سے کرنا چاہئے جس طرح قوت اور ضعف مریض مقتضی قوت اور ضعیف اجزاء مسہلہ کے ہوں اور منضجات ایسے دینے چاہیں کہ جو نضج بلغم کے واسطے مقرر ہیں اس لئے کہ اکثر بلغم سبب عفونت خون کا ہوتا ہے اور اخر میں اس تپ کے قرص طباشیر دینا چاہئے اور یہ قرص بھی بہت عمدہ ہے۔ طباشیر تین جزو تخم خرفہ پانچ جزو تخم خیار چار جزو تخم کدو چھ جزو صمغ عربی کتیر انشاستہ ہر واحد تین جزو رب السوس سات جزو کوٹ پیس کر قرص طیار کریں دوسرا نسخہ خصوصاً اگر ضعف جگر ہو تو بہت مفید ہے گلسرخ تین درم عصارہ ریشک دو درم تخم خریزہ تخم خرفہ طباشیر ہر واحد ایک درم صمغ عربی نشاستہ کتیر انصف درم ریوند چینی زعفران کافور ہر ایک ربع درم ان کے قرص بنائیں۔ غذا اس تپ میں مزورات غسابی اور عدسی جو ترش کئے ہوئے ہوں اور ضرورت رمانی اور سماقی مناسب ہیں اور اگر ان غذاؤں سے کسی غذا کے استعمال میں خوف قبض کا ہو تو شدت ترشی کی کم کر دینی چاہئے شیر خشت ملا کر اور آلوئے بخارا ڈال کر اور غذا جو کدو سے اور رحماض سے تیار کی جائے۔ اور فواکہ اس تپ میں امرود اور انار اور سیب مناسب ہیں۔ اور ترکاری کدو ککڑی اور کاسنی کھیرا اور لوبیا حماض یعنی جوکا اور کشنیز اور امثال اس کی جو بقولات مبرد اور مسکن غلھیان خون ہوں اگر دردسر خواہ بیداری یا خفقان خواہ سبات بار عاف بےحد جو قوت کو فنا کر دے خواہ اور اعراض ردی عارض ہوں اور سخت ہوں ہر ایک کا علاج اسی طور پر کرنا چاہیے جو سابق میں جداگانہ بیان کیا گیا حمی بلغمیہ کا بیان اوپر بیان ہو چکا کہ بلغمی تپ نائبہ بھی ہوتی ہے اور لازمہ بھی ہوتی ہے اور نوبت لزوم کا سبب بھی اوپر بیان ہو چکا کہ داخل عرق کی عفونت سے لزوم ہوتا ہے اور خارج عروق کی عفونت سے نوبت اور دورہ پیدا ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جس طرح اور حمیات کے واسطے اوقات کلیہ خواہ جزئیہ میں بلغمی تپ کے واسطے بھی اوقات اربعہ مقرر ہیں۔ کم سے کم وقت ابتدا حمی کا اکثر بیماروں کے

اٹھارہ دن ہوتے ہیں اور زوال اس تپ کا درمیان چالیس اور ساٹھ دن کے ہوتا ہے۔ اسلم حمیات بلغمیہ وہی ہے کہا سکے زمانہ فترت اور سکون میں بدن حرارت سے پاک ہو جایا کرے خصوصاً اگر عرق بر آمد ہو کر سکون پیدا ہو کہ اس رقیق مادہ ار قلت مادہ کی اور بدن کا تحلحل ہونا اور بذریعہ مسامات کے تحلل مادہ کا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اطوال اوقات اس تپ کے زمانہ تزید کا ہے علاوہ یہ ہے کہ زمانہ اس کے انحطاط کا بھی اطوال ہوتا ہے بہ نسبت زمانہ انحطاط غب کے اور زیادہ طول اس کا زمنہ انحاط میں محسوس ہوتا ہے۔ بلغم میں جو عفونت آتی ہے کبھی زجاجی ہوتا ہے اور کبھی ترش ہوتا ہے اور کبھی شیریں ہوتا ہے اور کبھی نمکین ہوتا ہے اور کبھی نمکین ہوتا ہے اور یہ بات اوپر بیان ہو چکی کہ حمی محرقہ کس طرح بلغم شور سے پیدا ہوتا ہے اور اکثریت بلغمی انہیں کو عارض ہوتا ہے جن کا مزاج مرطوب ہے خواہ جو لوگ تارک ریاضت کے ہوتے ہیں خواہ مشائخ کو اور لڑکوں کو اور ارباب تخمہ کو اور جو لوگ ریاضت خواہ استحمام حالت امتلا میں کریں اور جن لوگوں کو اکثر کھٹی ڈکار آتی ہو خواہ وہ لوگ جن کے معدہ میں بوجہ امتلا کے نزلہ اترے اور متعفن ہو جائے ان کے نم معدہ میں اکثر الم محسوس ہوا کرے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے اگر تپ کی ساتھ برد بھی ہو تو نبض میں ضیق اور صغر اپیدا ہوتا ہے علامات بلغمیہ دائرہ کے اس تپ کو زبان یونانی میں امقریبوس کہتے ہیں جس تپ کا سبب بلغم زجاجی ہو خواہ بلغم ترش اس میں برد بہت زیادہ ہوتا ہے اور لرزہ زجاجی بلغم کی تپ میں زیادہ ہوتا ہے مگر برد اس تپ میں دفعتہً نہیں شروع ہوتا ہے بلکہ تھوڑا تھوڑا اطراف میں پیدا ہو کر اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ جیسے بدن برف ہو گیا اگر اس کو گرم کرنا چاہیں بہت دشواری سے گرم ہوتا ہے بلکہ تھوڑا تھوڑا اطراف میں پیدا ہو کر اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ جیسے بدن برف ہو گیا اگر اس کو گرم کرنا چاہیں بہت دشواری سے گرم ہوتا ہے اور اگر گرم بھی ہوتا ہے تو دفعتہً گرم نہیں ہوتا ہے اور نہ بتدارتج گرمی پیدا ہوتی ہے بلکہ گرمی پیدا ہو کر پھر سرد ہو جاتا ہے اور پھر گرم ہوتا ہے اور کبھی برد اس تپ کا قشعریرہ سے ملا ہوا ہوتا ہے اس

وقت بردنواس حصہ سے خلا کے پیدا ہوتا ہے جس میں تعفن نہیں ہوا اور قشعریرہ خلط متعفن سے پیدا ہوتا ہے زیادہ تر برودت خواہ لرزہ منتہی کے دورے میں ہوتے ہیں اور یہ تپ اس مادہ سے نہیں ہے جو بجہت عدت کے نخس پیدا کرے تا کہ بطریق باہر نکالنے مادہ کے لرزہ پیدا کرے جس طرح مادہ صفراوی سے یہ چھبن پیدا ہوتی ہے اس لئے کہ عفونت اس مادہ کی عفونت شے نرم کی ہے اور یہ تپ بدن میں گرانی پیدا کر کے شروع ہوتی ہیاور سات بھی ابتدا میں عارض ہوتا ہے اور بیشتر اوائل میں جو نوبتیں ہوتی ہیں ان میں برد نہیں ہوتا اور نہ لرزہ ہوتا ہے بلکہ ایک مدت کے بعد لرزہ پیدا ہوتا ہے اور بھی مدت تک ایسا بھی ہوتا ہے کہ فقط بردھوتا ہے لرزہ نہیں ہوتا۔ اب اور اکثر اس تپ کا شروع غشی سے ہوتا ہے اور کبھی غسی نہیں بھی ہوتی ہے مگر اس بیماری میں غشی بیشتر ہوتی ہے اس لئے کہ فم معدہ ضعیف ہوا ہے اور اشتہا ساقط اور نیم جید بھی نہیں ہوتا جس کے ذریعہ سے خون پیدا ہوا اور جزوء بدن ہو کر قوت پیدا کرے جو تپ بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے اس سے پیشتر پھریری ہوتی ہیں جن میں پھریری ہوتی ہے اور برد اس میں شدید نہیں ہوتا۔ اور جو تپ بلغم شیریں سے پیدا ہوتی ہے کمتر اس میں بہت سی نوبتیں اوائل کی ایسی ہوتی ہیں جن میں پھریری ہو خواہ بردھو یا لرزہ ہو۔ اکثر دورہ بلغم تپ کے غشی عارض ہو کر ابتدا کرتے ہیں اور کبھی اوائل کے دورے میں حرارت شدید پائی جاتی ہیاور اخر میں کم ہوتی ہے سبب اس کا شاید یہ ہے کہ عفونت پہلی بلغم شیریں اور نور رقیق میں پیدا ہوتی ہے اس وقت حرارت شدید ہوتی ہے بعد ازاں بلغم غلیظ اور بارد میں تعفن پیدا ہوآتا ہے۔ مریض کے تلمس کی گرمی کی یہ حال ہوتا ہے کہ ہاتھ رکھتے وقت تو گرمی کم اور ضعیف مثل حرارت بخارات کے معلوم ہوتی ہے پھر جب دیر تک ہاتھ رکھا ہے ایک حدت اور حرقت محسوس ہوتی حی مگر جمیع بدن جس قدر ہاتھ کے نیچے ہوتا ہے سب جگہ برابر اور یکسان گرمی نہیں ہوتی جیسے دق میں بلہ حرقت کسی مقام پر زیادہ اور کہیں کم اور نرم معلوم ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے حرارت پیچھے کسی

ایسی چیز کے جو چھلنے وغیرہ میں چھنتی ہے صف ہو کر آتی ہے اس لئے کہ بلغم لزج ہے اس کا انفعال اور پتلا ہو حرارت سے مختلف ہوت اہے جس طرح تمام لزوجت دار چیزوں کا بھی دستور ہے کہ حرارت ان میں اس طرح اثر کرتی ہیں کہیں کوئی جزو گرم ہوتا ہے اور کہیں سرد باقی رہتا ہے خواہ کسی مقام پر لزوجت دار چیز پھٹ جاتی ہے اور کسی قمام پر نہیں پھٹتی ہے۔ کچھ ہو مگر حرارت اس تپ کی اکثر تو اس مقدار سے کم ہوتی ہے کہ التہاب پیدا ہو اور کرب اور بے چینی ایسی ہو کہ شوق سرد ہوا کا پیدا ہو خواہ ٹھنڈے پانی کو جی چاہے یا کپڑے پھاڑے اور بستر پر پہلو بدلا کرے ایک کروٹ پر بوجہ کرب کے آرام نہ کر سکے اور بڑی بڑی سانس لے اور پنکھے ہلانے کی زیادہ ضرورت ہو۔ اکثر اس تپ کی حرارت تزید کے زمانے میں کبھی ایسی ہوتی ہے کہ گھنٹہ دو گھنٹہ ٹھہر جاتی ہی اور ایسا گمان ہوتا ہے کہ اب یہ تپ زائل ہو گئی اور یہ تپ یکا یک پر موجود ہو کر تزید اور زیادتی کرتی ہے اس لئے کہ ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ بعد توقف پھر جب شروع کرتی ہی تزیدشروع کرتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے اگر اس کا زلفہ انتہائی ہوتا تو بعد وقفہ کے زیادہ نہ ہوتی۔ اس طرح اس تپ کے زمانہ انحاط میں بھی وقفے ہوتے ہیں۔ کل بلغمی حمیات میں بذات اور تری زیادہ ہوتی ہے اس لئے کہ مادہ بلغمی ہیں رطوبت زیادہ ہے اور بخارات اس مادہ کے پسینے کی طرف بہت کم دفع ہوتے ہیں اس لئے کہ بلغم میں لزوجت زیاہ ہی اور اگر کبھی پسینا برآمدبھی ہوتا ہے تو کبھی کبھی قدرے قدرے معلوم ہوتا ہے اور تمام بدن میں شائع نہیں ہوتا ہے کبھی عرق کی بلکہ عرق کا بالکل مفقود ہونا خاص دلائل سے اس تپ کے ہے پیاس بلغمی تپ میں کم ہوتی ہے ہاں اگر بلغم شور ہو خواہ عفونت شدہ حارض ہو کر گرمی زیادہ پیدا کرے اس وقت کس قدر پیاس جو ہوتی ہے وہ بھی اور تپ کی بہ نسبت بہت کم ہوتی ہے پیشانی کا پھول جانا اس تپد کے بیماروں کو زیادہ ہوتا ہے اور پہلو کی جلد میں یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ رقیق ہو جاتی ہے اور تمدد پیدا ہوتا ہے رنگ بے جا کا حمی بلغمی میں مائل لیزی اور زردی ہوتا ہے اور دونوں

رنگ سپیدی سے بلغم کے ملک کر پھیکے پیدا ہوتے ہیں اس طرح کہ سبزی سپدی سے مل کر مثل رصاص کے رنگ پیدا ہوتا ہی اور منتہی تک لون کے یہی کیفیت رہتی ہے اور کمتر سرخی رنگ میں بوقت منتہی پیدا ہوتی ہے جیسے کہاور حمیات میں بوقت منتہی کے رنگ میں سرخی پیدا ہوتی ہے نبض بلغمی تپ میں ضعیف اور متخفف یعنی پست اور صغیر ہوتی ہے پہلے تو اس میں تفاوت پیدا ہوتا ہے بعد اس کے اخیر میں تواتر ہوجاتا ہے اور تواتر اور صغر نبض کا بہ نسبت تواتر ربع اور رغب کے شدید ہوتا ہے اور ربع غب کے صغر سے بھی اس میں صغر زیادہ ہوتا ہے اور تواتر میں شدت بوجہ زیادتی صغر کے ہوتی ہے مگر سرعت اس کی نبض میں مربوع کی سرعت سے زیادہ نہیں ہے کبھی ربع سے زیادہ بطی خواہ مثل اس کے سرعت اور بطور میں اول مرض میں ہوتی ہے مگر اختلاف میں شدید اور نظام میں ابتدا اور نبضات ضعار اور صعف اس اختلاف میں زیادہ ہوتے ہیں بہ نسبت نبضات قویہ اور کبار کے نبض کے دلائل اس ت کے واسطے اصح دلائل ہیں۔ بول اس تپ کے اول میں ابیض اور رقیق ہوتا ہے اس لئے کہ سدوں کی کثرت ہوتی ہے اور برودت زیادہ ہوتی ہیاور قاعدہ برودت کا ہے کہ جسم تر کا رنگ سفید پیدا کرتی ہے اور بعد ازں بول میں سرخی بوجہ عفونت کے پیدا ہوتی ہے اور قوام میں کدورت آتی ہے اس لئے کہ نضج ناقص ہوتا ہے اور کبھی تپ میں حال بول کا وقتاً فوقتاً متغیر ہوجاتا ہے پھر جس وقت بدن مادہ غلیظ سے پاک ہوجائے اور جس قدر مادہ متعفن ہوا ہو متحلل ہوجائے اور جاری میں سدہ مانع باقی رہ جائیں جو مادہ صابغہ بول کو اترنے نہ دیں سفید ہوجاتا ہے پھر بعد اس کیفیت کے جب مادہ کثیر متعفن ہوکر دفع ہو اور تفتیح سدہ کی ہوجائے سرخ ہوجاتا ہے یہاں تک کہ پھر سدے پیدا ہوں کہ وہ مانع ہوجائیں مادہ صابغہ کے نکلنے سے دوبارہ کہ پھر سفید ہوجائے گا اور اس طرح سفیدی اور سرخی رنگ کی بدلتی رہتی ہے۔ براز اس تپ میں نرم اور رقیق بلغمی برآمد ہوتا ہے از جملہ دلائل حمی بلغمی کے ہونے پر یہ ہے کہ اٹھرہ گھنٹے تک تپ رہے اور چھ گھنٹے کا وقفہ ہو اور حالت سکون میں نبض تپ

سے بالکل پاک نہ ہوجائے اس لئے کہ مادہ باوصف غلاظت اورلزوجت کے بہت بھی ہوتا ہے کہ تھوڑا زمانہ سکون بعد تحلیل کے بھی باقی رہ جاتا ہے۔ کبھی سن اور فصل اور عادت اور بلد اور غذا بھی اس تپ پر دلیل کامل ہوتی ہے اور اسباب سابقہ کا ایسا مجتمع ہو یا تخمہ وغیرہ سے بھی دلیل حمی بلغمی پر ہے اور سحنہ از قبیل رنگ چہرہ کا جیسا مذکور ہوا یعنی رصاصی اور تہبج اور طس کا زم ہونا اور نم معدہ کا ضعیف ہونا اور سقوط اشتہا یہ دلائل خاص اس تپ کے ہیں۔ کبھی طحال اس تپ میں بڑھ جاتی ہے اور تپ سے پہلے کھٹی ڈکاریں بہت سی آتی ہیں۔ علامات بلغمی لازم کے اور اس تپ کا نام ثقہ ہے سب علامتیں بلغمی تپ کی جو اوپر بیان ہوچکیں اس میں ہوتی ہیں ہاں یہ تپ اترتی نہیں ہے اور نہ مثانہ اترنے کے ہوتی ہے اور ابتدا میں اس کے لرزہ اور برد اور پھر ہری نہیں ہوتی اور دق سے نہایت مشابہ ہوتی ہے اور نہ چھ گھنٹے کی خفت ہوتی ہے خواہ اس سے کچھ کم و بیش برخلاف بلغمی دائرہ کے اس لئے کہ دائرہ اگرچہ بوقت فترت بالکل برطرف نہیں ہو جاتی مگر پھر بھی اسی میں جو بقیہ حرارت رہتی ہے بہت پوشیدہ ہوتی ہی ظاہر نہیں ہوتی ہے چند حمیات ایسے جو اکثر احوال میں از قسم بلغمی تپ کے معدود ہیں اور خلط صفراوی سے بھی کبھی ایسی حمیات ہوتے ہیں مگر خلط سوداوی سے ہرگز نہیں ہوتے ہیں اور حمیات از قسم بلغمی خواہ صفراوی باسمائے مخصوص اور احکام خاصہ مختص ہیں اس میں ایک حمی افیلوس اور دوسری لیفوریا اور یہ دونوں حمیات بلغم سے ایسی قسمیں ہیں کہ جن میں جگہ حرارت اور برودت کی مختلف ہوتی ہے کہ کسی میں حرارت داخل جسم میں ہوتی ہے اور کسی میں خارج از جسم از حرارت پائی جاتی ہے اور منشاء اس اختلاف کا اختلاف محل عفونت مادی کا ہے اور یہ بلغمی حمیات تین قسم پر ہیں اور منجملہ ان حمیات کے جس کا نام خاص ہے حمی غشیہ خطیہ ہے اور حمی نہاری اور حمی لیلی ہے حمی جس میں اندر جسم کے برودت ہو اور ظاہر جسم میں گرمی جس کا نام ہے اور بلغم زجاجی سے پیدا ہوتی ہے جو باطن اور قعر بدن میں پیدا ہوتا ہے اور جہاں وہ بلغم موجود ہے اس جگہ سردی ہوتی ہے پھر جب اس میں

عفونت آ جاتی ہے اس سے بخارات اٹھتے ہیں اور ان بخارات میں جزوء لطیف حار صفراوی کی جو شرکت ہوتی ہے اس لئے ظاہر میں گرمی پیدا ہوتی ہے اور جو شے غیر متعفن ختلط خلط سوداوی سے اندرون جسم میں ہوتی ہے وہ سرد رہتی ہے اور قبل از وقت عفونت کے بلغم زجاجی کے سردی اندرون جسم میں اسلئے ظاہر نہیں ہوتی ہ چونکہ وہ ایک مکان خاص میں مدت سے ٹھہرا ہوا تھا اور وہ عضو اس کی برودت سے حاوی ہو گیا تھا اور بوجہ عفونت کے جب اس مکیں حرکت پیدا ہوئی اور قریب کے اعضا جو اس کی برودت کے خوگر نہ تھے ان سے کسی قدر اتصال ہوا تب اس کی برودت محسوس ہوئی علامات اس تپ کی بھی وہی ہیں جو علامات حمی بلغمی کے مذکور ہوئے اور پھر یہ بھی پہچان ہے کہ بول اس تپ میں سرد اور خام ہوتا ہے اور بہ نسبت اور پنہائے بلغمی کے بول میں گرمی کم ہوتی ہے اور نبض لطمی اور متفاوت ہوتی ہے اور اکثر اس تپ میں ہر روز شدت پیدا ہوتی ہے مگر بوجہ غلیظ ہونے مادہ کے کبھی ربع کی طرف مستحیل ہوتی ہے اور کبھی غب کی طرف کیونکہ ایسا مادہ بدن میں کم ہوتا ہے اور تعفن اس میں کمتر اور شاذونادر واقع ہوتا ہے اور کمی تعفن خواہ کمی مقدار سے دورہ میں بعد اور دیر ہوتی ہے مگر غب خواہ ربع کی طرف انتقال سے اس تپ کا بلغمی ہونا موقوف نہیں ہوتا اس لئے کہ مادہ بلغم میں عفونت آ جانے سے یہ تپ پیدا ہوتی ہے اور دورہ کی طرف التفات بعد ادراک اصل سبب کے جائز نہیں ہے اور نہ انقسام حمیات کا فقط دورہ پر ہے اور نہ بلغم تپ کو ہر روہ خواہ صفراوی کو بطور غب آنا بھی اس کے ادراک مادہ کے واسطے کافی ہے اس ت کی نوبت چار گھنٹے سے چوبیس گھنٹے تک رہتی ہے اور بیشتر اس سے کم بھی رہا کرتی ہے اس لئے کہ یہ مادہ اس قدر کثیر نہیں ہے کہ چوبیس گھنٹے تک نوبت باقی رہے جس تپ میں اندر گرمی ہو اور باہر سردی اس کا لیفوریا نام ہے یہ تپ اکثر بلغمی ہوتی ہے اور کبھی صفراوی بھی ہوتی ہی مگر صفرائے غلیظ سے پیدا ہوتی ہے بلغمی ہونا اس ت کا اس طرح سے ممکن ہے کہ چونکہ بلغم اندرون جسم کے متعفن اور مستقل ہوتا ہے تو وہ مقام

گرم ہوتا ہے اور چونکہ تحلل اس بلغم کا نہیں ہوتا ہے اس جہت سی کارج بدن میں گرمی پیدا نہیں ہوتی اس لئے کہ اس کے بخارات کا زیادہ انتشار خارج بدن میں نہیں ہوسکتا لہذا سخونت اور گرمی زائد بھی نہیں پیدا ہوتی اور یہ بھی ایک سبب ہے کہ قوت عزیزی اور حرارت اصلی ہر مقام سے اندرون جسم محل عفونت متعفن میں جمع ہو جاتی ہے واسطے نفح مادہ کے اس لئے کہ ظاہر بدن حرارت سے کالی ہو جاتا ہے اور سرد ہو جاتا ہے خصوصاً اگر اکثر جگر بلغم خام زجاجی موجود ہوں اور ان میں ع فونت واقع نہ ہو اور حرارت اندرونی اس قدر نہ ہو کہ بیرونی بلغم کی تحلیل خواہ تسخین کر سکے۔ یہ بھی ایک دلیل ہے خارج کے باردرہنے کی کہ اکثر بلغم باطن سے بخارات غیر متعفن اٹھتے ہیں جس وقت وہ بلغم متعفن ہوتا ہے مگر وہ بخارات صعود کر کے ظاہر بدن تک آتے ہیں اور جدا ہوتے ہیں ورصعووان بخارات کا بوجہ اس حرارت کے ہوتا ہے جو مادہ کو متعفن کرتی ہے اور یہ حرارت تھوڑی دیر تک ہمراہ اس بخار صاعد کے رہتی ہے اور بعد تھوڑی دیر کے بخارات سے جدا ہو جاتی ہے جس طرح گرمی پانی کے بخارات سے حرارت جلد تر جدا ہوتی ہے پھر جب حرارت غریبہ بخارات مذکور سے جدا ہوتی ہے اور یہ بخار جس مادہ کا ہے وہ مادہ بلغمیہ قبل از عفونت کے چونکہ نہایت سرد تھا لہذا اصلی برودت عود کرتی ہے اس سبب سے ظاہر بدن جہاں پر یہ بخارات پہنچتے ہیں سرد ہو جاتا ہے لیفوریا کے صفراوی ہونے کا بیان یہ ہے کہ صفرا جب تھوڑا ہو اور اندرون جسم کے متعفن ہو اور اس میں سخونت پیدا ہو اور اس کے مکان میں سخونت واقع ہو اس وقت بھی ظاہر بدن اسی طرح سے سرد رہے گا جیسے بلغم کے بیان میں ابھی ہم کہہ چکے۔ یعنی چونکہ اس قدر صفرا سے زیادہ بخار نہیں اٹھ سکتا جو ظاہر جسم تک حرارت پہنچائے اس واسطے فقط موضع عفونت گرم ہوگا اور ظاہر بدن سرد رہے گا۔ اس قسم خاص کا نام طیقووس ہے اور لیفوریا بمنزلہ جنس کے ہے کہ بلغمی اور صفراوی دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ لیفویا کی مدت شطر الغب سے زیادہ ہے سوال معترض اس مقام پر یہ اعتراض کر سکتا ہے کہ اوپر تعریف حمی کی یہی کی

کرے تو تنہا قوت تدبیر قلع اور دفع مادہ میں کافی نہیں ہوتی۔ اور اگر با آسانی استفراغ مادہ کا قصد کریں مادہ عاصی ہو مستفرغ تو نہیں ہوتا مگر ایسی حرکت نا ملائم کرتا ہے کہ قوت کی گلوگیری اور روح کی بیقراری پیدا ہوتی ہے یا روح کا اختناق ہو جاتا ہے اگر استفراغ شدید کا قصد کیا جاتا ہے کہ بذریعہ اسہال شدید خواہ فصد قوی کی اخراج اس مادہ خبیثہ کا ہو جائے قوت اس کی متحمل نہیں ہوتی اور قوت کیوں کر متحمل ہو حالانکہ اس تپ میں بوت سکون مادہ کے غش پر غش چلے آتے ہیں پھر جب تحریک قوی کی جائے گی تو کیسا ضرر نہیں پیدا ہوگا۔ مگر یا ان میں استفراغ کی ضرورت اس مرض میں شدید ہے اس لئے کہ مادہ کیفیت میں ردی اور کمیت میں کثیر ہے اور پھر تغذیہ کی حاجت زیادہ ہے اس لئے کہ جو اخلاط بدن میں بالفعل موجود ہیں بوجہ خامی اور نادرستی کے قابل اس کے نہیں ہیں کہ جزو بدن ہوں اور ان کے جزء بدن ہونے سے قوت میں کس قدر انتعاش ہو اور بدن چونکہ غذا اخلاط خام سے نہیں پاتا ہے اب یہ ایک اور خرابی ہے کہ اگر بہ تکلف غذائے جید دی جائے چونکہ ضعف ہضم پیدا ہو چکا ہے وہی اخلاط خام پید ہوں گے اور فساد مادہ میں زیادتی ہوگی اور اگر غذا قطعاً متروک ہو قوت یکسر ساقط ہوگی اس تپ کی ابتدا میں ایسا ہوتا ہے کہ ایک سرد چیز بطرف قلب کے گرتی ہے اور اسی سے غشی پیدا ہوتی ہے اور نبض صغیر ہو جاتی ہے اور بطی اور متفاوت ہوتی ہیا ور پھر جب طبیعت کو کوشش کر کے مادہ مذکور کو گرم اور لطیف کر دیتی ہے اور جس عفونت نے بعض اجزا اس مادہ کی قلب تک پہنچائے ہیں وہ طبیعت کی اس فعل میں اعانت کرتی ہے اس وقت قلب ضرر سے اس شے بارد کے جو سبب غشی کا ہے نجات پاتا ہے لیکن اب اس کی حرارت سے قلب کو ضرر پہنچتا ہے اس سبب سے نبض میں سرعت پیدا ہوتی ہے خصوصاً حرکت انقباض میں سرعت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت انبساط وغیرہ کے علاوہ یہ کہ پھر نبض میں باوجود سرعت کے صغیر او ربطو ر اور تفاوت غالب ہوتا ہے۔ دور واس تپ کا جیسے اور بلغمی حمیات کا ہے ویسا ہی ہوتا ہے کچھ تدریز بدل یا فرق نہیں ہوتا

اور تیج چہرے اور بدن کا ڈھیلا ہونا اس تپ میں زیادہ ہوتا ہے۔ رنگ ان بیماروں کا ای طور پر نہیں رہتا ہے کبھی مائی اور رصاصی ہوتا ہے اور کبھی زرد ہوتا ہے اور کبھی سیاہ ہوتا ہے اور کبھی ہونٹ کا رنگ ایس ااودا ہوتا ہے جیسے توت کھانے والوں کے ہونٹھ کا رنگ آنکھوں میں تیرگی سبزی لئے ہوئے ہوتی ہے اور بند ہو جاتی ہیں بروقت ہیجان مادہ مرض کے اور کبھی آنکھیں مخوق کی ایسی ہو جاتی ہیں شراسیف کے نیچے انتفاخ زیادہ ہوتا ہے اور اس طرح احشا میں نفخ زیادہ پیدا ہوتا ہے کبھی مریض کو کھٹی قے بھی ہوتی ہے اگر اندرون احشا کے کسی مقام پر ورم ہو اس تپ کی وجہ سے اس مریض کی صحت کی امید قطعاً نہیں ہوتا ہے۔ کبھی صفرائے غالب اور غلیظ سے بھی یہ تپ پیدا ہوتی ہے ایسی وقت سوزش احشا میں بہت ہوتی ہے اور قے صفراوی بار بار ہوتی ہے اور دورے بلغمی تپ کے مثل ہوتے ہیں حمی غشیہ دقیہ رقیقہ یہ تپ حادہ ہے نبض سقوط اور قوت کا ایک ہی نوبت خواہ دو نوبت میں کر دیتی ہے اور رطوبت ثانیہ قریب الانعقاد کا ذوبان بہت جلد ہو جاتا ہے اور اکثر اس تپ میں قوت چوتھے دن تک باقی نہیں رہتی بلکہ فنا ہو جاتی ہے اس تپ کی پیدائش اکثر کیموسات رقیق صفراوی سے ہوتی ہے جن میں رقت اور غوض زیادہ ہوتی ہیں اور ان کا جوہر زری اور سمی ہوتا ہے کہ ان میں عفونت پیدا ہوتی ہے ان لوگوں کے بدنوں میں جن کا مزاج نہایت گرم خشک ہے اور اکثر اس کی نوبت بطور رغب کے ہوتی ہے حمی لیلی اور نہاری اقسام بلغمی سے نہاری وہ تپ ہے جس کے دوری دن کو ہوں اور رات کو فترت اور کمی ہو جائے اور لیلی وہ تپ ہے کہ رات کو دورہ ہو اور دن کو سکون ہو یہ دونوں بد ہیں مگر نہاری زیادہ ردی ہے اور بوجہ طول مدت اور دن کے عارض ہونے کی زیادہ تر اس میں یہی خوف ہے کہ دق کی طرف منتقل نہ ہو اس کی خباثت کی ظاہر دلیل ایک یہی ہے کہ بروقت حرارت نہار اور کھلنے مسامات کے عارض ہوتی ہے اور باوجود یہ کہ ایسے وقت بخارات متحلل زیادہ ہوتے ہیں پھر بھی بدن میں اس قدر کثرت مادہ کی ہے اور اس قدر مادہ قوی ہے کہ متحلل نہیں ہوتا جب تو

حمی پیدا ہوتی ہے یا ان میں مریض کو اس تپ میں بوقت شب غذا دینے کی ضرورت ہے اور پیٹ بھر جانے کے بعد سونا اس کے حق میں مضر ہے تکلیف جاگنے کا حکم دیا جاتا ہے تا کہ غذا کا انحدار اور ہضم ثانی شروع ہو اور یہ بات ایسی ہے کہ قوت کو جلد تر ساقط کر دیتی ہے اور تپ کا صدمہ اٹھانا دن کی گرمی میں اور رات کی سردی میں جاگنا مقتضی اسی کا ہے کہ تپ دق میں پڑ جائے حاصل یہ ہے کہ یہ تپ عیسرۃ البرء ہے کہ اس سے نجات مریض کو کمتر ہوتی ہے۔ علاج بلغمی تپ کا علاج اس تپ کا بحسب اوقات اربعہ یعنی ابتدا اور انتہا اور انحطاط کے مختلف ہوتا ہے اور بحسب ظہور نضج اور عدم ظہور اور نیز بحسب اختلاف مواد بھی مختلف ہوتا ہے کبھی بلغم ترش اور کبھی بلغمیہ زجاجیہ اور کبھی مالحہ اور شورا اور کبھی بلغمیہ حلو اور شیریں سے ہوتی ہے اور جمیع اقسام اس تپ کے ابتدا میں تین چیزوں میں مشترک ہوتے ہیں۔ تلئین معتدل اور قے کرانا اور ملطفات اور مقطعات اور مدرات کا استعمال کرنا۔ اور جیسے تین دن اس تپ میں گزرتے ہیں کہ ان میں مادہ رقیق ہوتا جاتا ہے بسبب تپ کے اور قبل ازیں متحرک ہوتا ہے اور اذیت دیتا ہے اور کچھ نفع کا فعل ظاہر نہیں ہوتا۔ تقویت دینا طبیعت کو تلطیف تدبیر بوجہ اعتدل اس میں بھی جمیع اقسام یکساں ہیں بلکہ بیشتر آب جو پر تین روز ابتدا میں اقتصار کیا جاتا ہے باین امید کہ شاید کہ منتہی قریب ہو خواہ قرب منتہی کا بوجہ رقت مادہ کے ہو خواہ بوجہ قلت مادہ کے اگر یقیناً دریافت ہو جائے کہ منتہی قریب ہو خواہ قرب منتہی کا بوجہ رقت مادہ کے ہو خواہ بوجہ قلت مادہ کے اگر یقیناً دریافت ہو جائے کہ منتہی دور ہے اس قدر تلطیف تدبیر کی نہ ہوگی۔ علاوہ بر اں گرسنہ رہنا اور اسی حالت میں ریاضت کرنا بشرطیکہ ریاضت سے ضعف زیادہ نہ ہو جائے اس مرض میں بہت نافع ہے بلکہ تغلیظ تدبیر کی طرف روز ہضم تک توجہ کریں گے پھر رفتہ رفتہ جس قدر قرب منتہی ہوتا جائے گا تلطیف بڑھاتی جائے گی مگر مقتضائے احتیاط یہی ہے کہ اولاً تلطیف تدبیر کریں پھر جب بخوبی ظاہر ہو جائے کہ منتہی دور ہے تلافی اس ضعف قوت کی تغلیظ تدبیر سے

کریں بعد ازاں آہستہ آہستہ تلطیف کریں تاکہ زمانہ منتہی کا آ جائے اس لئے کہ طول زمانہ تپ کا ایسا ہے کہ اس میں تغیرات تلطف اور تغیظ اور اس کے بعد پھر رفتہ رفتہ تلطیف ممکن ہے حمی حادہ میں البتہ یہ تدبیرات ممکن نہیں ہوئے اور جب سات دن سے زیادہ زمانہ گزر جائے پھر تلطیف تدبیر پر قیام نہ کرنا چاہئے ورنہ ضعف شدید عارض ہوگا اور نم معدہ ضعیف ہو جائے گا۔ ار جس قدر مرض میں طول زیادہ محسوس ہوتا جائے تلطیف میں کمی کرنی چاہئے یا ان میں بہ نسبت ربع کے اس تپ میں تلطیف زیادہ واجب ہے اور اس وجہ سے ضرور ہے کہ مریض کو جلد بچہ ہائے مرغ وغیرہ جو خون غلیظ پیدا کرتے ہیں نہ دینے چاہیں بلکہ روٹی کے ساتھ شوربا فقط کھلانا چاہئے ہاں اگر ضعف کا زیادہ خوف ہو خواہ انحطاط کا ظہور ہو جائے پھر گوشت وغیرہ کھلانا مضر نہیں ہے پھر اختلاف اس تپ کا بوجہ مادہ شور اور شیریں کے اور بوجہ مادہ زجاجی اور ترش کے اگر دیکھا جائے تو حمی فروریوں جو مادہ زجاجی خواہ ترشی سے ہوتی ہے اور جس میں بدن کی تسخین چند ساعت تک نہیں ہوتی ہے اس میں فرق معالجہ کا یہ ہے کہ پہلے دونوں مادہ کی تپ یعنی بلغم شور اور شیریں کے تلئین ایسی دوا سے مناسب ہے جو نرم ہو اور کس قدر تبرید بھی کرے اور زجاجی اور ترش مادہ سے جو تپ آئے اس میں دوئے سخت درکار ہے اس طرح پہلی دونوں مادہ یعنی مادہ شور اور شیریں میں تقطیع مادہ کی ایسی عطفات اور مقطعات سے مناسب ہے جو گرم زیادہ نہ ہوں اگر خشکی ان میں زیادہ ہو اور دوسرے دو مادہ یعنی زجاجی اور ترشی میں گرم چیزیں جو ملطف ہوں اپنی تیزی سے تقطیع پیدا کریں ان کی ضرورت ہے خصوصاً اگر بلغم کے ہمراہ سودا بھی ملا ہو اس وقت استعمال کرنی اور معجون کبریت کا مناسب ہے اور نمکین چیزیں بھی استعمال کرنی چاہیں مناسب تر وہ دوا جو ابتدا میں درکار ہے گلقند ہی ساتویں دن تک اور اگر آب رازیانہ اور آب کاسنی اور آب کرفس ہمراہ گلقند بحسب حاجت دیا جائے اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں سکنجبین بھی مفید ہے اور ماء العسل ہمراہ زوفا کے بھی خالی ماز فائدہ نہیں

ہے۔کبھی یہ مناسب ہوتا ہے کہ جس قدر تلئین طبیعت زیادہ مطلوب ہو مقدار گلقند کی خواہ اوراد ویہ مذکور بالا کی زیادہ کی جائے۔خصوصاًوہ مسہل جو شربت وردفاسی سے بنایا جائے کہ وہ مسہل ملین ہے اگر ضرورت ہو کہ اس کی تلئین قوی کی جائے آب لبلاب زیادہ کردیں اور اگر جی چاہے املتاس بڑھا دیں اور شکر خواہ قند شریک کر دیں۔قلگند جس کی ساخت شیرہ ترنجبین (جو لبلاب کے پانی میں نکالا گیا ہو) سے ہو وہ بھی قوی ہے۔زیادہ بالغہ ابتدا میں ادویہ مسہلہ کا مناسب نہیں ہے اور بعد زمانہ ابتدا کے تھوڑا سا توقف مسہل میں ضرور ہے خصوصاً اگر مادہ بلغمی کے ساتھ صفرے کی بھی شرکت ہو اس لئے کہ اس وت مسہل سے مزاج میں فساد پیدا ہوتا ہے اکثر آدمی ابتدا میں واسطے اسہال اور اورار کے ہر شب کو دوائے ترید کا استعمال کرتے ہیں۔نسخہ دوائے تربد کا زنجبیل مصطگی دس درم ہر واحد سے لے کر برابر کے مجموع بیس ورم تربد ملاتے ہیں۔اور شکر طبرزد برابر مجموع کے یعنی چالیس ورم شریک کرتے ہیں اور ہر شب ایک مثقال استعمال کراتے ہیں مگر اس دوا کا استعمال اس وقت چاہئے کہ طبیعت زم نہ ہو اور اگر ہر روز دومرتبہ اجابت از خود ہوتی ہو پھر اس دوا کی ضرورت نہیں ہے مگر مجھے پسند یہی ہے کہ یہ دوا بعد نفج مادہ کے دی جائے اور پہلے ان دواؤں سے تلئین کی جائے جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے بلکہ میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ تھوڑے سے بلغم کا اخراج ایسی دوا سے پہلے کر کے تب بقیہ مادہ کا نضج کریں اور تا نضج استعمال ادویہ مسہلہ پر صبر کریں اور جب نضج ہو جائے استفراغ میں نرمی ملحوظ رکھیں کہ تھوڑا تھوڑا مادہ نکالیں ایسا نہ ہو کہ ضعف شدید پیدا ہو جائے بعد اسہال کے مدرات کا استعمال کریں اس طرح مجھے ناپسند ہے استعمال مثل آب آلو اور تمر ہندی وغیرہ کا جیسے معدہ ضعیف ہوتا ہے اور خلط رقیق کا اخراج کرتے ہیں اور اگر مادہ زیادہ سرد ہو ان کے ہرماہ قرطم بھی شریک کریں اور اگر مادہ صفرادی کی شرکت ہو شربت بنفشہ یا خمیرہ بنفشہ یا شیر خشت خواہ خشک بنفشہ پیس کر ملائیں۔مسہلات کی مدد کے واسطے حقنے کا استعمال کریں جوان

اجزا سے بنایا جائے شہد اور نمک اور آب برگ چقندر اور روغن کنجد کہ یہ حقنہ ابتدا میں مفید ہے اور آب ترب اور مولی جو سکنجبین بزوری میں ترکی ہو اور مثل اس کے اور چیزیں سبک سے قے کرائیں اور اگر قے کی حاجت ہو مثلاً متلی زیادہ ہوتی ہو خواہ ذائقہ منہ کا بہت متغیر ہوتا ہے تو جب فجل جس کا نسخہ قرابادین میں لکھا ہوا ہے استعمال کریں اور ایک مثقال یہ دوا ٹھنڈے پانی کے ہمراہ استعمال کریں قے باوجودیکہ معدہ میں ضعیف پیدا کرتی ہے مگر اس مرض تپ کو دفع کر دیتی ہے قے کرانے میں انتظار نضج کا روز ہفتم تک ضرور کرنا چاہیے تاکہ ابتدا میں بوجہ سختی کے ورم معدہ نہ ہو جائے اگر کسی شخص کو قے بدشواری شدید آتی ہو خواہ نہایت اس پر جبر ہو تو ہرگز جبر کرنا مناسب نہیں ہے اگر اس مرض کی ابتدا میں قذف یعنی قے عارض ہو خصوصاً اگر ابتدائے دورہ میں واقع ہو اس کا روکنا مناسب نہیں ہے اس واسطے کہ دفع طبعی ہے ہاں اگر بجہت قذف بے طاقت ہو جائے اور ضعیف زائد کا خوف ہو اس وقت شراب بہسہ اور شربت لعناع سے خواہ ان دواؤں سے جو آئندہ اسی فصل میں مذکور ہوتی ہیں بند کر دینا چاہیے۔

اگر دردسر عارض ہو وہ نطولات جن میں بابونہ اکلیل الملک مرزنجوش ضمیمہ کرے۔ [?]

اگر دردسر عارض ہو وہ نطولات جن میں بابونہ خرعمود ہے استعمال کریں اور ہاتھ پاؤں گرم پانی میں رکھیں اور دونوں پنڈلیاں بقوت ورمضبوط باندھیں۔ اور اگر آب جو کی حاجت ہو ماء الاصول اس میں جوش دے کر پلائیں بقدر مناسب اور سکنجبین علی اس میں شریک کریں اگر غذا معدہ میں ترش نہ ہو جاتی ہو اور اگر ترش ہوتی ہے ماء العسل شریک کریں آب جو کا پلانا اس وقت مناسب ہے کہ پہلا قارورہ رنگین ہو ہو تو ایسے وقت میں پہلے گلقند پلا کر پھر بعد دو گھنٹے کے آب جو پلائیں ایسے بیمار کے بدن میں ملنے والی چیزیں جن میں تحلیل ہے ملنی مناسب نہیں اور نہ تریڑے ایسے جن سے تلطیف ہوتی ہے استعمال کریں شروع مرض میں خواہ جس وقت بدن میں کوئی خلط متحرک معلوم ہو اس لئے کہ یہ چیزیں خلط رطب کو گرم کر کے احشا میں نرمی پیدا کریں

گی اور رطوبت کا سیلان احشا میں ہو گا۔ سرد پانی سے احتراز واجب ہے کہ مادہ میں خامی اور غلط پیدا ہو گا۔ جس وقت بول میں سرخی اور غلاظت ظاہر ہو فصد کرنے میں کچھ خوف نہیں ہے پھر اس وقت توجہ استعمال سکنجبین کی طرف کی جائے دلک یعنی بدن کی مالش علاج نافع ہے کہ جس قدر بلغم میں غلظ اور لزوجت زیادہ ہو دلک زیادہ تر مفید ہوتا ہے بعض طبیبوں نے تجربہ کیا ہے کہ مکڑی کا جالہ اور روغن زیتون سے اگر بدن ملا جائے بہت مفید ہوتا ہے جب اس مرض کا زمانہ تزاید شروع ہو اور بھی زمانہ انتہا میں اکثر توجہ طبیب کو نم معدہ کی طرف اور اس کی اصلاح کی طرف چاہیے مقویات قم معدہ چبانے کی دوائیں ہیں جو پودینہ اور مصطگی اور انیسوں سے مرکب ہوں اور قے کا استعمال جیسا اوپر ذکر کیا گیا مولی کے ذریعہ سے کریں اور غذا کم کرنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور گلقند ایسے وقت تزاید خواہ انتہا میں اگر پلائیں خواہ بعد روزہ ہفتم کے استعمال کریں ضرور اس میں وہ چیزیں ملا لیں جو نم معدہ کی تقویت کریں اور ان میں اور اکثر کی قوت ہو مثل انیسوں اور مصطگی کے اور گرم پانی میں گھول کر گلقند پلانا چاہیے خصوصاً ابتدائیہ نوبت میں کہ یہ ترکیب لرزہ اور برد کو بھی روکتی ہے اور پیاس کو بھی بجھاتی ہے اگر پیاس کی شدت ہو اکثر اجازت استفراغ بلغم اور خلط خام کی لیسے وقت انتہا خواہ تزید میں دی جاتی ہے اور مناسب یہی ہے کہ تمام نضج کا پھر بھی انتظار کریں۔ اگر مرض میں حدت پیدا ہو یہ قرص بہت نفع کرے گا ہلیلہ زرد صبر اور عصارہ غافث عصارہ افسنتین ہر یک پانچ درم زعفران مصطگی ہر ایک چھ درم پس اس کا قرص بنائیں اور دن کو بقدر ایک درم کے اور رات کو نصف درم استعمال کریں اگر ظہور نضج کا ہونے لگے اعانت نضج کی برگ کرفس اور زہانہ اور بیخ اذخر اور پرسیا اور شان سے کرنی چاہیے اور اگر یہ امر مخفی ہو جائے کہ مادہ میں برودت زیادہ ہو تو قدرے فلفل سیاہ کا استعمال بھی ممکن ہے اور شراب رقیق بہت تھوڑی سی بھی دے سکتے ہیں یادہ نہیں۔ کبھی نضج کی اعانت قوی مروخات محللہ سے بھی کی جاتی ہے اور سروخات کا استعمال ایسے

وقت اس مرض کے واسطے جیسا مناسب ہے کسی اور تپ کو ایسا مناسب نہیں ہے ہاں
مروخات کے استعمال میں قوت اور تپ اور لرزے تین چیزوں کا خیال کرنا چاہئے کہ
اگر قوت قوی ہو اور تپ زیادہ شدید نہ ہو مروخات کی قوت زیادہ کرنی چاہئے ورنہ
اوہاں لطیف جو معتدل قوت میں ہیں استعمال کرنی چاہیں۔ جب چودھواں روز گزر
جائے تو استعمال تلطفات کا اکثر کرنا چاہئے جیسے رازیانہ اور کرفس ارور کبھی تخم کرفس
اوف رایانہ کی حاج ہوتی ہیاورانیسوں خواہ اس سکنجبین بزوری کی بھی حاجت ہوتی ہے
جس میں زوفا اور حاشا شریک ہو خواہ حاجت استعمالقرص وردکی ہوتی ہے اور کبھی قرص
ورد میں تقویت معدہ کے واسطے کندر اور مصطگی بھی بڑھائی جاتی ہے اور سعد کوفی اور
افسنتین وغیرہ جیا مشاہدہ حال مریض سے مناسب اور معلوم ہو اضافہ کیا جائے۔
شراب رقیق بعد چودہ روزہ کے ان کو نفع کرتی ہے کہ تلطیف مادہ اور تقویت حار
عزیزی اور اورار اور پسینہ نکلنا اس سے حاصل ہوتا ہے اگر نضج کے ساتھ قوت بھی
مریض کی دریافت ہو کہ تحلیل مواد کرے گی تو قرص افسنتین دے کر اگر اس کے بعد
سردی ابتدائے نوبت میں ایسی دریافت ہو کہ ایذا دیتی ہو اور مرض زمانہ ابتدا سے گزر
گیا ہو گرم پانی میں تخم کرفس اور انیسوں اور پودینہ کسی قسم کا پکا کر پلانا چاہیے۔ اور ایسی
دواؤں کا استعمال خواہ ان سے قوی تر جیسے اکلیل الملک وغیرہ بذریعہ نطول کرنا چاہئے
اور ان کا تجویزات کے ذریعہ سے بھی استعمال کیا جائے کبھی شدید لرزہ میں یہ نسخہ پلایا
جاتا ہے۔ زنجبین صعتر نانخواہ ہر ایک تین ورم کشنیز چار ورم گلسرخ فودنج ہر ایک تین
ورم زبیب خستہ برآوردہ سات عدد برسم معمول جوش دے کر بقدر تین اوقیہ یعنی
ساڑھے آٹھ تولہ تخمیناً پلایا جائے جب نضج کامل ہو جائے استفراغ اور ادرار کرنا
چاہئے ایسی دوا سے جو قوی ہو اور ربید کبریت اس کو پلانی چاہئے اگر مادہ تپ کا نہایت
سرد بلغم سے ہو تریاق کبیر دینی چاہئے اور واجب ہے کہ اقراص ورد کبیر ان کو پلائے
جائیں آب رازیانہ کے ساتھ اور ہر شب کو دوائے تربد کے استعمال رجرات کی جائے

اور حب صبر جو غافث ڈال کر طیار ہو خواہ افادیہ یعنی کوشبو دار چیزیں مثل فلفل دار چینی وغیرہ کی شرکت اس میں استفراغ کرنے کے واسطے منجملہ ادویہ کے یہ بھی ایک دوا ہے ایارج سات ورم تربد دس ورم ہلیلہ سیاہ پانچ درم غافث نمک ہندی تین ورم باد آورد و شکاعی ہرایک چارورم انیسوں تین ورم آب کرفس میں جوش دے کر بقدر حاجت پلایا جائے اور اس سے قوی تر یہ اجزا میں بیخ بادیاں بیخ کاسنی اصل السوس ہر واحد دس ورم ایارج آٹھ ورم عصارہ غافث پانچ درم تخم کرفس اور ازیانہ ہرایک چارورم گلسرخ سنبل الطیب پودینہ ہر واحد سات ورم قرص بنا کر استعمال کریں مطبوخ جید بیخ بادیان بیخ کاسنی دس درم زبیب خستہ برآوردہ سات ورم انیسوں مصطگی ہرایک تین ورم شکاعی باد آورد غافث ہرایک چارورم تین رطل پانی یعنی سو تولہ میں جوش دیں تا کہ ثلث باقی رہ جائے اور چند روز نہار منہ اٹھ کر مریض پیا کرے قرص جید جو بروقت مزمن ہونے اور شدت لرزہ کے مستعمل ہیں ایارج عصارہ غافث افسنتین شکاعی باد آورد ہرایک سے پانچ درم تخم کرفس رازیانہ انیسوں ہرایک سے تین ورم نمک سیاہ چارورم کشوت ہلیلہ کابلی ہرایک دس ورم غاریقون پندرہ ورم قرص دردبیس ورم تربد تیس ورم ان سب اجزا سے قرص طیار کریں اور یہ قرص باوجود تفتیح دینے کے مسہل قوی بھی ہے ایضاً ایارج ہلیلہ کابلی نمک ہر واحد سے چارورم تخم کرفس رازیانہ انیسوں ہر واحد سے ڈیڑھ ورم افسنتین پانچ درم قرص وردتین وورم شکاعی باد آورد ہرایک سے دو ورم پیس کر گولیاں تیار کریں مطبوخ جید غافث پانچ درم اصل السوس نانخواہ ہر واحد سے دس ورم تخم کرفس رازیانہ ہر واحد سے چارورم گلسرخ پانچ درم جوش دے کر ہر روز تین اوقیہ پلائیں ایضاً بیخ بادیان بیخ کاسنی بیخ کرفس ہر واحد سے دس ورم انیسوں تخم کرفس ہر واحد دو درم شکاعی باد آورد غافت افسنتین ہر واحد پانچ درم قنطوریوں تین ورم جوش دے کر چار اوقیہ یعنی گیارہ تولہ پلانا چاہئے ایضاً لکڑی غافث کی شاہترہ شکاعی باد آورد افسنتین ہر واحد پانچ درم قنطوریوں تین ورم جوش دے کر چار اوقیہ یعنی گیارہ تولہ پلانہ

چاہئے۔

ایضاً لکڑی غافث کی شاہترہ شکاعی بادآورد افسنتین ہر واحد پانچ درم زبیب دس عدد ہلیلہ زرد دس عدد اور یہ اجزا واسطے شور بلغم کے خواہ جس میں صفرا غالب ہو مناب ہیں غاریقون اگر تین روز برابر ثلج ورم کے اندر پر استعمال کی جائے طول کو اس مرض کی منع کرے گی خواہ شہد ملا کر آب گرم کے ہمراہ پلائے جائے اور تخم انگن بعد نضج مادہ کے عجیب النفع ہے سفوف بنا کر کھلائیں یا شہد کے ساتھ کھلائیں۔ اور اگر مسہل کی ادویہ گولی بنا کر محموم کو دی جائیں تو برعایت ضعف جگر کے ریوند اور تخم کشوث ضرور زیادہ کرنا چاہئے اور بارعایت ضعف معدہ کے مصطگی اور انیسوں بڑھانا چاہئے اور رعایت ضعف طحال اور غلظ طحال کے بیخ کبر اور اوسقولون قندریوں اضافہ کرنا رور ہے اس لئے کہ اس مرض میں اکثر طحال بڑھ جاتی ہے اکثر بوجہ ضعف خواہ غلظ طحال کے سعد اور حب البانب اور حلیہ بڑھایا جاتا ہے اور یا ان میں رعایت شدت تپ کی بھی اہم ہے ایسا نہ ہو زیادہ تسخین سے بڑھ جائے جو ادویہ مستفرغ ان ادویہ مذکورہ بالا سے قوی تر ہیں اگر ان کی اس مرض میں حاجت ہو بعد نضج کے۔ ازانجملہ یہ ہے کہ جب تربد جس کا نسخہ قرابا دیں میں مذکور ہوگا انہیں مسہلات میں زیادہ کریں اور قوی تر حقنہ کا استعمال کرینا ورازیں قبیل یہ ہے حب مصطگی ایک دانگ عصارہ افسنتین ربع درہم شحم حنظل ایک وانگ ایارج فیقرا نصف ورم غاریقون نصف ورم سکنجبین عسلی گولی باندھ کر گرم پانی کے ساتھ پلائیں ازیں قبیل حب مصطگی ارجب جن کے نسخے قرابادیں میں ذکر کئے گئے اگر مادہ مائل بہ حرارت ہو قرص طباشیر مسہل تین عدد اور تربد ایک مثقال اور سقمونیا نصف مثقال عصارہ غافث دو مثال لے کر بقدر قوت پلائیں۔ غافث اور افسنتین پر سیاوشان اور ہلیلہ زرد شاہترہ زبیب خستہ برآوردہ هموزن لے کر بقدر حاجت پلائیں۔ اگر بدن متحمل اسہال کا بوجہ ضعف کے نہ ہو ادویہ ملطفہ اور مدرہ اور عرق نکالنے والی دواؤں کی استعمال پر توجہ کرنا چاہئے منجملہ ان دواؤں کے جو بوقت

ہو اور اگر تہیج یعنی بھر بھرا پن منہ میں خواہ اطراف میں عارض ہو اس قرص کے استعمال سے بہت نفع ہوتا ہے انیسوں لک مغسول ہر ایک پانچ درم بادام مقشر زعفران مرکو ہی ہر ایک چار درم تخم کرفس رازیانہ شگوفہ اذخر ہر واحد تین ورم عصارہ غافث ساڑھے تین ورم سنبل الطیب ایارج فیقرا سات ورم گل سرخ دس ورم بدستور قرص طیار کر کے استعمال کریں اور کبھی احتیاج ہوتی ہے امروسیا کی ہے دوئے مرکب ہے اور دوالملک اور دوائے نور مریعنی بادام تلخ کی قرص کہ اگر تپ میں طول ہو اور سردی بھی مولعم ہو اس کے لئے مفید ہے مصطگی سنبل قطب رازیانہ تخم کرفس تخم کاسنی عصارہ غافث افسنتین ہر ایک چار ورم طباشیر پانچ درم قرص تیار کریں مقدار شربت ایک درم سے دو درم تک ہمراہ درم گلقند کے جوشاندہ رایانہ بقدر دو اوقیہ کے نانخواہ کو شہد سے ملا کر معجون کر کے استعمال کرنے میں ایسی وقت بہت منفعت ہے جب مرض میں طول ہوا ہو کبھی جب سردی بدن میں دیر تک رہتی ہے دلک کی حاجت ہوتی ہے اس کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ دونوں مونڈھوں سے اور دونوں رانوں کی جڑوں سے شروع کریں جب ہاتھ میں گرمی پھیل جائے اور پاؤں میں بھی اس طرح حرارت منتشر ہو جائے اور دونوں گرم ہو جائیں اور ماندگی سی معلوم ہونے لگے پھر بطرف دلک کے انتقال کریں جب خوب گرمی پیدا ہو تیل سے مالش اور دلک کرنا چاہئے تا کہ جو عضو محتاج گرمی اک ہو اس تک گرمی پہنچے پھر اس عضو کی مالش چھوڑ کر دوسرے عضو کو ملنا چاہیے۔ اوبان جیدہ سے روغن زیت شریں جس میں قبض نہ ہو اور روغن بابونہ اور سویہ کا تیل جو دوہری برتن میں پکایا جائے جب روغن ملنے سے فراغت ہو جائے تو اسے پوچھ ڈالنا چاہئے۔

تا کہ بشدت کرب پیدا نہ کرے۔ کچھ مضائقہ اس میں نہیں ہے کہ پہلے خالی مالش بدن کی کر کے پھر تیل کی مالش کی جائے معدہ کی حفاظت ضعف سے کرنی کی ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ ان کے معدے کے سرے پر مالش روغن بابونہ اور ناردین اور روغن سبت کی کریں اور اس سے قوی تر یہ ہے کہ رازنی یعنی رائے بیل کے پھول کا تیل ملیں

اور ضماد جو اس بات میں مفید ہیں از آنجملہ یہ ہے وہ بابونہ کس قدر مصطگی شراب میں پکا کر دو چند وزن مجموع کا شہد ملا کر ضماد کریں اور اگر سقوط شہوت ہو گیا ہو تو بہتر یہ ہے کہ شراب کا استعمال نہ کریں بلکہ میفختج (یعنی دو شاب انگور جس میں جوش آ چکا ہے اور اس کے دو ثلث جل گئے ہیں اور شکر ملائی گئی ہو) اس میں خرما جو پختہ نہ ہوا ور خرمائے خشک اور اکلیل الملک اور افسنتین جوش دے کر ضماد کریں۔ علاج بلغمیہ لازم کا جس کو ثقہ کہتے ہیں جو علاج اس بلغمی تپ کا ہے جس کا ہر روز نوبہ ہوتا ہے وہی علاج ثقہ کا بھی ہے فرق اتنا ہے کہ ثقہ میں استعمال ملطفات حادہ کا بہ نرمی ہوتا ہے اور اگر سکنجبین اور گلقند خواہ جلاب عسل پر اقتصار کریں خواہ مار العسل اور آب رازیانہ خواہ آب کرفس اور آب تیج کاسنی تیج بادیان بیک کبر پر قناعت کریں شاید نافع ہو گا کبھی ان کو نانخورش شبت یعنی سویا خواہ نانخورش کبر کی مفید ہوتی ہے خصوصاً جس وقت آثار نضج کے ظاہر ہوں ان کی غذا کی تدبیر میں برعایت ازمان اور دیرپا ہونے مرض کے خواہ برعایت خلاف ازمان کے تغلیظ اور توسیع کرنا چاہیے تاکہ قوت میں ضعف نہ ہو جائے اور اگر خلاف ازمان کے رعایت کی جائے تو اس وقت تقلیل اور تلطیف غذا کی چاہیے بحرحال جیسی تدبیر فصل گزشتہ میں حمی نائبہ کے واسطے لکھی گئی ویسی یہاں بھی کرنی چاہیے۔

دواء جیدان کے واسطے قرص عشرہ ہے جس میں دس دوائیں میں جس کا نسخہ قرابادین میں مذکور ہو گا ایضاً یہ دوا بہت اچھی اور مجرب ہے گلسرخ چھ درم ربالسوس شاہترہ سنبل الطیب ہر واحد سے چار درم مصطگی تین درم کہربا تین درم انیسوں دو درم ایضاً غافت نسخہ اس کا یہ ہے غافث چار درم گلسرخ ۲/۱، طباشیر اڑھائی درم ایضاً غافت تین اوقیہ یعنی ساڑھے آٹھ تولہ گلسرخ نصف رطل یعنی تیرہ تولہ سنبل الطیب بھی اس قدر طباشیر چار اوقیہ یعنی گیارہ تولہ ایضاً قرص افسنتین اس اک نسخہ یہ ہے افسنتین اسارون تخم کرفس انیسوں مغز بادام مرکی شکاعی باوآورد عصارہ غافت مصطگی سنبل الطیب ہر ای

دو ورم علاج انقباموس اور لیثوریا کا ان دونوں تپوں کا علاج قریب بعلاج اس تپ
کے ہو جس کا اوپر ہم نے ذکر کیا اور یہ دونوں تپیں طریق علاج میں قریب قریب
ہیں۔ضرور ہے کہ ابتدا علاج کی سکنجبین علی اور سکری سے کی جائے اور کبھی ان دونوں
کے علاج میں رب انگور کی بھی اجازت دی جاتی ہے جو شہد کے ساتھ پکایا گیا ہو اور
شربت درد کا بھی استعمال جائز کیا جاتا ہے بعد اس کے رفتہ رفتہ جوشاندہ بزور مثل تخم
کرفس اور رازیانہ اور انیسوں وغیرہ کے خواہ ان کے پانی کو پلاتے پلاتے خیسابذہ صبر
تک پہنچتے ہیں اور قرص درد کو مصطگی اور حب الصبر کے ساتھ اور بھی ایارج فیقر اور حب
غافث کا استعمال کراتے ہیں ان دونوں تپوں میں معدہ کی رعایت پر توجہ تام کرنی
چاہئے کہ ضعیف نہ ہو جائے لوبیا اور مولی اور سویا اور فودنج کے پانی سے قے کرانے
چاہئے اور مدرات اور مسہلات کے نافع اجزا ان دونوں تپوں میں یہ ہیں ہلیلہ زرد ترید
شکر بہت زیادہ نفع ان تپوں میں ان حقنوں سے ہوتا ہے جو مائل بحدت ہوں کہ ان
میں لب فرطہ اور قنطوریوں دقیق اور بوبا اور بابونہ اور کشک یعنی گوکھرو اور اکلیل
الملک اور مری اور شہد پڑا ہو۔مدبر طیفوربا کی زیادہ نرمی سے کرنی چاہئے بہ نسبت
انقیالوس کے علاج حمی غشیہ خطیہ کا اس تپ کا علاج بہت دشوار ہے عمدہ تدبیر اس کے
علاج میں یہ ہے کہ استفراغ مادہ کا ادویہ لطیفہ سے رفتہ رفتہ قوی دواؤں تک کریں
خصوصاً اگر طبیعت خود بخود عجیب نہ ہو حقنے کے ذریعہ سے تحقیہ اس مادہ کا وج امعا اور
قریب کی رگوں میں ہے کرنا چاہئے اور باقی مادہ جو دور کی رگوں میں ہے اس میں
تلطیف تدبیر بذریعہ دلک وغیرہ کے استعمال کرنا چاہئے جالینوس نے ایس کمان کیا
ہے کہ اکثر اس تپ کے بیماروں کی استفراغ مادے سے عاجز ہو کر سوائے دلک
اجزائے قوی سے اور کوئی تدبیر نہیں کر سکتے اچھا طریقہ ان کے واسطے دلک کا یہ ہے کہ
دونوں رانوں سے پنڈلیوں تک شروع کر کے اوپر سے نیچے تک اترے اور دلک میں
روبال بجنت کپڑے کے ایسے اختیار کریں کہ جلد کے چھیلنے والے ہوں پنڈلیوں کی

ہے۔ ایسی تدبیر سے کھلانے کے وہ لوگ بروقت غشی کے بھی محتاج ہوتے ہیں مگر بعد کھلانے کے دلک بھی ضرور کرنا چاہیے رات کو جو غذا کھا کر سو رہنے کے مناسب ہے وہ مثل آش جو کے ہے اس سے زیادہ قوت کی غذا سوائے اس کے کہ خوف سقوط قوت کا ہو نہ دینی چاہئے اور اگر ضرورت ہو تو روٹی جلاب یا ماء العسل میں بھگو کر دی جائے حمام ان لوگوں کو بہت مضر ہے اور زیادہ گرم یا زیادہ سرد ہوا بھی مضر ہے اس لئے کہ زیادہ گرم ہوا میں خوف سیلان اخلاط کا پھیپھڑے اور قلب اور دماغ کی طرف ہوتا ہے اور زیادہ سرد ہوا نضج اخلاط کو منع کرتی اور انہیں انجماد کر کے سدے پیدا کرتی ہے اس مرض میں کس قدر خلط صفراوی ہو اور قے کرانا سہل اور آسان ہو تو بہت نافع ہوگی حاصل یہ ہے کہ قے کرانا اس تپ میں حاجت براری کی زیادہ لائق ہے علاج حمی غشیہ دقیقہ رقیقہ کا بیمار کے سینے پر ضماد صندل اور گلاب کا لگانا واجب ہے اور اس کا ہوشیار کرنا تھوڑی تھوڑی غذا دے کر مناسب ہے غزا اس کو اس قسم کی دینی چاہئے جیسے روٹی آب انار میں بھگو کر برف میں سرد کر کے کھلائیں اور اگر خواہش اور بھوک ہو اس طرح آب فواکہ قابضہ بھی دینے جائز ہیں۔ اور اگر واسطے بڑھانے قوت کے مصوصات (یعنی نانخورش جو چوزہائے مرغ اور سرکہ اور آب انگور اور سرد تر کاریوں سے بنائی جاتی ہے) اس کی حاجت ہو اور خصوصاً اس میں دھنیا شریک کر کے کھلائیں بہت نفع کرے گی مدبر حمی لیلی اور نہاری کی ان کی تدبیر بعینہ اور علاج بلغمی تپ جو مذکور ہو چکی ہے ویسی ہی کچھ فرق نہیں ہے۔

ربع دائرہ کا بیان

اس کا نام ططرا طوس ہے اکثر تو ربع کا دورہ ہوتا ہے اور ربع لازم بہت کم ہوتی ہے اسباب ربع کے وہی ہیں جن سے تولید سودا کی ہوتی ہے اور پھر سودا کو متعفن کر دیتی ہے اور اس طرح کی چیزیں اوپر کے ابواب میں تفصیل مذکور ہو چکی ہیں اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ سودا کی ایک قسم تو ثفل کون ہے اور یہ سوائے طبعی ہے اور ایک قسم حراقی اور

خاکستر اخلاط ہے اور پھر حراقی میں بھی ایک تو ب سودائے دموی ہوتا ہے اور ایک بلغمی ہوتا ہے اور ایک صفراوی اور ایک حراقی وہ ہے کہ سودائے سوختہ کی خاکستر ہوتی ہے بعض آدمیوں نے ایسا گمان کیا ہے کہ حمی ربع سودائے طبعی سے پیدا نہیں ہوتی اس لئے کہ سودائے طبعی متعفن نہیں ہوتا ہے ایسا قول قابل اس کے نہیں ہے کہ سنا جائے بلکہ جو رطوبت ہے اس کی شان سے ہے کہ معفن ہو جائے گو استعداد تعفن کی کسی میں کم ہے اور کسی میں زیادہ اکثر ربع کی پیدائش امراض حمیات مختلفہ کے بعد ہوتی ہے خواہ حمیات متفقہ النوع جن کا مادہ مختلف ہو ان کے بعد ہوتی ہے کہ ان مختلف اخلاط میں عفونت آ جائے اور جب سوختہ ہو کر رماد ہو جائیں اور سودا پیدا ہو اور استفراغ ان کا یہ بذریعہ طبیعت کے خود بخود ہو سکیا ورنہ استفراغ صناعی طبی کیا جائے اور سودا متعفن ہو جائے تو ظاہر ہے کہ ربع پیدا ہو گی اکثر بعد مرض طحال کے جس میں تلی جذب سودا سے عاجز ہوتی ہے حمی ربع پیدا ہوتی ہے اس لئے کہ جب طحال سے جذب خلط سودے کا نہیں ہوتا تمام بدن میں منتشر ہو کر متعفن ہو جاتا ہے اور بہر گونہ ربع خالی طحال کی وجہ خواہ صلابت سے نہیں ہوتی ہے۔ حمی ربع ایسی جس میں سلامت مریض زیادہ مظنون ہے وہی ہے کہ بوجہ ورم طحال خواہ اور کسی ورم کی عادت نہ ہوئی ہو۔ اور بعد حدوث ربع کے طحال میں ورم آ گیا ہو اس واسطے کہ جو ربع ورم طحال سے پیدا ہوتی ہے اکثر انجام اس کا استسقا خواہ قیلہ جو ورم سوداوی انثیین کا ہو ہوتا ہے جو ربع کی سلیم قسم ہے اکثر امراض سوداوی مثل مالیخولیا اور صرع سوداوی نجات دیتی ہے اور جب تک یہ مرض رہے تشنج رطوبی سے امان ہوتی ہے اس لئے کہ خلط یابس اکثر اس میں ہلاکت سے بے خوفی ہوتی ہی اگر اس تپ کی تدبیر اور معالجہ میں کطا نہ ہو سال بھر سے زیادہ نہیں رہتی ہے اور بیشتر بارہ برس تک بھی خواہ اس سے کم و بیش رہتی ہے مترجم کہتا ہے علی گیلانی اس مقام پر بمفاخرت کہتے ہیں کہ میں نے ہزاروں بیماروں کا جو مربوع تھے علاج کیا اور چھ مہینے سے کم میں انہیں صحت حاصل ہوئی اور صاحب غایۃ الفہوم

بھی اس کی نقل کے بعد کہتے ہیں کہ شاید اس مفاخرت میں کوئی اور بھی علے گیلانی کا شریک ہو اگر خدمت ماہران فن کی اس نے کی ہے اور خاندان اطبائے ماہرین سے ہو یعنی میں بھی اس طرح اس تپ کا علاج کر چکا ہوں مترجم خاکسار نے بنظر قواعد تدبیر نفسانی یعنی عمل جذب اور سلب امراض کے تجربہ کیا تو قطن مندوف یعنی روئی دھنی ہوئی مربوع کے ہاتھ پر بعد بھر دینے اثر نفسانی کے جیسا کہ ماہران فن پر واضح ہے قبل از نوبت نصف ساعت آگے اور دونوں پاؤں میں بیدانجیر کی پتی کعب پر باندھے اور مریض بطرف روئی کے دیکھتا رہے پہلے روز اس تپ اور لرزہ سے نجات پاتا ہے اور لکھنوء میں بعض احباب نے بارہا استحانا ًچند مریض پر اپنی روبرو یہ تدبیر کرائی اور شفا ہوئی اور معمول اور مجرب اکثر احباب مترجم کا حمی ربع اور ناقص غب وغیرہ میں یہی تدبیر ٹھہری ہوئی ہے اور نہایت بے خطا کے ساتھ صحت حاصل ہوتی ہے کبھی شاید ایسا ہوتا ہے کہ دوسری نوبت یہ تدبیر کرنی پڑے سال بھر اور چھ مہینے کے علاج کا انتظار کیا ضرور ہے ایک ہی روز میں زوال مرض ہوتا ہے پس میں حمد الٰہی ہزار زبان سے کرتا ہوں کہ یہ دوا خاص میرے واسطے اس نے اٹھا رکھی تھی وکم ترک الاول آخرتمن حمی ربع جو طولانی ہو اخیر کو مستجر باستنقا ہوتی ہے یہ بھی ضرور جاننا چاہیئے کہ فصل خریف ربع کی دشمن ہے اس لئے کہ اس فصل میں تغلیظ مواد زیادہ ہوتی ہے اور سبب مادہ ربع کا بڑھتا ہے علامات معلوم ہو کہ حمی ربع پہلی تھوڑی سردی سے شروع ہوتی ہے بعد اس کے برودت زیادہ ہوتی جاتی ہے پھر نزدیک قرب منتہی نوبت کے تھوڑی تھوڑی سردی کم ہو جاتی ہے جیسے تپ بلغم کی۔ تپ سردی کا بھی یہی حال ہے جب ربع میں دورہ ہو اور بدن گرم ہوتا جائے تو گرمی زیادہ نہیں ہوتی اگرچہ بہ نسبت بلغمی تپ کے اس کی گرمی زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے اس لئے کہ حرارت ربع کی چونکہ بدشواری مشتعل ہوتی ہے کہ مادہ بارد ہے اور غلیظ بھی ہے اور مشتعل ہوتی ہے تو بقدر معتدبہ بھڑکتی ہے یعنی دیر تک ٹھہرتی ہے جیسی موٹی لکڑی سوکھی کہ اس میں اگرچہ آگ دیر میں اثر کرتی ہے مگر دیرپا

بھی ہوتی ہے ربع کی حرارت تمام بدن میں نہیں ہوتی بلکہ وہ ایسی گرمی ہوتی ہے کہ بوجہ لذع خلط کے قشعریرہ پیدا ہوتا ہے اور رونگٹے جلد پر کھڑے ہوتے ہیں اور ثقل یا گرانی بھی پیدا ہوتی ہے اس کا سبب غلاظت مادہ کی ہے کہ اس کا بکار بھی ثقیل ہوتا ہے اور اس تپ کی سردی کے ہمراہ درد اس قدر ہوتا ہے گویا ہڈیاں ٹوٹی جاتی ہیں اور لرزہ کی شدت ایسی ہوتی ہے کہ دانت پر دانت بجتے ہیں مگر ایسا لرزہ نہیں جیسا کہ بلغمی تپ میں ہوتا ہے اور ربع کے لرزہ کے وقت ضعف بصر بھی عارض ہوتا ہے یہ تاریکی اسی بخار کی ہے جو سودائے متعفن سے مظلم اور تاریک اٹھتا ہے مگر یہ تاریکی بروقت نضج کے زائل ہو جاتی ہے اس لئے کہ ردارت مادہ کی بعد نضج کے کم ہو جاتی ہے اور جیسی ابتدا میں ہوتی ہے ویسی باقی نہیں رہتی علامات ربع سے جو اسباب اس تپ سے پہلی ہوتے ہیں از قسم طولانی حمیات کے خواہ ضعف طحال اور درد ہونا تلی میں ایضاً علامات ربع سے حال مزاج کا اور دلائل سوداوی ہونے مزاج کے خواہ سن اور فصل اور غذائے بارد یابس کا استعمال اور سحنہ کا قضیف یعنی نحیف ہونا اور عادت کا لحاظ کہ غسل زیادہ کرنا ہو خواہ کپڑے خشونت دار پہنے اور گرم خشک مکان میں سکونت اختیار کرتا ہو اور مثل اس کے اور چیزیں ۔ دورہ اس تپ کا چوبیس گھنٹہ کا ہوتا ہے یعنی وہ زمانہ جس میں تپ شروع ہو کر اتر جائے اور اڑتالیس گھنٹہ زمانہ فترت کا ہوتا ہے کہ مریض تپ سے خالی ہوتا ہے پس مجموع زمانہ ایک دورہ کا بہتر گھنٹہ ہوتا ہے اکثر فصل ضعیف میں جو تپ ایک درمیان کر کے آتی ہو جاڑوں میں وہی تپ ربع ہو جاتی ہے اکثر وہ حمیات جن کے مادہ مختلف ہوتے ہیں ان سے ایسے حمیات ربع پیدا ہو جاتے ہین کہ انتظام میں ان کے خلل ہوتا ہے سبب اس کا اختلاف اخلاط باقیہ کا ہوتا ہے جو بعد زوال پہلی حمیات کے باقی رہ جاتے ہیں پر جس وقت ان اخلاط باقیہ کا استقرار تر مد یعنی خاکستر ہونے پر حال واحد پر ہو جاتا ہے ربع منتظم پیدا ہوتی ہے جو ربع بلغم کے احتراق اور سودا بننے سے پیدا ہوتی ہے اس کے دورے طولانی ہوتے ہیں اور اکثر یہ ربع بعد مواظبہ بلغمیہ

کے پیدا ہوتی ہے اور عرق دیر میں نکلتا ہے اور بول غلیظ ہوتا ہے اور صلابت نبض میں کم ہوتی ہے اکثر تو یہی ہے کہ یہ ربع بعد حمیات بلغمی کے پیدا ہوتی ہے اور جو ربع خون کے احتراق سے پیدا ہوتی ہے اس سے پیشتر علامات خون کے پیدا ہوتے ہیں کہ منہ میں حلاوت اور اشتہائے طعام کم اور ثقل بارن اور ماندگی زیادہ ہوتی ہے اور دموی تپ کے علامات مطبقہ ہو یا سونوخس قبل اس ربع کے واقع ہوتے ہیں اور سرخی بول کی بھی اس رع پر مقدم ہوتی ہے اور سحنہ بدن بوجہ سرخی اور انتفاخ کے اور سن شباب یا طفولیت اور فصل ربیع یہ بھی اسی پر دلیل ہوتی ہیں کہ انتقال حمی دموی کا ربع کی طرف ہوا ہے اور اکثر بعد حمیات دموی کے یہ ربع واقع ہوتی ہے جو ربع احتراق صفرا سے ہو اس میں نبض بہت سریع اور متواتر ہوتی ہے اور لرزہ اور سردی سی شروع کرتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گوشت پسا جاتا ہے پیاس بہت لگتی ہے پسینا بھی خوب نکلتا ہے اور غضب اور پیاس مس التہاب یعنی بھڑک پیدا ہوتی ہے سحنہ بدن اور سنا ور فصل بھی اس پر دلالت کرتی ہیں اور کبھی بعد حمی صفراوی کے اس ربع کا پیدا ہونا اسی پر دلالت کرتا ہے کہ احتراف صفرا سے پیدا ہوتی ہے نبض اس ربع میں مائل بصلابت ہوتی ہے بسبب پیوست غلط کے اس لئے کہ یہ خلط جذب کرتی ہے شریان کو اندر کی طرف پس شہوق اس نبض کا باطل ہو جاتا ہے جیسے نبض شیخ کی پیرانہ کی میں ہوتی ہے اور کیفیات میں نبض مستوی ہوتی ہے جب تک خلط سوداوی میں حرکت نہ پیدا ہو اور جب مادہ متحرک ہو نبض میں اختلاف زائد پیدا ہو جاتا ہے اس لئے کہ فضول میں غلاظت ہے اور تفادت اس نبض کا بروقت فترت کے بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور یہ نفاوت کامل دلالت ربع پر کرتا ہے اکثر نبض میں انبساط غیر مستوی اور انقباض جس میں سرعت زیادہ ہو برخلاف غب کے پیدا ہوتا ہے نبض ربع کی بہ نسبت بغمیہ کے زیاہ صفر اور تواتر میں محسوس ہوتی ہے مگر بطی ہونے میں بلغمی کی مثل ہوتی ہے اور ابتدائے نوبت میں اس کا بطور زیاہ ہوتا ہے اور تفادت اور اختلاف میں کثرت ہوتی ہے اختلاف کل حمیات کی

نسبت بعد ابتدائے نوبت کی عظم اور تواتر اور سرعت شروع ہوتی ہے اور بول ربع میں جمیع اوقات میں عدم نضج پر متشابہ ہوتا ہے اس لئے کہ مادہ بارد اور غلیظ ہے لیکن منتہی کے وقت جید ہو جاتا ہے مگر اس کے احوال اور الوان مختلف ہوتے ہیں اس واسطے کہ سودا چند اخلاط سے پیدا ہوتا ہے ربع میں نضج پیدا ہونے کی علامت یہ ہے کہ لرزہ میں نرمی پیدا ہو۔ مگر بول ابتدا میں سپید مائل بہ سبزی اور خام ہوتا ہے کہ اس میں ہضم جید نہیں ہوتا اور بعد ابتدا کے اس کا حال مختلف اور رنگ برنگ ہوتا ہے اس لیئے کہ اکثر تولد سودا کا چند اخلاط سے ہوتا ہے اور انحطاط کے وقت بول سیاہ ہو جاتا ہے اور پسینا ربع میں بہ نسبت بلغمی تپ کے زیادہ نکلتا ہے اور صفراوی تپ کی بہ نسبت کم نکلتا ہے اور پیاس کم ہوتی ہے ہاں اگر سودائے صفراوی سے ربع پیدا ہو تو پیاس بھی زیادہ ہوتی ہے علاج اس مرض میں پہلے یہ دیکھنا چاہئے کہ یہ ربع سودائے دموی سے ہے یا سودائے بلغمی سے یا سودائے صفراوی سے یا سودائے سوداوی سے بعد اس کے جیسا مادہ ٹھہرے اس کی مناسب جو تدبیر ہم بیان کرتے ہیں کرنی چاہئے۔

مگر جمیع اقسام اس تپ کے بعض احکام علاج میں شریک ہیں اس لئے کہ جمیع اقسام کی ابتدا میں لرزہ پیدا ہوتا ہے اس واسطے ضرور ہے کہ تامل کریں آیا خون میں غلبہ ہے خصوصاً جس وقت کہ ربع سودائے دموی سے پیدا ہوتی ہے کہ اس وقت فصد کر کے خون بقدر حاجت نکالا جائے گا اور بیشتر بوجہ کثرت اور رداءت خون کے مقدار کثیر کا نکالنا واجب ہوتا ہے اگر فصد بے حاجت کی لی جائے دو وجہ سے مضر ہوتی ہے اول تو ضعف پیدا کرتی ہے دوسرے سودا کی ضد یعنی خون جو نکل جاتا ہے اور حرارت اور رطوبت کم ہوتی ہے تو برودت اور یبوست غالب ہوتی ہے اور تحریک اخلاط فاسدہ کی بطرف خارج کے ہو کر اچھے اخلاط فاسدہ کی بطرف خارج کے ہو کر اچھے اخلاط کو بھی فاسد کر دیتی ہے ایک یہ بھی حکم مشترک جمیع اقسام ربع میں ہے کہ ابتدا میں استفراغ مادہ مرض کا تھوڑا سا واسطے تخفیف مرض کے کرنا چاہئے بالکل اخراج مادہ کا کہ جس سے

بالکل بدن پاک ہو جائے نکرنا چاہیئے۔ کہ یہ بات وقت نضج کے مناسب ہے جیسا ہم آگے اس کی طرف اشارہ کریں گے اور استفراغ سبک بھی ایک دن بعد نوبت کے کرنا چاہیے۔ اور قوی اول مرض میں نہ کرنا چاہیے۔ استعمال مرخیات کا یعنی جو دوائیں مزاج کو مائل رطوبت کریں واجب ہے اور اگر مشروب دوائیں مرخی بوجہ ضعف معدہ کے مناسب نہ ہوں ان کے عوض اسی فائدہ کے حقنے کی دوائیں قوی نہ ہوں قوی دواؤں کا حقنہ بوقت منتھی کے البتہ جائز ہے اگر طبیب براہ تہور یعنی جرات جاہلانہ ابتدا میں سودے کا اخراج کئی مرتبہ قوی حقنون سے کر کے مرض کو دور کرے تو کبھی یہ تدبیر کارگر ہو جاتی ہے مگر یہ صواب تدبیر ایسا ہے کہ خطا کرنے کے بعد پیدا ہوا ہے اور اس صفت کو ایسی سوء تدبیری سے قیاسی دائمی نہ جاننا چاہیئے بروز نوبت کے کھانے سے منع کرنا چاہیے اور رفاقہ کی تکلیف دینی چاہیئے اور آب سرد سے قطعاً باز رکھنا چاہیے ہر روز گوشت تہیو خواہ چوزہ مرغ کا ابتدا میں تین خواہ چار دن تک دینا چاہیئے پانچویں دن سے فقط چوزہ مرغ کا دینا چاہیئے کہ اس وقت یہی بہتر ہے۔ سوائے روز نوبت کے ہر روز گلقند گرم پانی میں پیس کر دو مرتبہ پلانا چاہیئے یا تین درم گلقند دس درم سکنجبین ملا کر استعمال کریں۔ اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ اگر سودا صفراوی ہو ابتدا میں ایسی چیز کا استعمال جو طبیعت میں اطلاق صفرا پیدا کرے ضرور ہے مثلاً بلیلہ زرد اور بنفشہ غیرہ اور اگر سودا بلغمی ہو ایسی چیز کا استعمال واجب ہے کہ جس سے کس قدر اخراج بلغم کا ہو مثلاً دوا میں تھوڑا سا تربد شریک کریں اگر سودا سوداوی ہو تو ایسی دوا ابتدا میں جس میں کس قدر بسفائج اور افتیمون شریک ہو واسطے اخراج بلغم کے ضرور ہے یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ ماءالجبن میں جس قوت کی دوا ملا کر استعمال کریں اچھی طرح اس قوت کو اٹھا لیتا ہے اور بیشتر تنہا ماء الجبن کا استعمال خصوصاً اگر حرارت غالب ہو انجاح مرام اور برآمد کار میں کافی ہوتا ہے اور گلقند اور اس کا صاف پانی جو خوب پانی پکا کر نکالا جائے قائم مقام ماءالجبین کے ہو خصوصاً اگر معدہ میں صعف ہو تو ماءالجبن سے افضل ہے

اس طرح اگر خلط بارد ہو یعنی سودائے بلغمی ہو جب بھی گلقند کا استعمال متعین ہو اور قے کرانا بھی بہت نافع ہے خصوصاً قبل از طعام کے اور بعد طعام کے نہایت مناسب ہے بالتخصیص بروز نوبت کے قبل از نوبت علی الخصوص اگر سوداوی بلغمی ہو بہت سودمند ہے اور قے کا نفع فقط ابتدائے مرض میں منحصر نہیں بلکہ یہ تدبیر ہر وقت مفید ہے اس واسطے واجب ہے کہ زمانہ ابتدا اور اوائل نضج میں بہ سختی استفراغ فضول کا ایسی چیز سے نہ کرایا جائے جس میں سخونت قوی ہو یا وہ دوا جو خشکی زیادہ پیدا کرے خواہ ترک غذا سے وہ خشکی پیدا ہو اور ایسی دوا کا استعمال کریں جو ضعف پیدا کرے اس لئے کہ اس سے اگر ابتدا میں اسہال ہوگا مواد صالح زیادہ نکل جائیں گے ایضاً ابتدا میں تدبیر لطیف بھی نہ کرنی چاہئے کہ اس سے بھی ضعف پید ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر ضعیف میں کواہ جاڑوں میں ربع شروع ہو پہلے آب جو ہمراہ سکنجبین کے واسطے کھولنے ان راہوں کے جن راہوں سے اخراج اور ادرار فضول کا ہوتا ہے پلانا چاہئے اور اس فصل کی ربع جلدتر زائل ہو جاتی ہے استعمال آب شعیر اور سکنجبین کا بعد نوبت اول کے دوسری نوبت میں تین چار گھنٹے پیشتر کرانا چاہئے۔

اگر جاڑوں میں ربع عارض ہو تو مدرات کا استعمال مناسب ہے اس لئے کہ قے اور اسہال اس فصل میں دشوار ہے قرص کا استعما کسی طرح درست نہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سرد تر چیز جو باشانی نہ ہضم ہو سکیں اور کیموس جن کا جید ہے اس مرض میں کبھی موافق ہوتے ہین اس لئے ان کی برودت ضد تپ کی ہو اور رطوبت سودا کے یوست کی ضد ہے اس لئے واجب ہے جس وقت ضرر کا خوف نضج میں نہ ہو ایسی چیزوں کا استعمال کیا جائے اور وہ مقدار جس میں کوف نضج کی مضرت کا نہیں ہے تنہا خواہ کوئی ایسی چیز شریک کر کے جو حار طب ہو دی جائے کہ ان چیزوں کی برودت کی تعدیل کرے اور رطوبت میکی نہ کرے ایسی چیزیں وہی ہیں جن میں حرارت اعتدال کے ساتھ ہو۔ سرد خشک چیزوں سے نہایت احتراز کرنا چاہئے کہ ان کی جہت سے خلط سوداوی

بھی پیدا ہوتی ہے اور نضج میں خامی بھی واقع ہوتی ہے سرد تر چیزیں جو اس مرض میں موافق ہیں۔ جیسے کاسنی کاہو خربوزہ شفتالو۔ کبھی ایسی چیزوں سے اجتناب یا بوجہ شدت برودت کے کیا جاتا ہے جیسے کاہو میں ہے اور میٹھے خربوزے میں نہیں ہے بانجوف اورار جس کی جہت سے خون میں غلاظت پیدا ہوتی ہے اور یہ بات خربوزے میں ہے یا اس جہت سے پرہیز کیا جاتا ہے کہ اس شے میں ایک ایسا بھی جز ہے جو عفونت پر آمادہ ہے یہ بات شفتالو میں ہے الغرض سرد چیزوں کے استعمال میں ان قباحتوں کا لحاظ رکھنا چاہئے۔

گرم غزا جس میں گرمی باعتدال ہو اور رطوبت زیادہ ہو بہت نافع ہے خصوصاً جس وقت اس کی گرمی کی تعدیل کر لی جائے اور مادے کی نضج میں اس غذا سے کچھ اعانت نہ چاہی جائے اور سرد تر غذ املائی جائے جیسے انجیر کو کاسنی میں ملا کر کھلائیں۔ شروع تپ میں ایسی چیزوں کا کھانا جس میں شوریت اور تیزی اور تقطیع ہو کچھ مضر نہیں بشرطیکہ حرارت کے بڑھ جانے کا خوف نہ ہو اور آخر میں چونکہ حرارت نرم ہو جاتی ہے ایسی چیزوں کا استعمال ضرور چاہئے۔

قرص افسنتین ابتدا سے انتہا تک نافع ہے منجملہ ان چیزوں کے جو اس مرض میں نافع ہیں گرم پانی میں بیٹھنا خواہ میٹھے پانی میں ہر روز قبل غذا کے اور حمام ایسا کرنا جس سے ترطیب حاصل ہو اور عرق بر آمد نہ ہو اور حرارت ہیجان میں نہ آئے اور کوش حالی اور آسایش کا التزام کرنا اور ریاضت اور حرکات بدنی اور نفسانی کا ترک کرنا کل سوداوی تپوں میں احتیاج ترطیب کی ہے بعد اس کے تبرید اور تسخین کے محتاج ایسا ہونے میں اختلاف ہو اور مخففات کی طرف اس واسطے حاجت ہے کہ ان میں تقطیع اور جلا اور اطلاق کی قوت ہوتی ہے بغرض تجفیف کے محتاج الیہ مجففات نہیں ہیں۔ معدہ کی بھی رعایت ایسے ضمادات سے جو مقوی ہوں اور حرارت ان کی قوت اور لطافت کی درمیانی ہو بحسب مقتضائے حال کے ضرور ہے اور طحال اور جگر کی رعایت کرنی چاہئے

کہ ان میں سے کسی میں ورم یا سختی پیدا نہ ہو جائے کبھی تے سے تنقیہ کرنے میں آب ترب خواہ تخم زب کی بھی حاجت ہوتی ہے کہ سکنجبین ملا کر استعمال کریں اور کبھی تے کرانے میں پہلے چقندر اور نمکین مچھلی اور رزائی وغیرہ بنظر استعانت کھلاتے ہین اور کبھی بعد ان چیزوں کے کھلانی کے بہت سا پانی پلا کر پھر سکنجبین پلاتے ہیں اور تے کراتے ہیں۔ منجملہ ان چیزوں کے جو بروز نوبت کھلا کر تے کرائیں تا کہ مضرت برد اور لرزہ تیزی تپ سے امان حاصل ہو یہ ہے کہ لسن اور شہد کھلا کر سکنجبین علی پلائیں اور پیٹ بھر کے کھانا کھلائیں پھر گرم پانی سے تے کرائیں جب نوبت کا زمانہ گزر جائے رات کو تھوڑا سا کھانا دینا چاہئے اور صبح کو حمام کرانا چاہئے۔

تے کرانے کے واسطے کھانا پانچ گھنٹے نوبت سے پہلے کھلانا چاہیے۔اس لئے کہ تدبیر اکثر نافع ہوتی ہے اگرچہ تے نہ آئے۔ قبل از نوبت کے تے کرانا ہر خلط کی تپ کی نوبت میں خفت پیدا کرتا ہے۔ اور اس تپ کو زائل بھی کر دیتا ہے ایک عمدہ تدبیر یہ بھی ہے کہ بروز نوبت فاقہ کرائیں اگر کوئی مانع ضعف وغیرہ کی قسم سے نہ ہو اور جب تک نوبت تمام نہ ہو جائے کچھ نہ کھائیں ور نوبت کی دوسرے روز حمام میں داخل ہوں اگر مادہ میں نضج آ چکا ہو تو برسم متعرف حمام کریں ورنہ فقط گرم پانی اتنا بدن پر ڈالیں جس سے لذت بدنی اور ترطیب حاصل نہ ہو مگر اس قدر پانی گرم نہ ہو جو خلط میں ثوران اور جوش پیدا کرے اور نوبت کے تیسرے دن تے کا استعمال کرانا چاہیے اس واسطے کہ فضلہ طعام باقی ہوتا ہے اور رواسطے اخراج اس فضلہ کے جس میں تحمام نے وقت پیدا کر رکھی ہے علاوہ بر اں مناسب ہے کہ تے بروز نوبت بھی کرائی جائے۔ اگر سوداوی ہو فصد باسلیق نافع ہے اور بعد فصد کے استفراغ لطیف ایسی دواؤں سے جن سے تنقید خون کا ہو اور راندر کے شکاعی باد آورد بسفائج شاہترہ ہلیلہ کابلی اس میں داخل ہو۔ یہ قسم ربع کے علاج کو جلد قبول کرتی ہے اگر سوداء صفراوی ہو تبرید اور ترطیب میں بذریعہ دوا اور غذا کے مبالغہ کرنا چاہئے اور معتدل پانی میں بٹھلانا اور ایسے ہی پانی

سے نہلانا واجب ہے اور تلئین طبیعت کی ایسی دوا سے جیسے بنفشہ اور ماءالجبن سے ہوتی ہے جس میں تھوڑی بسفائج اور سکنجبین افیتمونی شربت وردآب لبلاب املتاس ملا ہوا ابتدا میں کرنی چاہیں پورا مسہل بیشتر تو بعد بیس دن کے موثر ہوتا ہے اس لئے کہ نضج مادہ کا سودائے صفراوی میں بعد بیس دن کے ہوتا ہے بعد استعمال اس تلئین خفیف کے رفتہ رفتہ ایسی دوا دی جاتی ہے جس سے تلطیف اور تقطیع حاصل ہو۔ اگر ایسے بیمار کے معدہ کی اصلاح کی حاجت ہو مروخات اوبان سے اور ایسا طلا جس کی قوت حرارت کی بابونہ اور برگ افسنتین اور اکلیل الملک وغیرہ سے زیدہ نہ ہو کرنی چاہئے۔

زیادہ فاقہ کرنا تا کہ بروز نوبت بھی اس بیمار کے واسطے مناسب نہیں ہے اگرچہ بروز نوبت تھوڑی سی غذا بے مزا پر کیوں نہ اقتصار کیا جائے۔ تنقیہ کرنے والی دوائیں جو اس قسم میں نافع ہیں ان میں ایک یہ جوشاندہ ہی ہلیلہ افتیمون سناء سکنجبین جس میں لبنفشہ بھی جوش دیا گیا ہو ان دواؤں سے جوشاندہ طیار کر کے پلائیں۔ کبھی ایسے بیمار کو حلتیت یعنی ہینگ بھی پانی میں گھول کر نہار منہ پلاتے ہیں اگر متلی پیدا ہو تو قے کریں۔

اگر سودا بلغمی ہو سکنجبین علی کی اصلاح آب کرفس اور رازیانہ وغیرہ سے کر کے استعمال کریں گے اور اگر تلئین کی حاجت ہو اس دوا میں پہلے تھوڑا سا تربد جو مخرج بلغم ہے اور بسفائج شریک کریں گے اور رفتہ رفتہ غاریقون تک قوت اجزائے مسہلہ کی بڑھائیں گے اور سکنجبین بزوری جو شہد سے بنے اور اس کے ذریعہ سے قے کرائیں گے خواہ مثل سکنجبین کے اور دوا سے تا کہ نضج شروع ہو جائے اور معدے کی سینک اور ضماد قوی تر دواؤں سے بہ نسبت سودائے صفراوی کریں گے یہاں تک کہ خرمائے خشک اور انجیر خشک اور مثل اس کے استعمال کریں گے اس طرح مالش معدہ کی اوہان حارہ سے بڑھتے بڑھتے روغن قسط تک کریں گے کبھی قے کرانے میں سکنجبین کے ساتھ تھوڑی سی خربق سفید بھی ملانی پڑتی ہے اور اگر مادہ اس سے زیادہ غلیظ ہو تو خربق سفید پیس کر مولی میں داخل کر کے بناتے ہیں خواہ رات کو خربق مولی میں رکھ کر صبح کو خربق نکال کر

اگر فصد واجب ہو میں اس پر جسارت کرتا ہوں ۔ جالینوس کہتا ہے میں نے خلق کثیر کو ربع سے نجات دی ہے اس طرح پر کہ ا کو بعد نضج کے مسہل پلایا ہے اس کے بعد عصارہ افسنتین اس کے بعد استعمال تریاق کا کیا ہے میں کہتا ہوں کہ فقط حلتیت اور فلفل تنہا بہت نافع ہیں اگر نضج ظاہر ہو جائے اور مرض منتہی کو پہنچ جائے صحنا ر یعنی ماہیانہ جو ایک طور خاص پر مچھلی کو تیار کرتے ہیں اور نان خورش کبر اور رائی اور مری کی بھی اس کو کھلانی چاہئے اور جو چیز کہ اسمیں قوت تلطیف کی زیادہ ہو وہ بھی مناسب ہے اور کبھی بعد چالیس دن کے ہر روز صبح شام بقدر کنار دشتی کے دوائے حلتیت کھلانے کی حاجت ہوتی ہی اگر تپ میں تیزی نہ ہو اور مادہ سودائے صفراوی نہ ہو۔ بعد ظہور نضج اور پہنچنے منتہی کے یہ قرص نافع ہے عصارہ غافث زعفران ہر ایک پانچ درم اس قو لوقندریوں لک ریوند طباشیر ہر ایک پانچ درم تم حماض تخم خرفہ گل سرخ سنبل الطیب تخم کشوت انیسوں تخم کرفس بیخ کبر حب البان تخم رازیانہ ہر ایک سے چار ورم آب کرفس میں قرص طیار کریں اور آب رازیانہ اور کاسنی اور کشوث کے ساتھ پلائیں یہ دوا وجوہ کثیرہ سے نافع ہے جب نضج اچھی طرح سے مادہ میں آ جائے اس وقت مرستائیس ورم سنبل الطیب تیرہ ورم فطرا سالیون پندرہ درم انیسوں پندرہ ورم عاقرقرحا قسط فقاع اذخر پانچ درم شراب کہنہ خواہ شیرہ ترنجبین ڈال کر معجون بنائیں مقدار شربت اس معجون کی سات ورم کبھی آخر میں اس تپ کے جب مریض بقیہ ہو جاتا ہے اس غرض سے کہ تپ کی اذیت کم پہنچے اور کثرت حرارت میں تخفیف ہو اور مادہ کی تلطیف بھی ہو جائے یہ دوا پلاتے ہیں بزرالبنج یبروج ایک قیراط حلتیت قریب ثلث باقلا کے ازیں قبیل یہ بھی دوا ہے فوتنج بستانی چار مثقال تخم اونگن بیس مثقال افیون ایک مثقال چھوٹے چھوٹے قرص بنا کر سایہ میں خشک کریں مقدار شربت اس دوا کی ایک درم یہ بھی دوا جید ہے۔ اس کا استعمال بعد ظہور اثر نضج آخر مرض تک ہو سکتا ہے زبیب بستانی یا نہری سومر بری یعنی لہسن اور آس تازہ ہموزن پہی پانی میں بھگوئیں اس کے بعد جوش دیں

اس قدر کہ خوب اثر نکل آئے اور صاف کرکے بقدر ایک اوقیہ کے پلائیں ایضاً تخم کرفس
انیسوں قروماناہر ایک سے پانچ درم سعتر بری غافث ہر ایک سے سات درم نانخواہ چار
درم شکاعی تین درم زبیب میں نہ تین رتل پانی میں پکائیں جب ایک رطل باقی رہ
جائے تب پلائیں یہ بھی دواان کے واسطے بہتر ہو نانخواہ سنبل الطیب فودنج ہر ایک سے
ایک درم زیرہ رومی انیسوں ہر ایک سات درم حلتیت پانچ درم زنجبیل چار چرم سلیخہ تین
درم سلیخہ تین درم بقدر کفایت کے شہد ڈال کر معجون بنائیں آب کرفس اور رازیانہ کے
ہمراہ پلائیں مقدار شربت اس معجون کی ایک درم ایضاً یہ بھی قرص نافع ہے عصارہ
غافث وسد رم اسقلو قندریوں طباشیر رازیانہ سنبل زعفران پانچ پانچ درم لک ریوند چینی
چار چار درم تخم خرفہ تخم خیار چھ چھ درم آب کرفس میں قرص بنائیں ایضاً ربع بلغمی کے
واسطے مر پانچ درم زعفران فطراسالیون پانچ پانچ درم سنبل الطیب ساڑھے چار درم
جندبیدستر تین درم انیسوں ساڑھے تین درم تخم کرفس کردیا یعنی زیرہ رومی چار چار درم
حمانیا پوست سلیخہ میعہ ہر ایک ۳/۱ دو درم سیسالیوس اندرخون معجون ہر ایک سے ۲/۳
ایک درم۔ اگر لرزہ میں شدت ہو جائے شیر گرم پانی اور سکنجبین سے قے کرانا نافع ہے
اگر اس سے قے نہ آئے تقویت اس دوا کی جو دوائیں اوپر مذکور ہو چکیں ہیں ان سے
بحسب وقت کرنی چاہئے تبخیر اس نطول سے جس میں شیح وبابونہ وغیرہ جوش دیا گیا ہو کر
کے بہت سے چادرے اڑھانا سخونت کو جمع کردیتا ہے بیان ان نسخجات مسہلہ کا جن کی
حالت بعد نضج کے ہوتی ے ہلیلہ کا بی چھ درم افتیمون افسنتین ہر ایک پانچ درم ہلیلہ زرد
عصارہ غافث آملہ ہر واحد چار درم تخم کرفس انیسوں رازیانہ ہر ایک دو درم اس کا
جوشاندہ بنائیں بہ نرمی اسہال کرتا ہے۔ یا کشمش دس درم ہلیلہ زرد عصارہ غافث آملہ ہر
واہد چار درم تخم کرفس انیسوں رایانہ ہر ایک دو درم اس کا جوشاندہ بنائین بہ نرمی اسہال
کرتا ہے۔ یا کشمش وسد رم ہلیلہ کابلی افتیمون ہر ایک آٹھ درم شاہترہ سات درم شکاعی
قنطوریوں غلیظ ہر واحد چھ درم غافث بیک اذخر ہر واحد پانچ درم پانچ رطل پانی میں

جوش دیں جب ایک رطل باقی رہ جائے استعمال کریں حب خفیف اگر پانچ دن میں ایک مرتبہ استعمال کیا جائے نافع ہوگا اور مجرب ہے افتیمون تربد ہر ایک دس درم کردیا انیسوں ہر ایک سات درم نانخواہ آٹھ درم تخم کرفس رازیانہ ہر واحد تین درم بسفائج چھ درم غاریقون سپید آٹھ درم نمک ہندی پانچ درم ایارج فیقرا گیارہ درم پودینہ کے پانی میں گولی بنائیں مقدار شربت ۲/۱ ایک درم اگر مادہ بلغمی ہو یہ گولی نفع کرے گی نانکواہ غاریقون افتیمون ہر ایک آٹھ درم تخم کرفس انیسون تخم رایزانہ ہر ایک تین درم ملح نفطی پانچ درم ایارج ہر ایک ایک درم مقدار شربت ۲/۱ ایک درم اگر مادہ بلغمی ہو یہ گولی نفع کرے گی نانخواہ غاریقون افتیمون ہر ایک آٹھ درم تخم کرفس انیسون تخم رازیانہ ہر ایک تین درم ملح نفطی پانچ درم ایارج ہر ایک ایک درم مقدار شربت ۲/۱ ایک درم اگر مادہ بلغمی ہو یہ گولی نفع کرے گی نانخواہ غاریقون افتیمون ہر ایک آٹھ درم تخم کرفس انیسوں تخم رازیانہ ہر ایک تین درم ملح نفطی پانچ درم ایارج ہر ایک ایک درم مقدار شربت ۲/۱ دو درم اگر تپ کے ساتھ طحال میں درد ہو یہ دوا نفع کرے گی اور یہ نرمی اسہال کرے گی اسقولوقندریوں پندرہ درم غاریقون بارہ درم ہلیلہ سیاہ ایارج ہر ایک دس درم ہلیلہ کابلی افسنتین ہر ایک آٹھ درم شکاعی بادآورد کماقیطوس یعنی ککروندہ عصارہ غافث ہر ایک سے سات درم ثمرۃ الطرفہ یعنی جھاؤ کا پھل بیخ کبر ہر ایک پانچ درم تخم کرفس انیسون تخم رازیانہ مکد تین درم خواہ اس سے معجون بنائیں یا گولی تیار کریں تغذیہ اصحاب ربع کا اصوب یہی ہے کہ ان کی تدبیر میں ہفتہ اول سے تین ہفتہ تک کس قدر تلطیف کی جائے نہ اتنی کہ جس سے ضعف پیدا ہو اور یہ تدبیر اس طرح پر ہو کہ گوشت اور زہومات یعنی ان چیزوں سی جن میں بساہندہ اور بدبو آتی ہے بالکل پرہیز کرایا جائے اس لئے کہ یہ تدبیر ان کے مادہ کو کم کردے گی اور راس میں خفت پیدا کرے گی اور ان کی مدت مرض میں کمی ہو جائے گی بعد تین ہفتوں کے البتہ قوت کے زیادہ کرنے کی تدبیر کرنی چاہئے اور مثل سمک رضراضی خواہ نیمبرشت خواہ چوزہائے مرغ اور تیہو وغیرہ کے

کھلائیں جب ایسی غذائیں ہفتہ تک دی جائے اور مع ان تین ہفتوں کے جس میں تدبیر لطیف ہو چکی ہے۔ اب چھ ہفتہ گزر جائیں اور مرض میں نقصان پیدا نہ ہو پھر رعایت قوت کی اس سے زیادہ قوی غذا سے کرنی چاہئے اور ایسی چیزیں کھلانی چاہیں جو زیادہ قوی ہوں مثلاً گوشت مرغ جوان اور بز یکسالہ اور جس طائر کا گوشت نرم ہوتا ہے جیسی تدرد اور دراج اور وہ مچھلی جو بہت بڑی نہ ہو۔ یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ مربوع کی غذا میں شرط یہ ہے کہ اس میں چند خصلتیں جمع ہوں۔ اول تو یہ کہ نفخ پیدا نہ کرے بلکہ محلل ہو اس نفخ کی جو خلط سودا سے پیدا ہوتا ہے دوسرے یہ ہے کہ غلیظ نہ ہو بلکہ ملطف غلیظ کی ہو۔ تیسری یہ کہ قابض نہ ہو خواہ بستگی طبیعت کی مورث نہ ہو بلکہ روانی شکم پیدا کرے۔ چوتھے خون جو اس غذا سے پیدا ہو محمود اور صالح ہو اکثر ایسی غذا وہی ہوتی ہی جس میں حرارت اور رطوبت ہو۔ اور یہ بات تو پہلی معلوم ہو چکی ہے کہ قبل از نوبت کیونکر غذا دیتی جاتی ہے اور کتنے گھنٹے نوبت سے پہلے اور کس قدر بروز نوبت دے سکتے ہیں اور یہ بھی اوپر بیان ہو چکا کہ بیشت عین وقت نوبت خواہ قریب اس وقت کے دی جاتی ہے اگر غلبہ ضعف کا کوف ہو پھر بھی صوب یہی ہے کہ تپ حالت گرسنگی میں آئے تا کہ طبیعت مشغول کسی اور چیز کی طرف سوائے مادہ مرض کے نہ ہو جائے ارفقط مادہ مرض کے دفع اور صلاح میں مشغول ہے۔ شراب صاف رقیق اس مرض میں نافع ہے علاج ربع لازمہ کا حال اس تپ کا جیسا ہم اوپر بیان کر چکے وہی ہے کہ جذب واقع ہوتی ہے اور قانون علاج کا موافق قاعدہ علاج ربع مفترہ کے ہے اتنا فرق تو ضرور ہے کہ چند چیزیں اس میں بالتخصیص ایسی ہوتی ہین کہ امیں نہیں ہوتی۔ ان میں سے یہ بھی ایک بات ہے کہ ربع لازمہ میں اگرادویہ مسخنہ کا استعمال ہو تو سیلان بجانب اعتدال خواہ نبر یدرہے کہ اس تپ کے مناسب یہی ہے اس ل ء کہ تپ لازم ہی اس واسطے واجب ہے کہ اس کی علاج میں سکنبین ماو رگلقند اور سکنجبین بزوری اور ماءالاصول جس کا مزاج معتدل ہو اور افشورہ سرد جو شہد سے شیریں کی جائیں۔

از جملہ خصائص یہ بھی ہے کہ فصد اس مرض میں واجب تر ہے اس لئے کہ مادہ عرق کے اندر محصور ہے۔ از آں جملہ یہ بھی ہے کہ اس میں اجازت گوشت کی بہ نسبت ربع مفترہ کے کمتر ہے حمی خمس اور سدس اور سبع وغیرہ اور ان کا نام فیماطوس ہے اور کچھ لوگ ان حمیات کو دوں بھی کہتے ہیں یہ سب حمیات ایسی مادہ سے پیدا ہوتے ہیں جو ہم جنس مادہ ربع کی بسوداویت میں ہوتا ہے مگر ان کا مادہ زیادہ غلیظ ہوتا ہے اور کمتر ہوتا ہے اور کثر سودائے بلغمی سے یہ حمیات پیدا ہوتے ہین۔ سدس اور سبع اور ان کے علاوہ تسع وغیرہ ان کی نسبت بقراط کا یہ حال ہے کہ ذکر کرتا ہے اور قائل ان کے وجود کا ہے اور جالینوس کا بیان یہ ہے کہ میں نے اپنی تمام عمر میں کوئی تپ ان اقسام کی نہیں دیکھی بلکہ خمس بھی جو بخوبی تمیز ہو اور بقوت دورہ کرے نظر سے نہیں گزری شاید اگر اس تپ کا وجود ہو تو خفی اور پوشیدہ ہو گی۔ جالینوس نے توجیہ قول بقراط میں لکھا ہے کہا گر بموجب قول بقراط ایسی حمیات کی موجودگی مانی جائے تو حمی سبع خواہ تسع کا سبب حدوث فقط سوء تدبیر جو کھانے اور پینے کے امور میں واقع ہو ٹھہرے گی اس طرح پر کہ جس وقت کوئی شخص استعمال سوء تدبیر کا کرے اور اسی طور پر چندے کرتا رہے اولاً تو اس سے حمی پیدا ہو گی پھر جب ایسی تدبیر کو اپنی عادت مقرر کرے وقت اس کا ایسا ہی ٹھہرائے اجتماع مادہ اور سوء تدبیر سے برابر اوقات سبع او تسع کے ہو اور یہ تپ پیدا ہو اور اگر اس عادت کو ترک کریں اور اصلاح کرے تو ہر آئینہ تپ اس قسم کی عارض نہ ہوتی۔ پس ظاہر ہوا کہ سبب ایسی تپ کا اعادہ سوء تدبیر کا اوقات معینہ پر ہے اور دورات انہیں تدبیرات کے ہیں کچھ ایسے مواد نہیں ہیں جن کا دورہ ہوتا ہے پھر اس کے بعد جالینوس نے یہ بھی کہا ہے کہ ایسے حمیات کے امتحان میں ایسی ہی سوء تدبیرات کی رعایت کی جائے تا کہ غلط واقع نہ ہو اور مریض کو حکم ترک کرنے ایسے ماکولات اور مشروبات کا ایسے اوقات میں کیا جائی جو ملزوم دورہ حمیات کے ہوتے ہین علاوہ برین خود جالینوس گویا ایسے حمیات کے وجود کا منکر ہے اور گویا اس کی رائے میں اگر ایسے

جاتی ہے اور اختلاط اور اختلاف پیدا ہوتا ہے اکثر اشتعال ان چتوں کا اعضائے رئیسہ
تک ہوتا ہے اور منجر بہ دق ہو جاتی ہیں اور ایسے حمیات کی شان سے یہ بات ہے کہ اخیر
میں ایک اسلوب واحد پر ٹھہر جاتی ہیں اکثر یہ اسلوب ایسا ہی ہوتا ہے کہ تپ ربع پیدا
ہو اس کو ہم نے ربع کی بحث میں بیان بھی کر دیا مگر ان حمیات کا ربع کی طرف منتقل ہونا
اس وقت ہوتا ہے کہ اخلاط اور رطوبت میں کثرت ہو لیکن اگر ذوبان زیادہ ہو جائے
اور استفراغ محسوس اور غیر محسوس متواتر ہو چکے ہوں اور مادیت اخلاط کی قدرے جس
میں غلظت نہ ہو باقی رہ جائے اس وق ربع کا ہونا ضرور نہ ہوگا بلکہ نوبت اس تپ کی
ربع سے زیادہ بطے اور دیر میں نہ ہونی چاہیئے اور جس مادہ کو ربع کی طرف انتقال کرنا
چاہئے تھا اس سے خمس پیدا ہو جائے گی اور ایسے ہی وقت میں لائق حال بدن کے یہ
ہے کہ اکثر استعداد ایسے اشتعال کی ہو جائے جس سے دق پیدا ہو یہ وجہ حمی خمس کی قبل
از دق ہونے کے بیان ہوئی پھر چونکہ دق جس وقت پہلی پہل پیدا ہو کچھ دور دن میں
ہے کہ اواخر وق میں اخلاط موجود بدن میں تھوڑی رمادیت منع فونت عارض ہو گی
ایک تپ پیدا کرے گی حمی دقیہ کی جہت سے چونکہ بدن پہلے نحیف و لاغر ہو چکا ہے اب
اس تپ عفنہ کے پیدا ہونی سے روائت اور زیادہ بڑھے گی۔ اس لئے کہ یہ تپ خلطی
علامت اس بات کی ہو گی کہ احتراق اس خلط میں بھی پیدا ہو گیا جس میں سے مقدار
قلیل باقی تھی اور اسی جہت سے حراقت اور سوزش اس کی کم ہو گی۔ اور یہ بھی ایک وجہ
اس کی زیادتی روات کی ہے کہ یہ تپ خلطی حمی دقی کی زیادہ ہونے اور دو چند ہونے کی
سبب ہو گی ضرور نہیں ہے کہ جن امراض کے مشاہدہ کا اتفاق کسی زمانہ یا کسی بلد میں نہ
ہو تو ان امراض کے وجود سے مطلق انکار کیا جائے جیسا جالینوس نے کیا ہے اور یہ بھ
ضرور نہیں کہ اگر حمی خمس کا وجود مانا جائے تو اس کے واسطے ایک پانچواں مادہ علاوہ
اخلاط چہارگانہ کے تجویز کیا جائے اس لئے کہ خلط سوداوی کا دورہ جو ربع میں ہوتا ہے
اس کی یہ وجہ نہیں ہے مقتضا اس خلط کا یہی ہے کہ چوتھے دن عود کرے بلکہ اس کی وجہ یہ

اور نہ مادہ میں زیادتی پیدا کرے۔ نہایت نافع معالجہ اس تپ کا یہ ہے کہ کربق اور تخم ترب جس میں خربق داخل ہو اور جوز القی اور تھبوے کے بیج سے قے کرائیں اور استفراغ مسہل میں ایارج کا استعمال کریں اس کے بعد استعمال تریاق وغیرہ کا مناسب ہے بروقت اس استفراغ کے تعریق بذریعہ ادویہ کے حمام گرم میں نفع کرتی ہے مگر آب حمام کا استعمال نہ کیا جائے اور مرطبات کا استعمال ہو حمی دق کا علاج اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ اعضائے بدنی میں مختلف قسم کی رطوبتیں ہیں ان میں سے بعض رطوبتیں ایسی ہین جو واسطے تغذیہ اور ترطیب مفاصل کی آمادہ کی گئی ہیںا ور اخلاط انہین کا نام ہے ایک قسم کے رطوبات یہ بھی ہین جو رگوں میں مخزون رہتی ہیںا ان میں سے ایک وہ بھی قسم ہے جو تمام اعضائے اصلیہ مین پراگندہ ہیں مثل شبنم کے اور یہ دونوں قسمیں یعنی جو عروق میں مخزون ہیں اور جو اعضا میں پرگندہ ہیں اور ان کی پہلی قسم جو تغذیہ اور ترطیب مفاصل کرتی ہے حمی عفونت کا مادہ جیسے ابتدا میں حمیات کے بیان ہو چکا اس واسطے کہ کل غذا جس قدر بدن میں حاصل ہوتی ہے صرف نہیں ہو جاتی بلکہ اس میں سے ایک حصہ تغذیہ اعضا میں صرف کرنے کے واسطے باقی رہتا ہے۔ بعض رطوبتیں ایسی ہین جن کے بستہ ہونے کا زمانہ قریب ہو گیا ہے یہ وہ رطوبتیں ہیں جو بقوت قریب بالفعل غذا اعضا ی ہوتی ین یعنی اس مقام تک کھچ جاتی ہیں اور اس عضو تک پہنچ جاتی ہین جس کی جزوء متحلل کا یہ بادل بنیں گی اور اس کے قائم مقام ہوں گی اور یہ رطوبات اس عضو میں زیادتی پیدا کر کے اس کے مشابہ ہوں گے اگر زمانہ ان کے سیلان کا قریب ہے اور ابھی یہ بستہ نہیں ہوئیں۔ ان میں سے کچھ رطوبتیں ایسی ہیں جن کے ذریعہ سے اعضا فشابہتہ الاجز اول خلقت سے اپنے اجزا مینا تصال بہم پہنچاتے ہیں اگر یہ رطوبت باقی تر ہی تو ان اجزا میں تفرق ہو جائے اور تفتیت یعنی ریزہ ریزہ ہونا اور تخرب یعنی خاکستر ہو جانے کی کیفیت پیدا ہو جائے مثال رطوبت اولی کی یعنی اس رطوبت کی جو مثل شبنم کے پھیلی ہے چراغ کے تیل کی ہے جو چراغ

تلطیف غذا کی اس مکیں حاجت ہوتی ہیاور سرد پانی کی قطعاً ممانعت ہوتی ہے اور مراعت جانب قلب کی طلا اور ضماد سے کم کی جاتی ہے۔ خصوصاًان اعضا کی بیماریوں میں جوگرد قلب کے ہیں جیسے حجاب اکثر اضطرار طبیب کا جو بوجہ سقوط قوت مریض اور تواتر غشی کے ہوتا ہے اور شراب اور ماء اللحم پلانے اور دواء المسک وغیرہ کھلانے کی اجازت دیتا ہے یہ تدبیر انجام کار میں دق پیدا کرتی ہے۔ کبھی دق عفونت اور اورام کے ساتھ مرکب ہو جاتی ہے دق ک اپہلا درجہ پہچاننا دشوار ہے اور علاج اس درجہ کا سہل ہے اور آخر میں یعنی دوسرے درجہ میں شناخت آسان اور علاج دشوار ہے اور اخر درجہ دوم یعنی ذبول میں یقیناً قابلیت علاج کی باقی نہیں رہتی ہے پر تیسرے درجہ کا کیا مذکور علامات دق کے نبض دقیق صلب متواتر ضعیف ہوتی ہے اور ایک ہی کیفیت پر ثابت رہتی ہے لمس مدقوق کا ایسا ہوتا ہے کہ ابتدا میں جو ہاتھ بدن پر رکھا جائے تو حرارت سونخس سے کمتر گرمی محسوس ہوتی ہے خواہ اور کوئی ہرارت جو دیگر اخلاط میں مشتعل ہوان سے بھی مدقوق کے بدن کی گرمی کم معلوم ہوتی ہی جب ہاتھ تھوڑی دیر تک رکھا ہے حرارت کاظہور بقوت اور لذع ہوتا ہے ارساعت بساعت بڑھتی جاتی ہے سب مقام سے زیادہ گرمی اس تپ میں جہاں عروق اور شرائیں ہیں ہوتی ہے اور ان بیماروں کی حرارت متشابہ اور یکساں ہروقت رہتی ہے لیکن جس وقت معدہ میں وارد ہو حرارت میں ترقی اور بالیدگی پیدا ہوکر شدت ہو جاتی ہے اور نبض قوی اور عظیم ہو جاتی ہے ایسے خوف سے بعض حبال اطبا مدقوق کو غذا سے منع کرتے ہیں اور بہت جلد بیماروں کو ہلاکت میں ڈالتے ہین دق کی حرارت بڑھنی کی مثال بعد غذا کے ایسی ہے جیسے چراغ کی روشنی تیل ڈالنے سے بڑھ جاتی ہے خواہ دیگ کی گرمی پانی چھڑکنے سے زیادہ ہو اور یہ علامت یعنی شدت حرارت بعد غذا کے پیدا ہونے کی علامات وو بہ میں سے ہے۔ غذا سے سب قسم کی حمیات اور خصوصاً ثقہ میں یہ بھڑک پیدا ہوتی ہے۔ مگر واجب نہیں ہے کہ یہ بھڑک ضرور پیدا ہو اگرچہ اضطراب حرکات کا واسطے طبیعت

کے ضرور ہے۔ دق میں یہ بھڑک ایسی نہیں ہے جو اورحمیات میں بعد تضاعظ کے پیدا ہوتی ہے اور نہ بطور دورہ معینہ کے یہ اشتعال دق میں ہوتا ہے بلکہ جس وقت غذا کا استعمال ہو اس وقت یہ بھڑک پیدا ہوتی ہے۔ دق کا مریض جس قدر حرارت اس کے بدن میں ہوتی ہے۔

اس پر آگاہ نہیں ہوتا ہے اس لئے کہ اس کی حرارت ایسی ہوتی ہے کہ اس کا خوگر ہو جاتا ہے اور گویا عضو کا مزاج اصلی وہی ہو جاتا ہے اور کتاب اول میں بخوبی بیان ہو چکا ہے کہ ایسی حرارت جس کی خوگری ہو جائے اس کا کیا حال ہے مگر اس مریض کو فقط بروقت کھانے کے حال اس حرارت کا معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ اس وقت اس حرارت کا استداد ہوتا ہے حمی یوم کا منتقل ہوتا بطرف دق کے اس کی یہ بھی ایک دلیل ہے کہ تیسرے دن حرارت زیادہ اور اکثر بارہ گھنٹے کے بعد تپ میں انحطاط ہو اور اگر حمی یوم بارہ گھنٹے سے تجاوز کر جائے اور تیسرے دن تک برابر رہے اور شدت کرے پھر اس کو ضرور دق جاننا چاہئے دق کا مرکب ہونا اورحمیات کے ساتھ اس کی علامت یہ ہے کہ جب تپ اتر جائے اس کے بعد حرارت یابسہ بعد آخر انحطاط کے باقی رہے اور بعد زمانہ عرق برآمد ہونے کے بھی حرارت باقی رہے اور ذبول اور طاقت بھی زیادہ ہو جیسے اس دق کا خاصہ ہے اور براز اور بول میں دہنیت پیدا ہو اگر ظاہر میں تو حمی دق پیدا ہو اور پوشیدہ کوئی اور تپ بھی ہو اس کی شناخت یہ ہے کہ نبض میں بروقت ابتدائے نوبت کے تضاعظ واقع ہو جس کے معنی اوپر بیان ہو چکے ہیں اس لئے کہ تضاعظ حمی دق میں نہیں ہوتا یہ بھی ضرور جاننا چاہئے کہ اکثر جو تپ دق بذریعہ معدہ پیدا ہوتی ہے یعنی پہلے حرارت معدہ میں پیدا ہو کر قلب میں سرایت کرے اور دق پیدا ہو تو ایسی دق میں مزاج کبد بھی فاسد ہو جاتا ہے بوجہ قرب معدہ کے اور تہیج قدم اور منہ پر بھی پیدا ہوتا ہے علامات ذبول کے جس وقت حمی دق مرتبہ ذبول کو پہنچے صلابت نبض کی اور ضعف اور صغر اور تواتر بڑھ جاتا ہے خصوصاً اگر دق میں پڑنے کا سبب ایسے اورام

ہوں جو متحلل نہ ہوسکیں اس وقت نبض میں تواتر اور بھی زیادہ ہوتا ہے اور اسی طرح سرعت بھی بڑھ جاتی ہے اور نبض کی وہ قسم ہو جاتی ہے جسے زنب الفار کہتے ہیں اگر بجہت پینے شراب حا کے درجہ زبول مع ورم کے پیدا ہوا ہو اور نبض کی قسم بدنی ذنب الفار کی مثلی ہو جائے گی اور ذبول کے اعراض زیادہ شدید نہیں ہوں گے اس لئے کہ اس میں اس قدر مہلت نہیں ہوتی اور پیشاب میں چکنے اور چھلکے چھلکے سے پیدا ہوں گے اور آنکھ اندر کو بیٹھنے لگے گی جس وقت ذبول انتہا کو پہنچے آنکھیں بالکل بیٹھ جائیں گی اور براز خشک مثل مینگنی کے ہوا کرے گا اور ہر ایک عضو کی ہڈیوں کے سرے اونچے ہو جائیں گے خصوصاً چہرے کی ہڈیاں بالکل نمودار ہو جائیں گی اور دونوں کنپٹیاں بیٹھ جائیں گی اور کھال پیشانی کی کھچ جائے گی رونق جلد کی جاتی رہے گی ایسا معلوم ہو گا کہ چہرہ غبار آلود ہے اور آفتاب نے جلا کر خشک کر دیا ہے پلکوں پر ایسا بوجھ ہو جائے گا کہ اٹھ نہ سکیں گی آنکھ ایسی ہو جائے گی جیسے نیند بھری ہوئی اور بند رہے گی حالانکہ نیند نہ آئے گی ناک کی ہڈی پتلی ہو جائے گی اور بال بڑھ جائیں گے جوئیں بہت پڑیں گے پیٹ ایسا دبلا ہو گا کہ پیٹھ سے مل جائے گا گویا ایک خشک جلد کھنچ کر دونوں جلدیں ایک ہو جائیں گی اور اس کے ساتھ سینہ کی بھی جلد کھنچ جائے گی پھر جس وقت ناخن ترچھے ہو کر مثل قوس کے ہو جائیں مرتبہ ذبول کا تمام ہوا اور تفتت کا مرتبہ آ گیا جب اس مرتبہ کو پہنچے تو غضروف پگھلنے لگتے ہیں پھر اس کے اچھے ہونے کی امید نہیں ہے علاج دق کا تبرید اور رزلیب سے ہوتا ہے منضج اور سہل کی اس میں ضرورت نہیں اور ہر ایک تبرید اور ترطیب اپنے اسباب کی موجودگی سے تمام ہوتی ہے اور اپنے ضد کے اسباب کے دور ہونے سے کبھی سبب ایک کا واسطے دوسرے فائدہ کے ضد ہوتا ہے مثلاً سبب تبرید کا کہ وہ سبب تخفیف کا بھی سبب ہے اور تخفیف ضد ہے ترطیب کی جیسے قرص کافور یا قرص طباشیر پلانا کہ اس سے ترطیب حاصل ہوتی ہے مگر حرارت بھی پیدا ہوتی ہے لہٰذا اس کے معالجہ میں اس امر کی رعایت کرنی چاہئے کہ ایک تبرید دوسرے کی ضد

خاطر مریض کا بطرف راحت اور آسائش اور نوم اور خوشی کے رہے اور جس سے غصہ یا حزن یا غم پیدا ہو اس سے اور بھوک اور پیاس سے بچانا چاہئے ضماد مبرد جس کا استعمال مدقوق کے واسطے مناسب ہے اس کا خوشبو دار ہونا ضروری ہے اس لئے کہ خوشبو دار ضماد کا نفع زیادہ ہے خصوصا سینہ پر اور متصل سینہ کے اور ان کا مبرد بالفعل ہونا بھی برف وغیرہ سے واجب ہے مگر چاہئے کہ ان میں اجزائے قابضہ شریک نہ ہوں اس لئے کہ قبض جس طرح تخفیف پیدا کرتا ہے نفوذ کو قوت دوا کے مانع بھی ہوتا ہے اور ضماد کو جلد بدل دینا بھی واجب ہے اتنی دیر تک نہ باقی رہے کہ اس میں گرمی آ جائے اور اس عارضی گرمی سے بدن اور قلب میں حرارت پیدا ہوئے ضماد میں اس بات کی بھی رعایت رہے کہ زیادہ تبرید نہ ہو اس لئے کہ اگر تبرید شدید پیدا کرے گا دور نہیں کہ عضو میں ضعف آ جائے یا اگر قریب اعضائے تنفس کے ہو گا دور نہیں کہ حجاب وغیرہ میں تخذیر پیدا کر کے با آسانی بر آمد نفس کو منع کرے تدبیر ایسی کہ جس سے ترطیب پیدا ہو غذائے لبنی سے بھی ہوتی ہے اور فواکہ سے بھی اور آبزن اور مروخات یعنی ملنے کی چیزوں اور ضمادات اور نشوقات یعنی سونگھنے کی چیزوں اور سعوط اور راحت اور آسائش سے بھی ہوتی ہے اور اس سے بھی ترطیب حاصل ہوتی ہے ادویہ مبردہ کا بیان ترطیب پیدا کرنے والی سب چیزیں از قسم غذا کی ہیں خواہ ان پر غذائیت غالب ہے جیسے آب جو میں سرطان اگر پختہ کریں بجہت شرکت سرطان کے مبرد اور مرطب ہو گا مگر سرطان کے اوپر کے جلد وغیرہ اکھاڑ ڈالنا ضرور ہے اور سرد پانی اور نمک شیریں ارور خاکستر سے ان کو خوب دھونا چاہئے تین مرتبہ خواہ زیادہ تا کہ خوب صاف ہو جائے اور زہومت یعنی بوئے ناخوش خواہ شحم وغیرہ جو کچھ ہو سب واقع ہو جائے بعد ازاں آب شعیر میں پکانا چاہئے خواہ مادہ گاؤ کے دودھ کی چھاچھ میں یعنی پتلے دہی میں خواہ عصارہ بقولات مشہور کے جو اوپر اور حمیات کے بیان میں مذکور ہو چکے خواہ لعاب اسبغول کہ یہ بھی مرطب ہے سرکہ میں تجفیف شدید ہے اور قوت تحلیل کی بھی زیادہ ہے اس لئے

استعمال دونوں فائدے کے لئے ضرور ہے مگر بہت سا پانی خواہ مرطبات لبنیہ ملا کر پلانا چاہئے گدہی کا دودھ گمان غالب یہ ہے کہ باوجود ترطیب کے تبرید بھی پیدا کرے تا اینکہ ایک گروہ نے مادہ گاؤ کے دہی پر اس کو فضیلت دی ہے مگر اسی مریض کو مادہ خر کا دودھ موافق ہوتا ہے کہ سوائے دق کے کوئی اور تپ خلطی میں مبتلا نہ ہو ورنہ کوئی ایسا مادہ یا خلط اس کے بدن میں ہو جو عفونت پر آمادہ ہو پھر اگر دودھ پلانے کی رائے مسلم ہو تو اس کے پھٹ جانے اور معدہ میں دہی بن جانے کا بچاؤ ضرور کرنا چاہئے شکر کا استعمال اس کے ہمراہ ضرر کو دفع کرتا ہے اگر دودھ پلانے سے کسی عفونت کا خوف ہوا ہو بہ نرمی اس کا اسہال کر دینا چاہئے اور اجزائے مسہلہ سے اگر خوف زیادہ ہونے سخونت کا ہو چند روز تک ٹھہر جانا مناسب ہے اور قرص کافور خواہ اقراص طباشیر سے علاج کرنا چاہئے اور آب فواکہ کا استعمال جاری رہے بعد ازاں پھر از سرنو وہی معالجہ جس سے خوف عفونت کا پیدا ہوا تھا اور اب اطمینان ہو کہ کیا کرنا چاہئے جو دوائیں تبرید محض کرتی ہیں ان میں ترطیب مطلق نہیں ہے جیسے قرص کافوریا قرص بسد علاوہ ان کے یہ قرص بھی بکار آمد ہے طباشیر گل ارمنی ہر واحد چار درم گل سرخ چھ درم تخم خرفہ تخم خیار تخم کدو کھر با ہر واحد تین درم ان اجزا سے قرص تیار ہوں مقدار شربت دو درم ہے اور یہ قرص بہت ہی عمدہ ہے ایضاً قریب بادل بارتنگ نشاستہ صمغ عربی کتیرا ہر واحد تین درم گل ارمنی طباشیر ہر واحد چار درم خشخاش پانچ درم گل سرخ تخم کدو تخم خیار تخم خرفہ ہر واحد چھ درم بہدانہ مقشر تخم خربزہ ککڑی کے بیج ہر واحد سات درم رب السوس دس درم لعاب بہدانہ میں گوندھ کر قرص تیار کریں مروخات اور طلا اور ضمادات مبردہ اور نشویات اور سعوطات مبردہ ان کا بیان کتاب ثالث میں ہو چکا ہے سب سے بہتر وہ مروخات ہیں جن میں روغن کدو اور خشخاش اور نیلوفر اور بید سادہ اور بنفشہ پڑتا ہے بچھاون اور فرش خواب مریض مدقوق کے ایسی چاہئیں کہ پھسلتے ہوں اور پاؤں ان پر ٹھہر نہ سکے جیسے کسی چمڑے سے بنائی جائیں کہ جس میں گلاب خواہ کتان یعنی السی

چمڑے کی ہو جیسے طبرستان میں بنائے جاتے ہیں اور اس کے اندر بجائے روئی کے ریشہ کتان محلوق یعنی دھنی ہوئی بھرے جائیں اور ہر روز بدل جایا کریں خواہ بچھاون چمڑے کے ہوں کہ ان کے اندر پانی بھرا رہے جیسے مشک اور پکھال وغیرہ مگر ان کی دوخت ایسی ہو کہ پانی پھیلا رہے اور یکجا نہ ہو سکے جیسے لحاف وغیرہ میں ایسے ڈورے ڈالتے ہیں کہ روئی سمٹنے نہیں پاتی اور فرش کی جگہ قریب پانی اور چشموں کی ہوا اور نیچے بچھونے کے سرد تر درختوں کے پتے مثل بید خواہ حی العالم کے اور تر کاری کی چیزیں اور پھول بھی سرد مزاج کے جیسے گلاب وغیرہ اور پتلی پتلی ڈالیاں انگور کی اور مثل اس کے بیان ادویہ کا جن سے مدقوق کے مزاج میں ترطیب پیدا ہو جن دواؤں سے ترطیب اور تبرید دونوں پیدا ہوتی ہیں ان کا بیان تو اوپر ہو چکا اب طریقہ استعمال دودھ اور چھاچھ جس کا مکھن نکال لیا ہو اس کا طریقہ خواہ استعمال آب زن اور حمام اور استعمال مروخات اور تیل کی مالش اور طلا وغیرہ تمام تدابیر میں کلام باقی ہے دودھ کے پلانے کا طریقہ باب سل اور یبس معدہ میں اوپر بیان ہو چکا اسے قانون کلی سمجھ کر اس پر کاربند ہونا چاہئے کوئی دودھ بعد عورت کے دودھ کے مقابلہ گدہی کے دودھ کا نہیں کر سکتا ہے اور اس کے بعد دودھ بکری کا ہے لیکن اس کے چرنے کے واسطے سرد تر گھاس اور ترکاری بھی ایسے مزاج کی تجویز کرنی چاہئے اور جس طرح یہ چیزیں توڑی جائیں ویسی ہی تازہ اور تر کھلائی جائیں یہ تب قسمیں دودھ کی خصوصا شیر مادہ خروق کو زائل کر دیتی ہیں اور دودھ پر اور کوئی چیز مقدم نہیں کی جاتی جب تک کوئی مانع از عفونت موجود خواہ عفونت متوقعہ بہ نسبت کسی مادہ کے ہو استعمال میں دودھ کے ابتدائے دق کے انتہا تک برابر فائدہ مترتب ہوتا ہے اور عورتوں کا دودھ بطور رضاع کے جیسے لڑکا پستان سے پیتا ہے اسی طرح پلانا چاہئے اور چھاچھ پلانے کا طریقہ بھی دودھ کے پلانے کے قریب ہے۔ مناسب یہ ہے کہ دس درم سے شروع کر کے تیس درم خواہ اس سے زیادہ تک بڑھا دیں اگر قوت ہضم کی ہو اور قرص جن سے تبرید حاصل ہوتی ہے

ان کا بھی دودھ چھاچھ میں شریک کر دینا جائز ہے اور جو وزن ابتدائی دس درم کا مذکور ہے خواہ تیس درم کا انتہائے وزن لکھا ہے اس سے کم و بیش بھی کرنا ممکن ہے بشرطیکہ قوت مریض میں باقی ہو اور ہضم بھی ہو سکے اور آب زن وہی افضل ہے جو تیز گرم ہو اور اس میں زیادہ گرمی نہ ہو اور بانیہمہ اس میں اثر بقول اور خشاش بارد رطب کا ہو اور اس کے استعمال سے بدن میں سیلن خواہ تری بھی نہ آنے پائے چہ جائے کہ پسینا بر آمد ہونے کی نوبت آئے اور نہ آب زن سے بخار گرم اٹھے اور اگر آب زن ٹھنڈا کرنے کا کوئی مانع ہو تو اس پر گرم کو اختیار کرنا جائز نہیں ہے مگر ضعف بدن مریض کا سرد آب زن کے استعمال کا مانع ہوتا ہے اور ابتدائے دق میں فقط آب زن سرد سے شفا حاصل ہوتی ہے اور بحالت ضعف بدن کے آبزن سرد سے شفا ہوتی ہے مگر تھوڑی سی برودت مدقوق کے مزاج میں پیدا کرتا ہے جس کی اصلاح آسانی سے ہوسکتی ہے اور اگر ضعف بدن میں زیادہ ہو ابتدائے دق میں بھی خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ سرد آب زن سے دق شیخوخت میں نہ پڑ جائے مگر یہ بات کمتر ہوتی ہے اور اگر دق شیخوخت پیدا ہو بھی جائے تب بھی بہ نسبت دق کے موت اس میں دیر میں آتی ہے اور ایک مدت تک زندہ رہتا ہے۔ اکثر یہی مناسب ہوتا ہے کہ مدقوق کی ایسی دوا کریں کہ انجام میں اس کو دق شیخوخت عارض ہو آب زن کرنے کی جو تدبیر باقی رہی صواب اسی تدبیر میں ہے کہ کسی قدر گرم آب زن سے ابتدا کریں اور رفتہ رفتہ اتنا بارد آب زن کریں جس کی برودت معتدل ہو اور متحمل اس کا ہو سکے کہ اس آہستگی سے بدن قابل سرد پانی کی برداشت کا ہو جاتا ہے اس واسطے کہ تکلیف اور الم اسی وقت ہوتا ہے کہ دفعتہً مخالف مزاج کے کوئی چیز مستعمل ہو ایضا چونکہ بدن گرم پانی سے ایک تازگی اور توانائی ایسی پاتا ہے کہ اس توانائی کے بہت سے متحمل سرد پانی کا ہو جاتا ہے اگر تمام دن میں تین مرتبہ آبزن کیا جائے تو بہتر ہو استعمال آب زن کا باآسانی کرنا چاہئے تا کہ قوت ساقط نہ ہو جائے اور آب جو وغیرہ پلائیں بعد اس کے تھوڑی دیر صبر کر کے پھر آب

زن کا استعمال کریں تا کہ غذا تمام بدن میں پھیل جائے۔ یہ طریقہ بہت اچھا ہے اور بعد آب زن اور حمام کے استعمال مالش کا ایسے تیل سے جو تبرید اور ترطیب کریں مناسب ہے جیسے روغن بنفشہ خصوصاً اگر روغن بنفشہ روغن کدو میں بنایا جائے اسی طرح روغن کدو اور نیلوفر اور اگر بعد آب زن گرم کے انتقال ایسے آب زن کی طرف کریں جو مائل بہ اندک برودت ہو اور اس برودت کا تحمل بھی ہو سکے بعد اس کے مالش تیل کی کریں یہ بھی اچھا ہے اور اگر پہلے تیل کی مالش کر لیں اس کے بعد آب زن نہایت سرد کا استعمال کریں جب بھی اچھا ہے مگر سرد پانی میں داخل ہونا بقدر برداشت کے چاہئے اور رفتہ رفتہ اس تدبیر کو کرنا کچھ مضر نہیں ہے اس تدبیر کا عمدہ وقت یہی ہے کہ بعد ہضم طعام کے واقع ہو اگر ممکن ہو کہ بعد گرم آب زن کرنے کے دفعتہً آب سرد میں غوطہ لگائیں علاج کی راہ سے یہ طریقہ بہت کامل ہے اور اندیشہ ضرر کا اس میں شدید ہے اور آسانی سے سرد پانی مریض کے بدن پر گرانا بہ نسبت غوطہ لگانے کے خطرناک کم ہے مگر منفعت بھی اس میں کم ہے جو پانی مدقوق کے بدن پر ڈالا جائے اس کی برودت اتنی ہو جیسے گرمیوں کا پانی سرد ہوتا ہے کہ اس کی سردی تیز گرم اور نہایت سرد کے بیچ میں ہوتی ہے اگر خالص دودھ کا دوہنا اس کے بدن پر بشرطیکہ ضعیف نہ ہو خواہ گرم پانی ملا کر دودھ میں اگر ضعیف ہو مقدم کر کے بعد اس کے استعمال آب زن کا کیا جائے یہ بھی بہتر ہے اس لئے کہ دودھ دوہنا بدن پر ترطیب زیادہ کرتا ہے دودھ عمدہ جو قابل دوہنے کے بدن پر ہیں وہی تینوں دودھ ہیں جو اوپر لکھے گئے ضرور ہے کہ پستان سے بدن پر دوہے جائیں مناسب یہ ہے کہ سرد تیلوں کی مالش بعد کل بدن اور مفاصل پر کر کے رات اسی طرح پر سویا کریں حمام میں اس مریض کے داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جا سکتی ہے لیکن اگر اتنی گرمی نہ ہو کہ پسینا آ جائے خواہ اور کسی طرح کی گرمی بدن میں پیدا کرے اور ٹھنڈی سانس کی طرف بدل نہ دے اس حمام میں جانا کچھ مضر نہیں وہ حمام ایسا ہونا چاہئے کہ پانی تو اس کا گرم ہو اور ہوا اس کی گرم نہ ہو اور پانی کی گرمی بھی

اتنی ہو کہ وہ شیر گرم اور مسامات میں نفوذ کر جائے ایذا نہ دے اور نہ پسینا نکالے اور اگر اس کے بدن میں کوئی مادہ ایسا نہ ہو جو آمادہ عفونت ہو اور خصوصا اگر ایسا مادہ ہو اور ہضم طعام نہ ہوا ہو جب بھی استعمال حمام جائز ہے بلکہ استعمال حمام کا اس وقت جائز ہے کہ غذائے ہضم شدہ کا بدن میں پھیلنے کا وقت ہو اور پھر حمام میں جا کر زیادہ ٹھہرنا نہ چاہئے بلکہ جلد اس سے نکل آئے اور بعد نکلنے کے حمام سے کوئی چیز ترطیب کرنے والی پتلی غذاؤں میں سے مثل حریرے وغیرہ کے کھائے جو اس کو ضرر نہ کرے جیسے وہ چیزیں کہ جو اور دودھ سے بنائی جاتی ہیں اگر حمام میں اس کو پیاس معلوم ہو اس کی تسکین آب جو خواہ دہی کے توڑ خواہ گدھی کے دودھ پینے سے کرے ان بیماروں کا حمام میں داخل کرنا اور پھر حمام سے ان کو نکالنا اسی طرح چاہئے کہ ان کو آنے جانے میں کسی طرح کی مشقت اور تعب پیادہ روی سے نہ پہنچے۔ اس کو ہم نے چند مقامات میں بیان کر دیا ہے اور کچھ دوبارہ یہاں بھی بیان کرتے ہیں واجب ہے کہ مدقوق کو حمام میں عماری دار سواری پر بٹھا دیں جس میں بچھونے نرم بچھے ہوں اور بے تکان لے جائیں تا اینکہ سامنے بیت اول حمام کے پہنچیں اس کے بعد ایسا بچھونا جو نرم ہو اس پر اتار لیں جو حمام میں لے جانے کے لائق ہوں بیت اول خواہ بیت اوسط میں اس کے کپڑے اتار لیں مگر خیال رہے کہ یہ دونوں مقام بہت گرم نہ ہوں اور ان دونوں مقام میں سے کسی جگہ اس سے زیادہ نہ ٹھہرائیں جو زمانہ عماری سے اتارنے میں نرم بچھونے تک درکار ہے اور اس کے بعد چند نفس اور ٹھہرنے دیں خواہ جتنا زمانہ کپڑے اتارنے میں درکار ہے بعد اس کے تیسرے درجہ میں حمام کے داخل ہوں اس کی گرمی بھی زیادہ نہ ہونی چاہئے اس درجہ میں اس کو اتنا ٹھہرائیں جتنی دیر میں آب زن کا متحمل کر سکتا ہے یہ تدابیر اطبا نے تجویز کی ہے مگر مجھے پسند یہ ہے کہ اس کا آب زن درجہ اوسط میں با اعتدال کیا جائے اس لئے کہ تیسرا درجہ غالب حرارت شدید سے کمتر خالی ہوتا ہے جب آب زن سے فراغت ملے ایک رومال اس کے بدن پر رکھیں یا ایسا کپڑا جس

کیموسات محتاج نضج کے ہیں اور آب سرد مانع نضج کا ہوتا ہے اس لئے اس کا استعمال ایسے وقت ممنوع ہے جب تک علامات نضج کے ظاہر نہ ہوں اور بعد ظہور علامات نضج کے خوف استعمال میں آب سرد کے کم ہے اس طرح استعمال آب سرد کا نا جائز ہے اگر سرسام سے انتقال بطرف دق کے ہو اور اس صورت میں ممانعت آب سرد کی زیادہ تر مناسب ہے کہ دق جب بعد امراض ضعف قوت کے اور قوت کی مرخی اور ست کرنے والے امراض کے پیدا ہوتی ہے اور گوشت اور استخوان کے لاغر کرنے والی امراض سے منتقل ہوتی ہے اس وقت ضعف شدید قوت میں ہوتا ہے پھر اگر دق کا ورود زمانہ ضعف میں ہو اور کسی زمانہ میں سرد پانی کا بھی استعمال ہو فوراً دوسری قسم دق کی یعنی دق شیخوخت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ قسم پس اور خشکی میں تو مثل تپ دق کے ہے مگر حرارت اور برودت میں اس کے مخالف ہے اور اس کا نام دق الہرم بھی رکھتے ہیں اور یہ مرض نہایت سخت ہے کہ اس میں قوت عزیزی کا بالکل بطلان ہو جاتا ہے اسی طرح جس پانی میں برودت شدید اور بکثرت ہو اگر پیا جائے وہ بھی کبھی اس کو مضر ہوتا ہے اور ان کے اعضا کی قوت عزیزی باطل کر دیتا ہے اور بیشتر موت ان کی بہت جلد استعمال سے آب سرد کے واقع ہوتی ہے خواہ ان کو دوسری قسم کی دق میں جس کا ابھی مذکور ہوا ہے ڈال دیتا ہے تدارک اُن احوال کا جو دق کے تابع ہوتے ہیں۔ منجملہ ان چیزوں کے غشی ہے اور اس کی تدبیر غذائی اوپر بیان کی گئی ہے از آنجملہ اسہال بھی ہے اس کا معالجہ بہت ضرور ہے جلد تر اس کا تدارک کرنا چاہئے کہ اس میں اندیشہ بڑا ہے اول معالجہ اس کا یہ ہے کہ ان کی غذا سویق حب الرمان اور تعتاح سے مقرر کرنی چاہئے یا ان کے آش جو میں بھنا ہوا ہو ملانا چاہئے خواہ گوند یا مسور نیم برشتہ جس کا طبخ مکرر ہو کھلانا چاہئے خواہ دودھ جس میں سنگریزے گرم کئے ہوئے ڈالے گئے ہوں خواہ رابڑی کے طور پر بنایا گیا ہو کہ اس کی ماہیت بالکل جاتی رہی ہو خصوصاً باجرہ کے ساتھ تو بہت مفید ہے اور یہ قرص نافع ہے گل ارمنی پانچ درم شام بلوط بربان گل سرخ ہر

واحد چار درم طباشیر کہربا ہر واحد تین درم تخم خاص مقشر دانہ زرشک ہر ایک چھ درم آب بہی میں قرص بنائیں اور امرود کا پانی نچوڑ کر صبح دم اس کے ساتھ پئیں اور سوتے وقت اسبغول بھنا ہوا پکانا چاہئے اسی طرح سفوف طباشیر جس میں تھوڑی سی مقل مکی شریک ہو بہت نافع ہے اگر اسہال مخر بہ سحج یعنی خراش امعا ہو جائے جو حقنے اول کتاب ثالث میں مذکور ہوئے ان کے ذریعہ سے علاج کرنا چاہیے دق شیخوخت عادت طبیبوں کی جاری ہے کہ بعد حمی دق کے شیخوخت کو بیان کرتے ہیں ہم بھی اسی طریہ معتاد پر چلتے ہیں دق شیخوخت کی معنی یہ ہیں کہ مزاج پر خشکی غالب آجائے اور تپ نہ ہو اور حرارت اور برودت میں اعتدال ہو مگر یہ بات کمتر ہوتی ہے اور کبھی برودت غالب آتی ہے اس حالت کا نام دق شیخوخت اور دق ہرم ہے اس واسطے کہ بدن میں خلاف سن شیخ کے ذبول اور یبس اس وقت عارض ہوتا ہے جس کا سن زیادہ ہو بہ نسبت جوان کے وہ اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتا ہے اور جوان لڑکوں کی نسبت زیادہ اس مرض میں گرفتار ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ کبھی جوان اور لڑکوں کو بھی یہ دق عارض ہوتی ہے جس سبب سے یہ دق عارض ہوتی ہے یا برودت ہے جو بدن پر غالب آجائے بروقت ضعف بدن کے پس قوت غاذیہ کو اپنی پوری فعل سے منع کرے جیسے آخر عمر میں خود بخود یہ بات پیدا ہوتی ہے اور منجملہ اسباب برودت کے سرد پانی غیر وقت میں پینا خواہ بحالت ضعف بدن کے سرد پانی کا استعمال کرنا کہ اس وقت تپ بھی ہو جس وقت غذا نیم ہضم ہو جائے خواہ بعد اس ریاضت کے جسے تحلیل قوت کر کے تفتیح مسامات کی ہو اور احشا کو آب سرد کے کھینچے پر دفعتاً آمادہ کیا ہو ایسے اوقات میں سرد پانی پینے سے یہ دق پیدا ہوتی ہے یا بخارات ردی سرد قلب کی طرف صعود کر کے اس کے مزاج کو سرد کر دیں یا حرارت رطوبت کو تحلیل کر کے پگھلا دے اور حرارت عزیزی بجھ جائے اور اس کے بعد برودت اور خشکی غالب ہو کہ اس وقت بھی یہ دق پیدا ہوتی ہے کبھی زیادہ استفراغ کے بعد یہ دق پیدا ہوتی ہے کبھی اگر زیادہ تبرید اصحاب حمیات کی کی جائے اور بارد مشروب

خواہ ضماد کا زیادہ استعمال ہو جب بھی یہ دق پیدا ہوتی ہے یہ مرض جس وقت محکم ہو جائے اور دیر تک ٹھہرے علاج پذیر نہیں ہوتا اور اگر بعد استحکام کے اس کے دفع کرنے کا کوئی حیلہ ہوتا تو ہر آئینہ موت روکنے کا بھی کوئی حیلہ ضرور ہوتا علامات اس مرض کے بیماروں میں علامات ذبول اور خشونت کے جلد پیدا ہوتے ہیں اور اشتعال حرارت اور التہاب ان کے بدن میں نہیں ہوتا بلکہ اکثر ان کے طمس سرد پائے جاتے ہیں اور ان کی نبض مثل مدقوق کے نہیں ہوتی بلکہ ان کی نبض صغیر بطی متفاوت ہوتی ہے مگر جس وقت ضعف شدید ہو جاتا ہے نبض میں تو اتر پیدا ہوتا ہے خصوصاً جس شخص کو یہ مرض سرد پانی پینے سے عارض ہوا ہے اکثر حالات میں یہ لوگ مشابہ مشائخ کے ہوتے ہیں علاج دق شیخوخت کا طبیب معالج اس مرض کا علاج جب تک مستحکم نہ ہو باین امید کرتا ہے کہ اس میں استحکام نہ ہو جائے اور بعد استحکام کے اس امید پر کرتا ہے کہ جلد ہلاکت نہ واقع ہو شفا اور صحت کی امید کسی حال میں نہیں ہوتی قاعدہ ان کے معالجہ میں یہی ہے کہ تسخین اور ترطیب پیدا کی جائے حمام ایک ذریعہ ترطیب کا ہے جیسا اوپر بیان ہوا مگر قبل ہضم غذا کے نہ کرنا چاہئے کہ اگر بعد غذا کے استعمال حمام کا ہوگا قوت بہت جلد ساقط ہو جائے گی حقنہ کے ذریعہ سے بھی ترطیب حاصل ہوتی ہے ترکیب حقنے کی یہ ہے کلے پائے اور چنے گیہوں جو بطور حریسہ کے پکائے گئے ہوں اور انجیر خشک اور گوکھر و بابونہ اجزائے حقنہ میں داخل ہوں نصف رطل یہ اجزا اور دو اوقیہ کنجد اور تھوڑا سا دھن البان ملا کر استعمال کریں دلک غذا کے اوپر استعمال کرنا چاہئے اور دودھ پستان سے پلانا ان کو بہت فائدہ کرتا ہے۔ شہد بھی نہایت درجہ ان کو مفید ہے جیسے حمی دق میں نہایت مضر ہے اور جو غذا کہ ترطیب پیدا کرے اور بآسانی نافذ ہو جائے اور جھٹ پٹ معدہ سے اتر جائے اور اس میں لزوجت نہ ہو جیسے ماء اللحم با زردی بیضہ نیم برشت کی خواہ شراب رقیق خوشبو تھوڑی سی ایسی چیزیں بہت نافع ہیں واسطے ترطیب کے جو تدبیر آبزن وغیرہ کی تپ دق میں بیان ہوئی اس کی یہاں بھی

رعایت کرنی چاہئے۔حمیات وبا اور وہ حمی جو از قسم حمی وبائی ہیں جیسے حمی جلدی اور حمی حمی
وبا ہوا میں ایسا تغیر پیدا ہونے سے جس کا بیان کلیات میں ہم کر چکے ہیں عارض ہوتا
ہے جیسا پانی میں ہوتا ہے کہ پانی کی کیفیت کا استحالہ حرارت اور برودت کی طرف ہو
جاتا ہے یا اس کی طبیعت ایسی مستحیل ہوتی ہے کہ طعم اور لون اس کا بدل جاتا ہے اور
عفونت آ جاتی ہے جیسے پانی متغیر اور بدبو اور متعفن ہو جاتا ہے اور یہ تغیر جس طرح پانی
کو حالت بساطت میں نہیں ہوتا بلکہ بہ جہت مانے چند اجسام ارضی کے جو خبیث
ہوتے ہیں اور پانی سے مل جاتے ہیں اور مجموع کے واسطے کیفیت روی پیدا کرتے ہیں
بیشتر یہ خرابی اس جہت سے ہوتی ہے کہ موضع جید کی طرف ہوا اس میں بخارات روی
کو روانہ کرتی ہیں ان مقامات بعیدہ سے جن کے نالوں کا پانی کہنہ درختوں کے سایہ
میں سردرہا ہے اجسام گندہ جنگ گاہ میں پڑے ہوئے ہیں یا ان مقامات سے جہاں
مردے بوجہ دبائے قتال کے خواہ لاشے کشتوں کے غیر مدفون ہیں اور بند نہیں ہوتے
ہیں اور نہ ابھی جلائے گئے ہیں وہاں کی ہوا آ کر اس مقام جید کی ہوا کو خراب کر دیتی
ہے کبھی سبب وبائی قریب اس مقام کے ہوتا ہے جہاں وبا حادث ہو اور بیشتر عفونت
اندر زمین کے ایسے اسباب سے پیدا ہو جاتی ہے کہ ہم کو آگاہی ان کے جزئیات پر
نہیں ہوتی پس آب و ہوا تک عفونت کو پہنچا دیتے ہیں جو حمیات بوجہ ہوائے خشک کے
جس قدر پیدا ہوتے ہیں وہ بہت کم ہیں بہ نسبت ان حمیات کے جو ہوائے مرطوب
سے پیدا ہوتے ہیں مگر خلط اصفراوی ہوائے یابس میں زیادہ پیدا ہوتی ہے اور اس خلط
سے بھی حمیات صفراوی پیدا ہوتے ہیں اور حمیات وبائیہ کی پیدائش ہوائے مکدر
مرطوب سے ہوتی ہے ہوائے مرطوب میں اگرچہ حمیات زیادہ پیدا ہوتے ہیں مگر ان
میں حدت زیادہ ہوتی ہے اور فیصلہ ان کا بطرف صحت خواہ ہلاک کے جھٹ پٹ ہو جاتا
ہے افضل فضول وہی فصل ہے جو اپنی طبیعت پر محفوظ ہو اور مبداء جمیع تغیرات کا جیسے
استحالہ کیفیت خواہ تغیر طبیعت کا ہو جائے کوئی ہیئت اور شکل آسمانی ضرور ہوتی ہے کہ ان

کو بہ تخصیص ہم نہیں جانتے کہ وہ کیوں موجب اس تغیر کی ہے۔

اگر چہ ایک قوم یعنی منجمین اس کے ہونے کا دعوی کرتے ہیں اور اس کی دلیل خواہ طبیعت سے خارج براہ تجربہ وجود اوضاع خاصہ کو ایجاد پر احوال معلومہ کے موثر بیان کرتے ہیں بلکہ واجب ہے یہاں معلوم رہے کہ سبب بعید تغیرات کا شکل آسمانی ہے اور سبب قریب احوال زمین کے ہوتے ہیں اور جب قوی فاعلی سماوی اور قوی منفعلہ ارضی ترطیب شدید ہوا میں اس طرح کی پیدا کرتے ہیں کہ بخارات اور ادخنہ اٹھ کر ہوا تک جاتے ہیں اور ہوا میں پھیل کر حرارت ضعیف انجرہ کی ہوا میں اثر کرتی ہیں پس جب ہوا اس کیفیت پر پہنچتی ہے قلب پر نا گوار ہو کر بوجہ غلبہ حرارت کے مزاج روح قلبی کو فاسد کر دیتی ہے اور جو رطوبت گرد قلب کے ہے ان کو متعفن کر دیتی ہے پھر اس وقت ایسی حرارت جو خارج اعتدال طبعی سے ہے پیدا ہوتی ہے اور بذریعہ عروق اور شرائین کے تمام بدن میں منتشر ہوتی ہے۔ پس یہی کیفیت پیدائش حمی وبائی کی ہے اور خلق کثیر میں یہ تپ پھیل جاتا ہے جس میں فی نفسہ استعداد ایسے تغیر کی موجود ہے اس لئے کہ تنہا فاعل کا وجود اگر منفعل قبول فعل پر مستعد نہ ہو کافی حصول فعل او رانفعال میں ہے اور ہوائے وبائی کی وجہ سے منفعل ہوتا ابدان کا سبب بو یہ ہے کہ اخلاط کی بدن میں کثرت ہو اس لئے کہ اخلاط سے جو بدن پاک ہو اس کا انفعال اس ہوا سے اس قدر نہیں ہوتا اور جو ابدان بوجہ کثرت جماع کے خواہ کسی اور وجہ کے ضعیف ہوں وہ بھی مستعد ایسے حمیات کے ہوتے ہیں خواہ جن ابدان کے مسامات وسیع اور تر ہو جائیں اور بکثرت استحام کا استعمال ہوا ہو وہ بھی اس تپ کے قبول کرنے پر زیادہ آمادہ ہوتے ہیں۔ علامات حمی وبائی یہ تپ ظاہر میں نرم ہوتی اور باطن میں اس کی اذیت زیادہ ہوتی اور اکثر مہلک ہوتی ہے بیمار کو اس تپ میں ایک سوزش اور اشتعال قوی معلوم ہوتا ہے اور اس تپ میں سانس بری ہوتی ہے اور بلند ہوتی ہے اور متواتر اور اکثر نفس میں تنگی پیدا ہوتی ہے اور بوئے بد سانس میں پیدا ہوتی ہے پیاس بہت

غالب ہوتی ہے اور زبان پر خشکی رہتی ہے کبھی متلی اور نفوط اشتہا بھی ہوتی ہے کہ اگر بھوک پر صبر کرکے مقابلہ اس ضعف کا جو بوجہ نفوط اشتہا کے ہوتا ہے تناول غذا سے کریں اور اس کا تدارک نہ کریں ضرور ہلاک ہو جائے اور وجع فواد یعنی دردفم معدہ میں ہوتا ہے اور کرب شدید عارض ہوتا ہے طحال بڑھ جاتی ہے اور تململ یعنی بے چینی اور کرب عارض ہوتا ہے کبھی خشک کھانسی پیدا ہوتی ہے اور قوت ساقط ہو کر نوبت غشی اور اختلاط عقل کی پہنچتی ہے اور نیچے شراسیف یعنی سر استخوان پہلو کے تمدد پیدا ہوتا ہے اور بیداری اور بدن کا ڈھیلا ہونا اور سستی بھی پیدا ہوتی ہے اور کبھی پھنسیاں گلابی رنگ کی خواہ سرخ برآمد ہوتی ہیں اور کبھی یہ بثور ظاہر تو بہت جلد ہوتے اور اور مٹتے دیر میں ہیں اور قلاع اور قروح بھی عارض ہوتے ہیں نبض اکثر متواتر صغیر ہوتی ہے اور رات کو یہ تپ اکثر شدید ہو جاتا ہے کبھی ان کو ایک حالت ایسی عارض ہوتی ہے جیسے استسقاء میں پیٹ پھول جاتا ہے اور کبھی صفرادی دست بھی آتے ہیں اور بلغمی خلط بھی برآمد ہوتی ہے اور براز نرم اور خراب ہوتا ہے قوام اور لون اور بو خلاف براز طبعی کے ہوتا ہے اور کبھی سوداوی بھی اور چھیچھن بہت اور بدبو اس میں کسی قدر ایسی چیز ہوتی ہے جو اعضاء اور اخلاط پگھل کر برآمد ہوتی ہے۔ بول مائی اور مرہ سودا کی رنگت لئے ہوئے ہوتا ہے اور اکثر قے سوداوی بھی عارض ہوتی ہے اور صفراوی قے بہ نسبت سوداوی کے بہت زیادہ ہوتی ہے عرق ان کے بدن سے بدبو نکلتا ہے یہ تپ اعراض مذکورہ بالا سے ابتدا کرتا ہے اور قوی پیدا ہوتا ہے اور آخر میں غشی اور برد اطراف کی نوبت پہنچتی ہے اور اکثر غش اور تشنج اور گزاز پیدا ہوتا ہے کبھی ان حمیات وبائیہ کی حرارت خود مریض کو خواہ اس کے قریب بیٹھ کر احساس کرنا چاہئے زیادہ محسوس نہیں ہوتی اور نبض اور بول میں بھی زیادہ تغیر پیدا نہیں ہوتا اور بایں وجہ بہت جلد مہلک ہوتی ہے کہ طبیبوں کو نہایت حیرت ہوتی ہے بایں وجہ کہ آثار ہلاکت کے نبض اور قارورہ وغیرہ سے کچھ بھی ظاہر نہیں ہوتے اور پھر جھٹ پٹ مریض مر جاتا ہے۔

اکثر ان میں جس کی سانس میں بدبو پیدا ہو گو تپ میں خفت ہو یا کہ بدبوئے نفس ہمراہ او راعراض شدید کے ہو مرجاتا ہے اس لئے کہ عفونت سانس کی دلیل اس بات پر ہے کہ قلب تک عفونت مستحکم ہو گئی علامات وبائی وبا پر دلالت کرنے والی ایسی چیزیں جو قائم مقام اسباب بائی کے ہوں ستاروں کا زیادہ ٹوٹنا اوائل خریف میں ایلول مہینا رومی ہے اس سے خریف شروع ہوتی ہے ایلول کے مہینے میں اگر اس زمانہ میں ستارے زیادہ ٹوٹیں تو منذر وبا کے ہوتے ہیں یعنی آگاہی دیتے ہیں وقوع وبا پر آئندہ جس طرح اور اسباب اپنے سبب کے وجود پر آگاہی دیتے ہیں اگر ہوائے جنوبی اور صبا چند روز کانوں اول کانون آخر میں چلے یعنی فصل شتا مین دکھن اور تر ہری چلا کرے چونکہ رطوبت مستعد عفونت پر ہوتی ہیں اس لئے یہ بھی دلیل حدوث وبا پر ہے اور جس وقت ہوا میں غلاظت پیدا ہو اور ابر گھرا رہے اور گمان ہو کہ اب پانی برسے گا یا مطلع غبار آلودہ ہو اور خشک غبار چھایا ہو اور پانی نہ برسے دریافت کرنا چاہیئے کہ مزاج فصل سرما کا فاسد ہو گیا ہے۔ جو وبا فصل گرما میں پیدا ہوتی ہے اور اس کی خباثت اور وارت بہت زیادہ ہے اس پر دلیل یہ ہے کہ ربیع میں پانی کم برسا ہو اور برودت رہے پھر جب ہوائے جنوبی صیف میں بکثرت چلے اور ہوا میں کدورت آجائے اور چند روز مکدر رہے بعد اس کے صاف ہو اور ایک ہفتہ تک خواہ اس سے زیادہ آسمان صاف رہے اور رات کو سردی ہونے لگے اور دن کو گرمی کی شدت ہو اور ابر گھرا رہے اور کدورت اور حرارت پیدا ہو پھر وبا کے آنے میں کچھ دیر نہیں ہوتی اور حمیات وبا اور جدری وغیرہ کی امید قوی ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر گرمی فصل صیف میں بخوبی ہو اور کدورت زیادہ ہو اور درختوں کا یہ حال ہو کہ غبار آلودہ ہو جائیں اور اس سے پہلے فصل خریف میں شب یعنی تارے ٹوٹ ٹوٹ کر گریں اور نیازک یعنی ہوا میں آگ کے سے شعلے اور شیران یعنی شعلے آتشی پیدا ہو چکے ہوں تو بھی علامت وبا کی ہے اسی طرح اگر ہوا دن بھر میں چند مرتبہ بدلے اور ایک دن تو صاف ہو اور آفتاب

صاف برآمد دوسرے روز مکدر رہو آفتاب پر وہ غباریں طلوع کرے تو حکم وبا کے آنے کا یقیناً کرنا چاہئے جو اسباب ہمراہ وبا کے حادث ہوتے ہیں جیسے مینڈک بہت پیدا ہوں اور حشرات ارض عفونت سے زیادہ پیدا ہوں از آنجملہ یہ بھی علامت ہمراہ وبا کے ہوتی ہے کہ چوہے وغیرہ اور حیوانات جو زمین میں سوراخ کر کے گھر بناتے ہیں وہ زمین کے اندر سے باہر نکل آئیں اور اندر کا رہنا چھوڑ دیں اور تاریکی ان کے بصر میں پیدا ہو کہ اپنے سوراخ کو شناخت نہ کر سکیں اور جو قسم حیوان کی ذکی الطبع اور قوی الحس ہے جیسے تعلق یعنی لکلک وغیرہ اپنے آشیانہ کو چھوڑ دیں اور کبھی بیضا وغیرہ اسی طرح آشیانہ میں چھوڑ کر چلے جائیں اور اکثر ایسے مقام پر جہاں وبا نمودار ہوتی ہے وہ حیوانات بطمع گوشت مردار کے جمع ہو جاتے ہیں۔ علاج حمی وبائی کا تمام علاج اس تپ کا یہی ہے کہ سیلان خلط میں کمی پیدا کی جائے اور تخفیف بذریعہ فصد اور اسہال کے پیدا ہو اور اس تنقیہ میں جلدی کرنی چاہئے جب تک خوب تنقیہ نہ ہو اور بخوبی استفراغ اخلاط متعفنہ کا نہ ہو جائے پھر اگر فاسد خون ہے فصد کرنی چاہئے۔

اور اگر سوائے خون کے اور اخلاط فاسد ہو گئے ہیں مسہل وغیرہ سے اسفراغ کرنا چاہئے مگر مکان مریض کا خوب سرد کیا جائے اور ہوائے مکان کی بخوبی اصلاح کی جائے مکان کے سرد کرنے کی یہ تدبیر ہے کہ اس مکان کے گرد فواکہ اور سبول خوشبو سرد مزاج کے رکھے جائیں اور کونپل درخت کی جیسے بید اور انگور وغیرہ بھی گرد مکان کے رکھی جائیں اور لخلخہ اور خوشبو جو فواکہ سرد رائحہ از قسم کافور اور صندل اور گلاب وغیرہ سے تیار ہو مہیا کیا جائے اور تمام دن میں چند مرتبہ مکان میں چھڑکاؤ کیا جائے خصوصا گلاب اور عرق بید سادہ سے خواہ عرق نیلوفر سے اور اگر فوارے جاری ہوں اور ہزاروں کے ذریعہ سے چھڑکاؤ کیا جائے تو بہتر ہے ہوا کے اصلاح کی تدبیرات کا آئندہ سطور میں بیان کیا جاتا ہے۔ قرص کافور اور ربوب باردہ اور آب دوغ جس کا مکھن نکالا ہوا ہو اور گلاب جس میں مصل حامض جو ایک قسم کا مصنوعی دوغ نمکین ہے

اور سر کہ اور پانی بھی جو بہت سرد ہو اور سر کہ کثیر المقدار ہو دفعتۃً پلایا جائے بہت نافع ہوتا ہے اور تھوڑا سر کہ پے در پے پلانے سے ہیجان حرارت کا ہوتا ہے اگر یہاں تک نوبت پہنچے کہ شراسیف میں تمدد پیدا ہو اور برد اطراف اور بیداری طویل اور اختلاط ذہن عارض ہو اور سینہ اور ران کے اوشر کے کیڑے مثل ٹڈری وغیرہ اوپر کو اٹھیں اور پھر نیچے کی طرف بیٹھیں اس وقت ایسی چادر جو حرارت کو بطرف خارج کے جذب کرے ضرور اڑھانی چاہئے۔

اگر اشتہائے طعام میں سقوط پیدا ہو نجیر کھانا کھلانا چاہئے اس لئے کہ اکثر تجربہ اسی طرح ہوا ہے کہ اس حالت میں جرات کر کے اگر غذا دے دی ہو اور باکراہ کھلائی گئی ہو طبیعت اس کو قبول کر لیتی ہے اور زندہ رہتا ہے پس بالضرور ان پر جبر غذا کا کرنا چاہئے مگر غذا ان کی ترش اور مجفف تجویز کرنی چاہئے اور مقدار میں تھوڑی اس لئے کہ غذا بھی ان کے بدن میں جا کر فاسد ہو جاتی ہے اگر مقدار کثیر ہو گی اس کی ردارت بکثرت مضر ہو گی اور مبتلا بھی غذائے کثیر سے زیادہ ہوتا ہے کہ وہ بھی مضر ہے ہوائے وبال کی اصلاح بنظر صحیح لوگوں کے بھی ہوتی ہے اور بیماروں کی نسبت بھی ہوتی ہے۔صحیح لوگوں کے واسطے اصلاح اس ہوا کی باین مرد ہوتی ہے کہ ہوا میں خشکی پیدا ہو کر عفونت سے محفوظ رہے اور خشکی ہوا میں کسی طرح پیدا ہو یعنی اگر چہ استعمال مسخات ہے خشکی پیدا ہو جب بھی کچھ مضر نہیں ہے مصلحات ہوا کے یہ اجزا ہیں عمود خام عنبر کندر مشک قسط شیریں میعہ سائلہ سندروس حلتیت علک قرنفل علک البطم لادن شہد زعفران سک سرد عراشنہ خارسعد کوفی اذخر ابھل وج ترکی شاہا یک بادام تلخ ساڑن کبھی ان اجزا سے مرکبات تیار کر کے استعمال کرتے ہیں اور مکان کو سر کے اور ہینگ سے چھڑکتے ہیں اور اصلاح ہو جو بیمار اور صحیح دونوں کو مفید ہو یہ ہے کہ صندل اور کافور اور انار کے چھلکے اور سیب اور آس اور بہی اور آبنوس اور ساج اور جھاؤ اور ریاس خشک سے دھونی دی جائے اور دھونی کا دور سے دینا ضرور ہے کہ دماغ کو گزند نہ پہنچے طریقہ

احتراز کا وباسے جس کو وباء کے ضرر سے حفاظت منظور ہو بطور تقدم بالحفظ بذریعہ فصد کے رطوبات اپنے بدن کی نکال ڈالے اور بدھمہ جہت ایسی تدبیر کرے کہ بدن میں خشکی پیدا ہو خصوصا تقلیل غذا سے خشکی ضرور بدن میں پیدا کرے مگر ریاضت کی وجہ سے خشکی بدن میں پیدا نہ کرے بلکہ ہرگز استعمال ریاضت کا نہ کرے اور نہ حمام کا استعمال کرے اور نہ شرابوں کا استعمال کرے اور پیاس پر صبر بھی نہ کرے اور ہوا کو انہیں دواؤں سے اصلاح کرے جو اوپر مذکور ہو چکیں اور رغذا ترش کی طرف میل کرے اور دوپہر کو غذا تناول کر کے قیلولہ کرے اگر گوشت کا استعمال کرے تو اس میں بہت سے کھٹائی ملا کر پکایا جائے اور ہلام اور قریص اور مصوص کا استعمال کرے خواہ سرکہ میں بنایا جائے خواہ اور کسی ترشی میں مثل سماق اور آب انگور ترش خواہ آب لیموں آب انار وغیرہ میں سرکہ میں پڑی ہوئی چیزیں اس کو بہت نافع ہیں خصوصا کبر جو سرکہ میں پڑا ہو خواہ ہینگ سرکہ میں پروردہ کی ہوئی باخاصہ مفید ہے اور عفونت کو منع کرتی ہے وبا کے ضرر سے محافظت تریاق کا استعمال بھی کرتا ہے اور مشیر ودیطوس بھی اسی طرح ہے بشرطیکہ قبل از تاثیر ہوائے وبائی کے استعمال کیا جائے اور باقی تدابیر صائبہ بھی عمل میں آتی ہیں اور دوا جو صبر اور زعفران اور مرمکی سے بنائی جائے۔ ہر روز قریب ایک درہم کے استعمال اس کا مناسب ہے کہ بہت نافع ہے چیچک کا بیان کبھی خون میں ایک قسم کا جوش بر سبیل عفونت پیدا ہوتا ہے از قسم ایسے غلیان کے جو عصار انگور وغیرہ میں پیدا ہو کہ جس غلیان اور جوش میں اجزا خون کے آپس میں جدا ہوتے ہیں اور اس غلیان کا سبب کبھی ایک امر طبعی سا ہوتا ہے کہ خون میں جوش پیدا کر کے جو کچھ بقیہ غذائے طمثی خواہ حیض کے خون سے اس خون میں ملا ہوا ہے اس بقیہ کو از وقت حمل آمیختہ چلا آیا ہو اس خون سے کم کر دیتا ہے خواہ جو چیز ناقص اس خون میں بعد از وقت حمل پیدا ہوئی ہو ۔وجہ استعمال غذائے ردی الجوہر کے جس میں عکر اور زیادہ پیدا ہوا اور رردات ایسی ہو کہ قوام خون کا نخیف کر کے اس کو ثوران اور جوش میں لائے تا اینکہ اس خون کا نیا قوام بہ

نسبت قوام اول کے قوی اور اطہر پیدا ہو جیسے طبیعت عصارہ انگور میں فعل کرتی ہے کہ اس میں جوش پیدا کر کے شراب ایسی بنا دیتی ہے کہ جوہر اس کا رنگ ہو جاتا ہے اور جو شے بمنزلہ رغوہ اور کف کے اجزائے ہوائی سے ہوتی ہے اور جو شے ثقیل اجزائے ارضی کی اس شراب سے کم ہو جاتی ہے کبھی غلیان خون کا سبب ایک امر خارجی ہوتا ہے کہ خارج سے وارد ہو کر اخلاط کو خون سے پہلے بذریعہ ثوران کے آمیختہ کر کے پھر غلیان شدید مجموع اخلاط اور خون میں پیدا کرتا ہے اور آواز چکر کھانے اور رنج بجانے کی جیسے بروقت جوش کے اٹھتی ہے پیدا ہوتی ہے جس طرح بروقت تغیر فصول خصوصا بروقت تغیر ربیع کے بشرطیکہ وہ اختلاط ایسا ہوا ہو کہ اخلاط کو اصلی کیفیت سے منحرف کر کے اپنے انتظار اصلی تبدیل کر دے۔ جدری اور حصبہ ایسے امراض میں سے ہیں کہ ان کے مواد دور دراز سے پہنچتے ہیں اور جیسے کوئی پیام ایک کا دوسرے تک پہنچایا جائے اسی طرح جدری اور حصبہ کے حالات ہیں کہ ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک آدمی سے دوسرے آدمی تک پہنچتے ہیں جنوبی ہوا جب کثرت سے چلتی ہے اس کے بعد چیچک کی پیدائش ہوتی ہے جو بدن گرم تر ہے اس میں استعداد چیچک نکلنے کی ہوتی ہے خواہ جس بدن کی رطوبت میں کدورت ہو یا جس بدن کا خون فصد وغیرہ سے کم نکالا گیا ہو غذا ان میں بھی ایسی چیزیں ہیں جن کے کھانے سے مرض چیچک کا پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر ویسی غذا کھانے کی عادت نہ ہو اور ان غذاؤں کے اوپر دوائیں یا غذائیں گرم کھائی جائیں جیسے دودھ ہر قسم کا خصوصاً اونٹنی اور گھوڑے کا دودھ جس وقت بکثرت کھایا جائے اور عادت اس کے کھانے کی نہ ہو بعدہ شراب بکثرت پی جائے یا اور گرم دواؤں کا استعمال ہو تو چیچک ضرور نکلے گی۔ چیچک کی بیماری گویا ایک قسم ہے بحران کی اور اکثر چیچک لڑکوں کو عارض ہوتی ہے ان کے بعد جوانوں کو اور بڈھوں کے بدن میں چیچک کم نکلتی ہے مگر ایسے ہی اسباب قوی ہوں یا اس شہر کی حرارت اور رطوبت شدید ہو اور جس بدن میں رطوبت زیادہ ہے اس میں نکلتا ہے چیچک کا اکثر ہے بہ نسبت اس بدن کے

جس میں خشکی ہو فصل ربیع میں جلدی بہ نسبت جاڑوں کے زیادہ پیدا ہوتی ہے اور ربیع سے کم آخر میں خریف کے خصوصاً جب خریف سے پیشتر فصل گرما نہایت گرم خشک گذر چکی ہو اور اس خریف میں بھی گرمی اور خشکی کسی قدر باقی ہو جدری کا نکلنا فقط جلد میں بد نکے یا جو چیز متصل جلد کے ہے نہیں ہوتا بلکہ جتنے اعضا متشابہتہ الاجزا میں ظاہر میں ہوں خواہ باطن میں حتیٰ کہ حجاب اور پردہ باطنی اور پٹھے وغیرہ سب میں جدری پیدا ہوتی ہے جس وقت جدری کا ظہور ہوتا ہے پہلے بدن میں کھجلی سی اٹھتی ہے پھر ایسی چیزیں نمودار ہوتی ہیں جیسے کانٹوں کے سرے اور گول مثل باجرے کے اس کے بعد سب دانے نکل آتے ہیں اور پیپ سے بھر جاتے ہیں بعد اس کے ٹوٹ کر مواد نکل جاتا ہے اور خشک ریشہ رنگ برنگ کے ہو جاتے ہیں اس کے بعد پپڑی گر جاتی ہے اور صحت حاصل ہوتی ہے۔ کبھی جدری کا انتقال فلغمونی اور ماشرہ کی طرف ہوتا ہے اور کبھی اس کا انجام دبیلہ کی طرف ہوتا ہے اس میں سب مادہ جمع ہوتا ہے اکثر جدری جب ظاہر ہوتی ہے اس کا رنگ مثل رنگ فلغمونی کے سرخی مائل ہوتا ہے مگر کبھی رنگت مختلف مثل خاکستری اور بنفشی اور سیاہ بھی ہوتی ہے اس لئے کہ جدری کی بہت سے اقسام اور الوان بھی مختلف ہوتے ہیں۔ ایک قسم سفید رنگ ہوتی ہے ایک کا زرد رنگ ہوتا ہے کوئی سبز ہوتی ہے کوئی بنفشی اور کوئی مائل بسیاہی سبز اور بنفشی رنگ کی جدری نہایت بد ہے اور جس قدر رنگت میں سیاہی زیادہ ہو خباثت اس کی بڑھ جاتی ہے اور جتنی سیاہی کم ہو برائی کم ہوگی اور سفید رنگ کی جدری سب سے زیادہ بہتر ہے خصوصاً اگر چند دانہ نکلیں اور حجم میں بڑے ہوں نکلنے میں ان کے آسانی ہو کرب بہت کم ہو تپ نرم ہو اور بعد نکلنے کے تپ جاتا رہے اور اول زمانہ اس کے نکلنے کا تیسرا دن شروع تپ سے ہے خواہ قریب تیسرے دن کے ہو ایک قسم کے دانہ جس کو ہندوستان کے اکثر شہروں میں موتی جھرا کہتے ہیں اس پر یہ اوصاف جو شیخ نے سفید رنگ چیچک کے ذکر کئے صادق آتے ہیں۔ بعد ان سفید بڑے دانوں کے اچھی قسم چیچک کی وہ ہے جس

کے دانے بڑے ہوں اور عدد میں بہت ہوں اور نزدیک نزدیک ہوں مگر دانے آپس میں مل نہ جائیں اس لئے کہ جو دانے مل جاتے ہیں اس طرح پر کہ بہت سے گوشت کو گھیر لیتے ہیں اور ان کے اجتماع سے ایک شکل مصلع یعنی پہل دار یا گول پیدا ہوتی ہے وہ بہت بد ہوتے ہیں اس طرح وہ بڑے دانے دوہرے کہ ایک پر دوسرا نکلے وہ بھی ناقص ہیں سفید دانہ چھوٹے سخت قریب قریب جو بدشواری نکلیں اگرچہ ابتدائے مرض میں گمان سلامت مریض کا زیادہ ہوتا ہے لیکن اخیر میں اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ بدشواری دانوں کا نضج ہوگا اور حالت مریض کی بری ہو جائے گی اور نوبت ہلاکت کی پہنچے گی اس لئے کہ سبب اس قسم کے جدری کا مادہ غلیظ ہوتا ہے۔ایک قسم بڑی خوفناک جدری کی جس میں ہلاکت مریض کی محتمل زیادہ ہوتی ہے وہ ہے کہ اس کے حال میں اختلاف ہو کبھی دانے نمودار ہو جائیں اور کبھی اندر بیٹھ جائیں خصوصاً اگر بنفشی رنگ کی یہ چیچک ہو اور لجوج ہو یعنی جلد کے اوپر بخوبی نہ ابھرے اور نہ اس کے بخوبی ابھرنے کی امید ہو بجہت ضعف قوت کے اور کسی عضو کے سبز ہو جانے یا سیاہ ہو جانے سے ہلاکت مریض کی ہو جاتی ہے اگر عضو کا سبز یا سیاہ ہونا بعد ابھرنے دانوں کے ہوا ہو قوت ساقط نہیں ہوتی بلکہ بڑھتی جاتی ہے تو خوف ہلاکت کا نہیں ہوتا مگر قروح خبیثہ پیدا ہوتے ہیں پہلے تپ ہو کر جدری کا نکلنا اس میں سلامت زیادہ ہے بہ نسبت اس کے کہ پہلی جدری نکل لے تب تپ عارض ہو جس شخص کو جدری عارض ہو اس کی سانس اور آواز کا بہت خیال رکھنا چاہئے۔اگر یہ دونوں اچھے ہوں تو مرض میں سلامت ہے اور اگر جدری کے مریض کی سانس پے در پے چلے اسی طرح حصبہ کے مریض کی سانس کا حال ہو تو یقیناً جاننا چاہئے کہ قوت ساقط ہو چکی یا حجاب میں ورم پیدا ہو گیا ہے پھر اگر پیاس کی شدت بڑھتی جائے اور کرب میں ساعت بساعت زیادتی ہو ظاہر بدن سرد ہو جائے اور جدری یا حصبہ سرد ہونے لگے اس وقت مریض قریب بہ ہلاکت ہوتا ہے اور اس دلیل کی زیادہ تر تائید اس سے ہوتی ہے کہ جدری

ایسے قسم کی ہو جس کا نکلنا اور ظاہر ہوتا دیر میں ہوا ہو اکثر جدری کا بیمار اختناق یا بعد ظاہر ہونے فناق کے مر جاتا ہے اور کبھی سقوط قوت ہو کر یا تج یعنی خراش رودہ یا غسال میں مبتلا ہو کر مر جاتا ہے۔ اگر بنفشی رنگ کی جدری یا حصبہ اندر بیٹھ جائے معلوم کرنا چاہئے کہ بیمار کی غشی قریب ہے اگر خون کا پیشاب ہو اور اس کے بعد سیاہ پیشاب ہو تو فورا ہلاکت ہو جائے گی خصوصا اگر قوت ساقط ہو اور دست سبز یا خون کے یا غسالی یعنی جیسے گوشت کا پانی اس رنگ کے ہوں اور قوت ساقط ہوتی جائے پھر موت میں کچھ شک نہیں۔ جمیتا ایک قسم کی چیچک ہے درمیان جدری اور حصبہ کے اور وہ ان دونوں سے اسلم ہے یعنی سلامتی زیادہ ہوتی ہے اکثر جدری انسان کے بدن میں دو مرتبہ نکلتی ہے جس وقت مادہ دوبار جمع ہو اور مادہ دفع کا ہو اور موم رصاصی ایک قسم جدری کی ہے کہ جس کے دانہ چہرے اور سینہ اور پیٹ پر کے بہ نسبت پنڈلی اور کمر کے زیادہ نکلتے ہیں اور رردی ہے اور مادہ غلیظ پر دلالت کرتی ہے جو اطراف میں دفع نہیں ہوتا علامات ظہور جدری کے کبھی جدری کے ظہور سے پیشتر پشت میں درد اور ناک میں کھجلی ہوئی ہے اور سوتے وقت مریض ڈرتا ہے اور بدن میں کانٹے سے چبھتے ہیں تمام بدن میں بوجھ پیدا ہوتا ہے رنگ چہرے کا اور آنکھ کا سرخ ہو جاتا ہے آنسو بہنے لگتے ہیں حرارت تمام بدن میں مشتعل ہوتی ہے انگڑائی جمائی بہت ہوتی ہے سانس میں تنگی پیدا ہوتی ہے آواز بیٹھ جاتی ہے تھوک گاڑھا ہو جاتا ہے سر میں بوجھ اور درد پیدا ہوتا ہے منہ خشک ہو جاتا ہے کرب اور درد گلے میں اور سینہ میں پیدا ہوتا ہے پاؤں کانپنے لگتے ہیں جس وقت چت لیٹنے کی رغبت زیادہ ہوتی ہے ان سب باتوں کے ساتھ تپ مطبقہ موجود ہوتی ہے۔ حصبہ گویا ایک قسم جدری صفراوی کی ہے ہندی میں اس کو کھسرا کہتے ہیں جدری اور حصبہ میں اکثر احوال کا کچھ فرق نہیں ہے اتنا فرق ہے کہ حصبہ صفراوی ہوتی ہے اور اس کے دانہ چھوٹے گویا جلد کے اوپر نہیں نکلتے اور جلد میں ایسی بلندی نہیں ہوتی جس کا کچھ خیال کیا جائے خصوصاً ابتدا میں یہ حصبہ بہت کم جلد کے اوپر

معلوم ہوتی ہے ابتدا میں جدری کے دانے اونچے ہو جاتے ہیں حصبہ کے دانے جدری سے شمار میں کم ہوتے ہیں اور آنکھ میں حصبہ بہ نسبت جدری کے کم نکلتی ہے علامات ظہور جدری کے اور حصبہ کے قریب قریب ہوتے ہیں مگر متوع یعنی ابکائی آنا حصبہ میں زیادہ ہوتی ہے اور کرب اور اشتعال حرارت زیادہ اور درد پشت کم ہوتا ہے اس لئے کہ یہ باتیں جدری میں بجہت امتلائے خون فاسد کے ہوتی ہیں جو کثیر ہوتا ہے اور حصبہ میں خون کی ردارت شدید ہوتی ہے مگر کثرت اس قدر نہیں ہوتی ہے کہ جس قدر جدری میں ہوتی ہے حصبہ اکثر اوقات یکبارگی نکل آتی ہے اور جدری تھوڑی تھوڑی نکلتی ہے جو جو علامات سلامت مریض کے جدری میں ہیں وہی حصبہ میں ہیں کہ جو قسم حصبہ کی ربیع الظہور اور بزور ہو اور اس میں نضج جلد ہو وہ سلیم ہے اور سخت اور سبز اور بنفشی گون حصبہ بھی ردی ہے اور جس قسم کی حصبہ میں نضج بدیر ہو غشی متواتر عارض ہو وہ قاتل ہے اور اگر دفعتہً نکل کر غائب ہو جائے وہ بھی ردی اور غش آور ہے۔ جدری کے علاج میں مبادرت کر کے اخراج خون کا بمقدار کافی کرنا چاہئے اگر شرائط اخراج خون کے جمع ہو جائیں اور اسی طرح اگر مرض حصبہ کا بوجہ امتلائے خون کے ہو زمانہ اخراج خون کا روز چہارم تک باقی رہتا ہے جب دانہ جدری کے نکل آئیں پھر فصد نہ لینی چاہئے ہاں اگر امتلائے شدید ہو اور غلبہ مادہ کا زیادہ پیدا ہو جائے پھر بذریعہ فصد کے اتنا خون نکالنا چاہئے کہ تخفیف غلبہ میں مادہ کے پیدا ہو فصد کھولنی اس مرض میں بہت ہی موافق ہے اور اگر ناک کی رگ کھولی جائے فائدہ رعاف کا حاصل ہوگا اور نواحی عالیہ یعنی اوپر کے جانب کے اعضاء کی مضرت جدری سے حفاظت ہو جائے گی اور لڑکوں کے واسطے اس میں آسانی ہوتی ہے اگر فصد لینی واجب ہو اور بخوبی اخراج خون کا نہ کیا جائے کسی جانب بدن کے فساد کا خوف ہے اسی طرح جو شخص ہمیشہ اپنے بدن کی حرارت بذریعہ مبردات کے بجھاتا ہو اس کے نسبت فساد کسی جانب بدن کے ہو جانے کا خوف ہے اول مرض جدری اور حصبہ میں ایسی غذا کھلانی

چاہئے کہ مقوی ہو اور اطفائے حرارت بھی کرے اور مادہ کو بطرف خارج کے دفع
کرے اور طبیعت میں قبض پیدا نہ کرے اور خون کو غلیظ نہ کر دے جیسے نا نورش عنابی
ہمراہ زلال تمر ہندی کے خواہ شگوفہ خرما اور مسور کا شوربا اسی طرح جس غذا میں تلئین
طبیعت کی ہو مگر زیادہ نہ ہو اسی واسطے ضرور ہے کہ ان غذاؤں میں تمر ہندی شریک
رہے خواہ جو چیز مثل تمر ہندی کے اس اور کدو سے جو غذا تیار ہو وہ بھی مناسب ہے اور
تربوز بڑے قسم کا بھی جائز ہے بلکہ ابتدائے مرض میں طبیعت کا نرم رہنا واجب ہے اور
جمیع ملنیات سے تمر ہندی افضل ہے اور اگر فقط تمر ہندی سے اجابت نہ ہو شیر خشت
بھی زیادہ کریں مگر یہ کہ نرمی طبیعت بآسانی ہو جائے اور زیادہ اسہال سے احتراز
واجب ہے خواہ کسی قدر ترنجبین خواہ آلو بخارا شریک کریں کبھی اول ظہور میں جدری
کے تین درہم رب گندر یعنی گاجر کا رب ہمراہ قرص کافور اور شراب شگوفہ خرما کے بہت
مفید ہوتا ہے اگر دریافت ہو جائے کہ مرض میں طول ہوگا اور دوسرا دن گذر جائے اور
جدری کا ظہور شروع ہو اس وقت تبرید کا استعمال بیشتر سبب خطائے عظیم کا ہوتا ہے اس
واسطے کہ فضول ہواؤں کو بوجہ تغلیظ کے اندر روک رہتا ہے اور اعضائے رئیسہ بوجھ اس
چیز کا جسے گنجائش بروز اور ظہور کی نہیں ہے ڈالتا ہے اور قلق اور کرب پیدا کرتا ہے اور
اکثر غشی عارض ہوتی ہے بلکہ ایسے وقت میں اعانت مادہ کی ایسی دواؤں سے کرنی
چاہئے جو غلیان کو زیادہ کریں اور سارے مواد دبستہ کو کھول دیں جیسے رازیانہ کرفس
ہمراہ شکر کے بطور عصارہ کے یعنی ان دونوں کے پتوں کا عرق نچوڑ کر شکر سے شیریں
کر کے پلائیں یا جوشاندہ اصول اور بروز کا جن میں زیادہ حرارت نہ ہو کبھی ان دواؤں
میں بقدر خوشبو آ جانے کے زعفران بھی شریک کرتے ہیں اور آب انجیر بہت نافع ہے
اس لئے کہ انجیر میں طاقت باہر نکالنے مادہ کی بہت ہے اور باہر نکلنا مادہ کا ایک سبب
ہے اس مرض سے نجات پانے میں ایسے وقت میں یہ بھی ایک دوا نہایت نافع ہے لک
مغسول پانچ درم عدس مقشر سات درم کتیرا تین درم نصف رطل یعنی سترہ تولہ پانی میں

جوش دیں جب نصف جل جائے تب پلائیں اس سے بھی زیادہ جدری نکلنے پر مددگار یہ دوا ہے انجیر زرد سات عدد عدس مقشر تین درم کتیرا تخم رازیانہ ہر واحد دو درم اڑھائی پاؤ پانی میں جوش دیں جب ایک ثلث باقی رہے صاف کرکے پلائیں حرارت قلب کے گرد سے باہر نکال دے گی اور خفقان کو منع کرے گی ایسے وقت میں تیل بیمار کے پاس بھی نہ لے جانا چاہئے اور کپڑے سے اڑھانا واجب ہے تاکہ تفتیح مسام ہو اور سرد ہوا سے خصوصا جاڑوں میں بہت بچانا چاہئے اور اگر اس کے ساتھ ایسا معاملہ ہر وقت جاری رہے جو تدبیر پسینا نکالنے کے واسطے کی جاتی ہو اس واسطے کہ سردی سے مسامات بند ہو جاتے ہیں اور جو مواد آمادہ نکلنے پر ہوتے ہیں اندر کی طرف پلٹ جاتے ہیں بکثرت سرد پانی پینا جیسے برف سے ٹھنڈا کیا ہوا اور خیش میں داخل کرنا یعنی اس مکان میں جس کی ہوا سرد کرنے کے واسطے پردے کتان کے چھوڑے گئے ہوں بہت برا ہے کبھی فصد کی مضرت اس طرح پر ہوتی ہے کہ بعد فصد کے جو برودت پیدا ہوتی ہے اس کی وجہ سے مادہ مستعد بخروج کو اندر کو پلٹ جاتا ہے پس مناسب ہے کہ بعد گزرنے دو دن یا تین دن کے فصد سے بچائیں اگر کسی تدبیر کی وجہ سے خواہ اڑھانے وغیرہ کی گرمی سے ایک حالت مثل غشی کے پیدا ہو غشی خود بخود عارض ہو رہی ہو اس وقت تبرید اس ہوا کی جو بذریعہ سونگھنے کے دماغ تک پہنچتی ہے باتخصیص کرنی چاہئے اور خوشبو کافور اور صندل کی سونگھانی چاہئے اگر بدن کے کھولنے سے چارہ نہ ہو اور خیش یا ہوائے اندر کے بارد میں بے داخل کئے ہوئے نہ بن پڑے تو پھر کچھ مضائقہ نہیں اسی طرح اگر مادہ کی اعانت بذریعہ تسخین یا ترک تبرید کے واسطے جلدی نکلنے جدری کے کی جائے اور اس تدبیر سے مریض کو کسی طرح کی خفت ظاہر نہ ہو بلکہ حرارت کا اشتعال بڑھتا جائے اور زبان کی سیاہی ساعت بساعت زیادہ ہوتی جائے اس وقت تسخین سے ڈرنا چاہئے اور ترک کر دینا چاہئے اور کسی قدر تبرید کا استعمال کرنا چاہئے جدری اور حصبہ کی بیماری میں پیٹ پر لیپ اور ضماد کرنے سے بیمار کو بچانا

چاہئے کہ اس تدبیر میں وہ خطرے میں ایک تو سانس اپنی جگہ پر تنگ ہو جائے گی اور اسہال ردی اور بول الدم عارض ہوگا اور آخر میں اس مرض کی حفاظت طبیعت کے اسہال وغیرہ سے کرنی چاہئے عوض عدس مسلم کے بھنی ہوئی مسور چند پانی بدل بدل جوش دے کر کھلاتے ہیں اور بدلے اس مسور کے جو تمر ہندی سے ترش کی جائے اور آب انار خواہ آب سماق خواہ آب انگور وغیرہ سے ترش کر کے کھلاتے ہیں دوائیں جو خون کی تبرید اور تغلیظ کریں اور اس کے جوش کو منع کریں ابتدائے مرض میں ایسی دوائیں جائز ہیں جیسے رب ریباس اور رب انگور اور آب فواکہ سرد شربت گذر خصوصا اور شراب شگوفہ خرما خواہ خود شگوفہ خرما یا درخت خرما کا دودھ شربت کیوڑے کے بہت سے نسخہ ہیں جن کو ہم قرابادین میں ذکر کریں گے یہاں پر ایک نسخہ عجیب اور قوی التاثیر ہم ذکر کرتے ہیں کہ اس کی ساخت دہی کے توڑ سے جو ترش اور مکدر ہو جاتی ہے اور قوت اس کی بہت زیادہ ہے اور ابتدائے مرض میں اس کا استعمال بہتر ہے نسخہ رب کدر دو حصہ اور اگر رب کدر نہ میسر آئے تو خود کدر مسلم لے کر اس کو تراشیں اور اس کا برادہ لے کر باریک پیسیں پیس کر نصف اس کے صندل لے کر سرکہ مقطر یا آب انگور خالص میں چند روز تک بھگوئیں بعد اس کے نرم آنچ سے اتنی دیر تک پکائیں کہ لکڑی کیوڑہ کی گل جائے اور اس کے بعد نچوڑ لیں اور نچوڑے ہوئے پانی کو لے لیں اور جس قدر سرکہ آب انگور زیادہ ہو بہتر ہے بعد اس کے آب دوغ ترش جس کا مکھن نکال لیا ہو ٹپکانے کے ذریعہ سے آلائش دہی اس سے پاک کریں یا مثل ماء الجبن کے اس طرح پکائیں کہ اس سے ماہیت دہی کی یعنی توڑ جدا ہو جائے بعد اس کے آرد جو کو اس پانی میں ملا کر فقاع یعنی دربھڑا تیار کریں اور ترش کریں بعد اس کے پھر اس دربھڑے کو بذریعہ ٹپکانے وغیرہ کے صاف کریں اور پھر آرد جو ملا کے اسی سے فقاع بنائیں اور دھوپ کی گرمی سے ترش کریں جس قدر مکرر اس عمل کو کریں گے بہتر ہوگا اس پانی سے پانچ جز لے کر آب امرود آب سفرجل ترش جس میں اجزائے مائی

زیادہ ہوں اور آب انار ترش آب سیب ترش جس میں رطوبت زیادہ ہو اور آب زعرور جو بموجب تصریح خود شیخ کی تفاع بری یعنی جنگلی سیب ہے آب لیموں آب آلو بخارا جو ترش ہو آب شگوفہ خرما جو نچوڑا گیا ہو اور آب کھدش تازہ آب توت شامی جو خوب پختہ نہ ہو آب خوبانی خام ترش عصارہ انگور عصارہ ریباس عصارہ شاہجہاں باریک انگور خصارہ اور فارشی عصارہ نیلوڑر عصارہ بنفشہ ہر ایک سے تین حصے عصارہ انرج عصارہ تر شادہ نارنج ہر واحد سے دو ثلث ایک جز کے عصارہ کشنیز عصارہ کاہو عصارہ برگ خشخاص سبز عصارہ برگ کاسنی عصارہ برگ خرفہ ہر ایک سے ربع جز اور عصارہ برگ بید اور برگ سیب اور برگ امرود برگ زعرور برگ گل عصارہ برگ عصی الراعی یعنی لال ساگ عصارہ کسیتہ انیس اور گل سرخ خشک گل نیلوفر خشک عصارہ زرشک خشک تخم کاسنی تخم کاہو گلنار تخم نیلوفر تخم گل ہر ایک بیسواں حصہ ایک جز کا عصارہ پودینہ تر چھٹا حصہ ایک جز کا عصارہ زرشک تر نصف ایک جز کا سیب ادویہ اور اجزا جمع کر کے آگ پر چڑھائیں اور مسور چار جز و اور جو مقشر دو جز اور سماق تین جز دانہ انار تین جز داخل کر کے پکائیں تاکہ نصف باقی رہ جائے بعد ازاں اتار کے خوب ملیں اور چھان کر وزن کریں اور فی تین سو درہم یعنی قریب پختہ سیر کے ایک مثقال خواہ چار ماشہ کافور خوب پیش کر ظرف کے پیندے میں چھڑکیں اور اس کے اوپر دوائے مذکور بآہستگی ڈالیں اور اس کا منہ خوف تنگ سرپوش سے بند کر دیں کہ بخارات باہر نکل نہ سکیں اور پھر آگ پر چڑھائیں جب گمان ہو کہ اب جوش آ گیا ہے اتار کر خوب سا ہلائیں اور بستوقہ یعنی جس برتن میں اچار وغیرہ رکھا جاتا ہے جیسے مرتبان وغیرہ اس میں رکھ کر خوب وصل کریں کہ اس سے کافور کے اڑ جانے سے اطمینان ہو اور مقدار شربت اس کی دس درہم یا قریب تین تولہ کے ہے بعض لوگ اس دوا میں کسی قدر سنبل الطیب زنجبیل اور رازیانہ انیسون فلفل اور سعد کوفی شریک کرتے ہیں جس قدر مناسب معلوم ہو جب اخراج جدری کا تمام اور کمال ہو جائے اور دانے سب پختہ ہو جائیں اور

ساتواں دن گذر جائے تدبیر صائب یہی ہے کہ سونے کی سوئی سے چھید کر رطوبت دانہ کی نکال لی جائے اور روئی سے پونچھ لیں اور نمک ملنا بہت ضروری ہے لیکن بعد دانہ توڑنے اور رطوبت نکالنے کے نمک ملنے میں کسی قدر تاخیر کرنی مناسب ہے اس لئے کہ زخم تازہ پر نمک چھڑکنا ایذا اور الم پہنچاتا ہے بلکہ بڑے دانے کے سوا اور دانے ٹوٹے ہوں یا نہ ہوں ان پر نمک ملنا ضرور ہے اور بڑے دانوں کو بحال خود چھوڑ دینا چاہئے کہ راہ نکلنے رطوبت کی بند ہو جائے پھر اس کے بعد تفتیح کی جائے اور قبل خوب پختہ ہونے کے مالش نمک کی نہ کرنی چاہئے کہ ورم پیدا ہو جائے گا اور درد شدید عارض ہوتا ہے مگر بعد نضج کے تمیلح ضرور ہے اور تمیلح کا طریقہ یہ ہے کہ پانی میں نمک گھول کر اندر کے زعفران بھی داخل کریں اور گلاب میں اگر نمک گھولیں تو بہت بہتر ہے اور اگر پانی میں جھاؤ اور مسور اور گلاب کے پھول جوش دے کر نمک گھولیں یہ بہت خوب ہے خصوصاً اگر اس میں صندل کافور بھی شریک کریں تمیلح سے نضج بخوبی پیدا ہوتا ہے اور خشکی دانوں میں بہت جلد آ جاتی ہے اور پپڑی جلد گر جاتی ہے جھاؤ کی لکڑی کا دھواں پہنچانا نافع ہے اور جاڑوں میں جو لکڑی آگ کے واسطے جلتی رہے وہ جھاؤ کی لکڑی ہونی چاہئے اور اگر جدری میں رطوبت شدید ہو اس وقت آس اور برگ آس کی دھونی دینی چاہئے اور جید تدبیر بروقت نضج کے اور بروقت اہتمام اس کے خشک کرنے کے مریض کے سلانے میں اہتمام زائد کرتا ہے اور آرد گندم اور جوار اور جو باقلا بچھونے پر ڈالنا چاہئے اور بہتر یہ طریقہ ہے کہ آٹے کو کسی توشک کے اندر بھریں جس کا کپڑا جھونا جھرجھرا ہو اور سنگین نہ ہو اور اس کے اندر سے اثر ان دواؤں کا بقوت پہنچے اور برگ سوسن یعنی ملٹھی وتجفیف رطوبت جدری کے واسطے بہت مناسب ہے کہ باوجود خشکی پیدا کرنے کے خوشبو بھی پیدا کرتی ہے تیل استعمال اس وقت بھی بہت برا ہے کہ خشک ہونے سے منع کرتا ہے جب جدری خشک ہونے لگے ایسی دوائیں طلا کریں جو خشکی پر معین ہوں اور کسی قدر ایسی دوائیں جو اوپر مذکور ہو چکیں ہیں ان میں

گلاب اور کافور سے اکتحال مناسب ہے یہ بھی کہتے ہیں کہ سفید رال سے اکتحال بہت مفید ہے آنکھ کی سفیدی وغیرہ کے واسطے روغن پستہ جس کو ہماری ملک کی عورت بعد جدری کے اور آنکھ میں کوئی آفت آ جائے کے استعمال کرتی ہیں غمامہ چشم یعنی پردہ سا جو پڑ جاتا ہے اسے دور کر دیتا ہے اور آنکھ کی اصلاح کر دیتا ہے اور شیاف ابیض بعد دانے ابھر آنے کے آنکھ میں بہت مفید ہے منہ اور حلق کی حفاظت اس طرح کریں کہ انار چوسیں اور دانہ انار کو ابتدا میں چبائیں خواہ توت شامی چوسیں اور توت کے رب کا غرغرہ کریں خصوصاً اگر درد گلو کی شکایت ہو اور اس وقت رب توت کا چاٹنا بھی تھوڑا تھوڑا مفید ہے نتھنوں کی حفاظت کے واسطے ماقسا اور صندل اور رب انگور اور سرکہ سے طلا کریں اور فقط سرکہ کو سونگھنا بھی کافی ہے اور پھیپھڑے کی حفاظت کے واسطے کوئی چیز لعوق سدس سے اچھی نہیں ہے کہ اس میں تخم خشخاش شریک کریں اور قلب کی حفظ کے واسطے جوشاندہ انجیر اور مسور جو قبل اس فص کے بیان ہو چکا ہے کہ وہ حرارت کو نواحی قلب سے منع کرتا ہے اور امعاء کی حفاظت بعد زمانہ ابتدا کے واجب ہے کہ اسی زمانہ میں اسہال کا زیادہ خوف ہوتا ہے واجب ہے کہ استعمال قوابض کا کریں اور اگر آخر مرض میں اسہال عارض ہو قرص طباشیر اور رب ریباس سے علاج کریں خواہ قرص تخم حماض سے معالجہ کریں۔

نشانات جدری کے دفع کرنے کا طریقہ

اس مقدمہ کا بیان ہم آگے جہان زینت کا ذکر ہوگا بہ تفصیل کریں گے اور یہاں پر مخصوص دوا جو مناسب مرض کے بھی ہے اور نشان چیچک کا بھی مٹا دیتی ہے لکھی جاتی ہے منجملہ ان ادویہ کے جن سے نشان چیچک کے برطرف ہوتے ہیں سوکھی جڑ بانس کی اور آرد باقلہ اور تراشہ چوب بیدار اور تراشہ چوب غرزوت اور تخم خربزہ کے چھلکے خشک کئے ہوئے اور چاول دھوئے ہوئے اور آب جو اور سفیدہ بیضہ مرغ اور مٹی پھولی ہوئی بذریعہ سرد انے کے اور مردار سنگ شکر طبرزد اور نشاستہ بادام شیریں اور بادام تلخ اور

جاتے ہیں گوشت نرم میں مگر جو حمیات تابع اورام باطنی کے ہیں ان کا وجود فقط قلب تک سخونت پہنچنے سے نہیں ہوتا بلکہ عفونت اخلاط کی قلب تک پہنچ جاتی ہے بدترین حمیات جو بوجہ اورام باطنی کے پیدا ہوں وہی ہیں جو ورم حمرا سے جو بعض احشاء میں ہو جائے پیدا ہوں کہ اس تپ میں درد شدید اور پیاس اور التہاب عارض ہوتا ہے اور اس ورم پر دلائل اختلاط مرہ صفراوی جو بہت سا ہو خون میں ظاہر ہوتے ہیں اورام باطنی جیسے ورم دماغ خواہ ورم حجاب دماغ اور صماخ یعنی کان کا پردہ جس کے ذریعہ سے سماعت ہوتی ہے اور کبھی ورم حلق جب عظیم اور دموی ہو اور اس حجاب کا ورم جو متصل سینہ کے ہے اور ورم جگر اور گردہ اور مثانہ اور رحم اور ورم امعا اور جو مشابہ اس کے ہے کبھی حمیات اورام میں بوجہ قرب اور بعد کے قلب سے شدت اور ضعف میں اختلاف ہوتا ہے اسی طرح اگر ورم اعضائے لحمی میں ہو تو اس ورم کی تپ شدید ہو گی اور اعضائے عشائی میں خواہ غضروفی اور عصبانی میں تپ ضعیف ہوئی ہے خواہ جو ورم قریب بہ شرائین ہو اس کی تپ شدید ہوتی ہے اور جو ورم قریب اوروہ کے ہو اس کی تپ ضعیف ہوتی ہے اور یہ سب حمیات بطور دورہ کے ہوتی ہیں جیسا مادہ ورم پر گرتا ہے اسی قدر تپ کی نوبت ہوتی ہے اور جس قدر پیدائش مواد کی ہوتی ہے اس قدر ان مواد کو حرکت ہوتی ہے اور جتنا جذب حرارت اور الم کا یہ اورام کرتے ہیں اسی قدر دورہ حمیات کا ہوتا ہے پس ہر خلط کے لائق جیسا دورہ لائق ہے ویسا ہی ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر ورم ذات الجنب وغیرہ کا ہو جاتا ہے اور تپ باقی رہ جاتا ہے یہ دلیل اس پر ہے کہ ابھی تنقیہ تمام نہیں ہوا ہے یہ حمیات اورام اگر دیرپا ہوں انجام میں دق پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر جگر میں ورم ہو اور حجابی اورام بہت جلد منجر بہلاکت ہو جاتے ہیں مثل اس کے کہ بطرف دق کے منتقل ہوں ذکر علامات اور احکام حمیات اورام کا حمیات اورام جو اعضائے باطنی کے ورم سے پیدا ہوں ان کے ہمراہ تین قسم کی علامات ہوتی ہیں کچھ علامات اور اعراض ایسے ہوتے ہیں جن کی دلالت عضو متورم پر ہوتی ہے

اور کچھ علامات اور اعراض حالات مادہ مرض پر دلالت کرتے ہیں اور بعض علامات مریض کے حال پر دلیل ہوتی ہیں سلامت رہنے یا ہلاک ہونے سے قسم اول کی مثال جیسے نبض منشاری اور درد چھبتا ہوا اطراف سینہ کے اورام پر دلالت کرتا ہے اور اسی طرح خشک کھانسی ابتدا میں اور پھر تر کھانسی اور مثل اس کے وہ اعراض ذات الجنب کے جو اطراف سینہ کے ورم پر دلیل ہیں جیسے سرخی قارورہ اور ضیق النفس اور تپ وغیرہ خلاصہ یہ ہے کہ درد اور ثقل عضو علیل میں ہوتا ہے اور جمیع اعضائے گرمی عضو ماؤف کی زیادہ ہوتی ہے اور گرمی خلاف عادت اس عضو میں ہوتی ہے اور جیسے تشنج کہ اعضائے عصبیہ کے اورام گرم میں ہوتا ہے اور مثال دوسری قسم کی جیسے تپ کی شدت بطور رغب کے اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مادہ مرض کا صفراوی ہے اور تیسری قسم کے وہ اعراض میں جو بیمار کے سلامت حال پر خوشخبری دیں خواہ اس کی ہلاکت پر منذر ہوتے ہیں کبھی حالات اورام باطنی تپ کی ضرور ہوتی ہے اور اس کے قوی اور دائم ہونے پر خواہ اس کے مفترہ ہونے میں مختلف ہوتے ہیں بسبب اختلاف اعضا کے عظم اور بزرگی ہیں اور ان کی رگوں کے بڑے ہونے میں خواہ بانیوجہ کہ بعض اعضائے باطنی قریب القلب ہیں اور ان کو قلب سے شرکت زیادہ ہوتی ہے جیسے جگر اور یہ خواہ قلب سے دور ہوں ان کو شرکت قلب سے کم ہو جیسے گروہ کہ اس کے ورم سے ہمیشہ حمیات لازم اور قوی کا ہونا کچھ ضرور نہیں ہوتا بلکہ ایسے اعضا کے اورام سے حمیات مفترہ پیدا ہوتے اور از قسم حمیات مختلفہ خواہ حمی غب یا ربع اور خمس اور سدس پیدا ہوتے ہیں اور ان حمیات کے ہمراہ ناقص اور لرزہ بھی ہوتا ہے اور پھر ہری بھی موجود ہوتی ہے اور تفرقہ اس بات کا بہت دشوار ہوتا ہے کہ یہ حمیات اورام ہیں یا حمیات عفونت خاص علامت ان کے حمیات اورام ہونے پر ثقل موضع گروہ اور گرانی جانب قطن کے اور درد اور اختصاص زیادتی حرارت کا زائد حرارت معتاد پر عضو متورم میں اگر کسی میں یہ بات پیدا ہو کہ عضو رئیس کے قریب ہو یا اس سے مشارکت قوی رکھتا ہو یا شدید الحس ہو اور

باایںہمہ وہ عضو عصبی بھی ہو پس ایسے وقت میں قطع نظر شدت اس تپ کے جو مانع ورم اس عضو کے ہوتی ہے قلق عظیم اور تشنج بھی عارض ہوتا ہے اور بیشتر بہ تبعیت اس ورم کے اوراعراض غریب پیدا ہوتے ہیں جیسے ورم رحم کا کہ اس کے ہمراہ دردسر اور درد گردے کا بھی پیدا ہوتا ہے حرارت اگرچہ ان اورام میں زیادہ مشتعل ہو کر حدت زیادہ اس حرارت میں نہیں ہوتی جیسے تپ محرقہ میں مگر کوئی ایسا ہی سبب قوی اور عظیم الخطر پیدا ہواس وقت حدت بھی ہو جاتی ہے حدت نہ ہونے کا سبب یہ ہے کہ عفونت اس تپ کی داخل میں فرورفتہ ایسی نہیں ہے جیسے حمیات عفنہ میں ہوتی ہے اور نہ اس کو بطرف خارج کے حرکت ہوتی ہے فقط عضو متورم میں عفونت ہوتی ہے اور مادہ متعفن اسی مقام پر کھچ جاتا ہے نبض حمیات ورم باطنی کی مثل نبض حمیات عفونت کے ہوتی ہے کہ ابتدا میں صغیر اور بروقت منتھی کے سریع الانقباض اور بعدازاں عظیم ہو جاتی ہے اور سرعت اور تواتر بھی بسبب اقتضائے عضو اور مادہ کے جیسا کلیات میں بیان ہو چکا بعد اس کے منشاری خواہ موجی ہوتی ہے برطبق عضو کے لحمی اور عصبی ہونے کے اور بول اکثر حمیات اورام میں بطرف بیاض کے مائل ہوتا ہے اور رنگ میں کمی ہوتی ہے اس لئے کہ مادہ بطرف ورم کے متوجہ ہوتا ہے اور درجہ کو اپنے مقام میں جذب مادے کا لازم ہے۔

ذکر علاج حمیات ورمیہ کا علاج ان حمیات کا بعینہ علاج حمیات حادہ کا ہے بعد از آنکہ اصل ورم کا علاج ہو چکے اس لئے کہ اصل معالجہ ورم کا ہے اور وہی مقدم ہے مگر اس میں رعایت تپ کی بھی بذریعہ تبرید اور ترطیب کے ضرور ہے حمیات اورام کے علاج میں بہ نسبت اور حمیات عفونت کے جو بلاورم ہوں یہ فرق ہے کہ ورمی تپ میں اجازت سرد پانی پینے کی نہیں ہے اور نہ حمام میں داخل ہونے کی رخصت ہے اور اگر ورم از قسم حمرہ ہو سرد چیزوں کا رکھنا مقام ورم پر جن میں برودت بالفعل ہونا جائز ہے جیسے عصارہ کا ہو اور رحی العالم اور خرفہ وغیرہ کسی قدر آرد جو سفید کے ہمراہ یخ میں سرد کر کے اور جب گرم ہو جائے پھر بدل دیں اور کبھی زیت انفاق جو بحالت خامی نچوڑا گیا ہو اور

روغن گل بھی شریک کرتے ہیں اور اگر کاہو کو دھو کے یخ میں سرد کر کے کھلائیں جائز ہے اور نافع بھی ہے حمیات مرکبہ کا بیان حمیات کی ترکیب ایک قسم سے دوسرے قسم کے ساتھ چند صورتوں سے ہوتی ہے کبھی اصناف بعیدہ کی آپس میں ترکیب ہو جاتی ہے جیسے حمی دق کی ترکیب حمی عفونت کے ساتھ اور کبھی ترکیب ایسے حمیات میں ہوتی ہے جو کہ جنس قریب میں متحد ہوں جیسے ترکیب اصناف حمیات عفونت کی مثلاً حمی غب حمی بلغمیہ کے ساتھ مرکب ہو ایسے ہی مرکبات ثنائیہ سے وہ تپ ہے کہ جو بنام شطر الغب معروف ہے اور کبھی حمیات اورام کی ترکیب باہم ہو جاتی ہے اور کبھی نوع واحد کی حمیات میں ترکیب ہوتی ہے جیسے دو غب مرکب ہوں خواہ دو ربع میں ترکیب ہو یا تین ربع مرکب ہوں دو غب کی ترکیب میں کیفیت نوائب بلغمی کی ہو گی کہ یوم راحت غب اول کا عین روز دورہ اور نوبت غب ثانی کا ہو گا پس ظاہر میں نائبہ کا ایسا حال ہو گا اور یہی حال ترکیب میں ربع کا ہے کہ ہر دو یوم راحت کے بعد جو دن ہے وہ یوم نوبت ربع اول کا ہے اور اندک تخیل سے واضح ہوتا ہے کہ ہر روز ایک تپ کا نوبہ ہو گا پس مشابہ بلغمیہ لازمہ کے ہو جائے گی اور کبھی تین قسم حمیات غب کی مرکب ہوتی ہیں اگر ترتیب بر سبیل مناوبت ہو اور تداخل کسی غب کا دوسری غب میں نہ ہو تیسرے روز کی نوبت میں شدت زیادہ ہو گی اس لئے کہ یہ دن منتہی نوبت حمی اول کا اور ابتدا غب ثالث کا پڑتا ہے اور اسی طرح پانچواں روز شدت میں زیادہ ہو گا اور یہی تپ شطر الغب سے مشابہ ہے جیسے دو غب سے مرکب ہونا۔ بلغمیہ مائیہ کے مشابہ ہے مگر ایسے حساب اور نسبت کی طرف زیادہ التفات سے کچھ طبیب کو فائدہ متصور نہیں اور نوائب کے حال سے اشتغال سے چنداں ثمرہ نہیں ہے بلکہ اعراض کی طرف متوجہ ہو کر ملاحظہ کرنا چاہئے منجملہ اعراض کے ایک یہ بھی ہوتا ہے کہ اگر ترکیب حمی کی غب خالص سے ہو جس کا مادہ صفراوی خالص ہے اور ایک تپ کا مادہ صفراوی کم ہو پس نوبت میں سرعت پیدا ہو گی اور کوتاہی زمانہ نوبت بوجہ شدت حرارت کے عارض ہو گی تا ایکہ جس تپ کا

مادہ قلیل ہو اور وہ تپ اعراض میں ضعیف ہے پہلے زائل ہو جائے گی کبھی تپ کے مرکب ہونے پر یہ بھی دلیل ہوتی ہے کہ ایک مرتبہ پھر ہری پیدا ہو کر سکون اور آرام ہو جائے اور پھر از سر نو قشعریرہ طاری ہو جو طبیب عالم دلائل حمیات بخوبی ہو اور ہر ایک قسم کی تپ کو مع اس کے اعراض کے پہچانتا ہو اس کی نسبت نہایت قبیح یہ امر ہے کہ پہلے روز شناخت ترکیب تپ کی نہ کر سکے خواہ دوسرے دن ترکیب تپ دق کے ہمراہ حمی عفونت کی خصوصا ہمراہ حمی ثقہ کے جس کا مادہ بلغم بالحم ہو بہت دشواری سے شناخت کی جاتی ہے اس لئے کہ معالج اس حمی مرکب میں فترات اور سکون اور چند بار ابتدا ناقض اور قشعریرہ کی بار بار برآمد ہونے عرق کو بشرطیکہ تپ کے اوقات جزئیہ ہوں ملاحظہ کرتا ہے اور اکثر مفترہ ہوئی تو یہ امور بہت ظاہر اور واضح ہوتے ہیں اس وقت ظن بلکہ یقین یہی ہوتا ہے کہ فقط حمیات عفونت سے یہاں ترکیب ہے خواہ وہ حمیات لازم ہوں یا مفترہ اور لازمہ سے مرکب ہو اور حمی ساذج کا قطعا وہم وگمان نہیں ہوتا اور کبھی ترکیب متوالی پے در پے ہو جاتی ہے اس طرح کہ بعد نوبت ایک تپ کے فورا دوسری شروع ہو جاتی ہے جیسے کہ زمانہ ابتدا جزوی تپ ورم کا جس میں فی الجملہ اعراض میں خفت ہوتی ہے زمانہ منتہی حمی اول میں متداخل ہوتا ہے اس وقت یہ تپ مرکب متشابہ ہو کر سونوخس کے جو غلیان خون سے خارج عروق میں پیدا ہوتی ہے شبیہ ہو جاتی ہے پھر ایسے وقت بدون رجوع کرنے بطرف دلائل خاصہ ہر تپ کے چارہ نہیں ہوتا ہے اور علامات خاص جو سونوخس کے اوپر بیان ہوئے ان کے ملاحظہ سے تفرقہ کامل ہوتا ہے اور اگر نوائب قصیر المدت ہوں اس وقت دو دن تپ کا اتصال ایسا نہیں ہوتا کہ دونوں مل کر ایک تپ معلوم ہوں بلکہ درمیان دونوں کی نوبتوں کے کسی قدر وقفہ پیدا ہوتا ہے وہی فارق ہے مگر شاید کوئی ایسا ہی امر عظیم پیدا ہو کہ مثلا جن حمیات سے ترکیب ہوئی ہے ان کے عدد کثیر ہوں خصوصا اگر زمانہ فترات کا طولانی ہو کہ اس وقت کثرت عدد کی بدون اتصال اور تلاصیق کے نہیں ہوتی اگر ترکیب حمیات مختلف سے ہو مثلا ایک حمی

سادہ ہو اور دوسرا مزمنہ جیسے شطر الغب اس صورت میں حادہ پہلی دفع ہو جاتا ہے اور مزمنہ باقی رہتا ہے یہ دونوں تپ مفترہ ہوں خواہ دونوں لازمہ ہوں یا ایک لازمہ ہو دوسرا مفترہ اور کبھی شعطر الغب کے ہمراہ اور ایک غب مرکب ہوتا ہے خواہ بلغمی اور سوداوی ہوتا ہے اگر غب ہمراہ شطر الغب کے ہو تو پہلے بوجہ حدت کے غب کا زوال ہوتا ہے اور فقط شطر الغب باقی رہ جاتا ہے اور اگر حمی بلغمی خواہ سوداوی ہمراہ شطر الغب کے ہو پہلے شطر الغب دفع ہوتی ہے اور خالص بلغمی خواہ سوداوی باقی رہ جاتی ہے کبھی حمیات مرکبہ میں ترکیب اور طرح سے پیدا ہوتی ہے مثلاً حمی مفترہ اور لازمہ جن کی جنس میں اختلاف ہو خواہ جنس واحد کے ہوں یا نوع واحد کے ہوں ان سے تپ کی ترکیب ہوتی ہے جیسے غب دائرہ ہمراہ غب لازم کے مرکب ہو اور جیسے دو مفترہ مرکب ہو جاتے ہیں اسی طرح دو لازمہ بھی مرکب ہوتی ہیں بعض اطباء نے گمان کیا ہے کہ دو لازمہ میں ترکیب نہیں ہوتی وہ غب مرکب ہوتی ہیں اس لئے کہ مادہ جس وقت داخل عروق میں ہو اس میں ممکن نہیں ہے کہ جس شے میں عفونت واقع ہو وہ مختلف ہو بلکہ جمیع مادہ جو اندر عروق کے ہے یکساں متعفن ہوگا اور تعفن اس کا ہر جگہ ظاہر رہے گا یہ رائے ہمارے نزدیل واجب التسلیم نہیں ہے اس لئے کہ عفونت جو داخل عروق ہے ضرور اس کی تاریخ عفونت اول کے اور اس عفونت کو حرکات بنا بر اسی روز کے اور اسی حساب سے ہوتے ہیں پس کیا بعید ہے اگر ایسا اتفاق ہو کہ ایک جگہ داخل عروق میں کسی مادہ کی عفونت شروع ہو کہ اس کو غلبہ ہو اور بالاصالتہ متعفن ہو اور دوسرا اجزا اسی مادہ کا جو دوسرے مقام میں ہو اسے اس قدر غلبہ نہ ہو کہ خود بخود متعفن ہو بلکہ یہ اتباع اسی جزا کے اپنی ذاتی عفونت کو جو غالب نہ تھی بڑھائی اور افشا اس کی عفونت کا اصالتا بھی ہو اور بہ اتباع بھی ہو پھر اس کے واسطے زمانہ تفتیر اور اشتداد کا جداگانہ ہوگا اقسام ترکیب حمیات کی تین ہیں مداخلہ اور مبادلہ اور مشابکہ مداخلہ یہ ہے کہ ابھی ایک تپ کا زمانہ تمام نہ ہوا ہو کہ دوسری شروع ہو جائے اور مبادلہ وہ صورت ہے کہ بعد فرد ہونے

ایک تپ کے دوسری شروع ہو اور مشابلکہ یہ صورت ہے کہ دونوں ساتھ ہی شروع ہوں اگر حمی مطبقہ ہمراہ لرزہ ہو اور عرق برآمد نہ ہو خواہ چند بار لرزہ پیدا ہو کر ایک ہی مرتبہ عرق برآمد ہو اس وقت ترکیب میں گمان قوی کرنا چاہئے اسی طرح اگر مطبقہ میں یا فراد برد اطراف ہو اور نقیض یعنی سکڑنا پیدا ہو جب بھی ترکیب ہو گی اور اگر برد اطراف کم و تو فقط مطبقہ بھی ہو سکتی ہے ذکر شطر الغب کا شطر الغب مرکب و تپ سے ہوتی ہے ایک حمی غب ہوتا ہے دوسری بلغمی اور اس دن چونکہ بلغمی اور غب دونوں کی نوبت یکبارگی ہوتی ہے اس لئے اس روز شدت اعراض میں زیادہ ہوتی ہے یا دونوں کی ترکیب بر سبیل مشابکت ہو یعنی دونوں ساتھ ہی شروع ہوں خواہ بر سبیل مبادلہ کہ ایک کے اترنے کے بعد دوسرے تپ کی نوبت شروع ہو خواہ بر سبیل مداخلت یعنی ابھی ایک تپ اترنے نہ پائے کہ دوسرا شروع ہو جائے تب سے زیادہ دشوار شناخت قسم اول کی ہے جس میں دونوں ہمراہ شروع نوبت کرتے ہیں اس کے بعد دوسرے قسم کی شناخت کہ اس کی ایک صورت یہی ہے کہ فورا بعد اترنے پہلے تپ کے دوسرا شروع ہو اور گمان شروع کا خواہ اتحاد کا ہوتا ہے کبھی دونوں تپ لازمہ ہوتے ہیں اس لئے کہ عفونت داخل عروق سے دونوں پیدا ہوئے ہیں اور کبھی دونوں دائرہ ہوں کہ زمانہ اقلاع کا پیدا ہو جاتا ہے جس وقت کہ دونوں کی عفونت خارج عروق ہو اور کبھی صفراوی لازم ہوتی ہے اس لئے کہ اس کی عفونت داخل عروق ہوتی ہے اور بلغمی برخلاف صفراوی کے ہوتی ہے اور کبھی دونوں برعکس اس کے ہوتی ہیں کبھی شطر الغب خالصہ اس حمی کو بھی جو مرکب غب خارجہ اور بلغمی داخلہ سے ہو کہتے ہیں اور سوائے اس قسم کے سب کو غیر خالصہ مقرر کرتے ہیں مگر اس بحث سے چنداں فائدہ نہیں اس لئے کہ مجرد امر اصطلاحی ہے کبھی مقدم عفونت میں حمی صفراوی ہوتی ہے اور وہی پہلے ابتدا کرتا ہے بعد اس کے بلغمی پیدا ہو کر مرکب ہو جاتا ہے اور کبھی دونوں مادہ میں ساتھ ہی عفونت پیدا ہوتی ہے اور کبھی غالب مادہ بلغمی تپ کا ہوتا ہے اور کبھی صفراوی کا اور ہر ایک

صورت میں شرکت مادہ بلغم سے نوائب صفراوی کی طولانی ہو جاتی ہے اور بحران اس کا بدیر ہوتا ہے اور مادہ صفراوی بلغمی کا حال برعکس کر دیتا ہے یعنی اس کی مدت میں کمی ہو جاتی ہے اور بحران اس کا بہ نسبت بلغم ساذج کے جلد تر ہوتا ہے کبھی شطر الغب کا زمانہ بقا طولانی ہوتا ہے حتی کہ نو مہینے تک باقی رہتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور کبھی شطر الغب سے عرض مادہ پیدا ہوتا ہے اور کبھی شطر الغب بہ نسبت اور حمیات کے بدتر اور قاتل ہوتی ہے اس لئے کہ انجام اس کا بطرف دق خواہ اور امراض مزمنہ کے جن کا زوال دشوار ہو جاتا ہے علامات شطر الغب کے خاص تر علامت اور ادنی شناخت شطر الغب کی گو اس کے ہمراہ اور قرائن بھی ہوتے ہیں یہ ہے کہ مدت تپ کی ایک روز طولانی اور حدت میں سکون لئے ہوئے ہو بہ نسبت غب مفرد کے بعد اس کے دوسرے روز نوبت خفیف اور اعراض میں کم ہو اور قشعریرہ کبھی اس تپ میں مکرر واقع ہوتا ہے یعنی چند مرتبہ پھر ہری واقع ہوتی ہے اس لئے کہ دونوں مادوں میں تصارع اور کشتی واقع ہوتی ہے اگر بطور مشابہت ترکیب ہوئی ہو یا بوجہ دخول ایک مادہ کے دوسرے مادہ پر اگر متداخلہ ہوں کبھی یہ تکرار تین مرتبہ ہوتی ہے یعنی قشعریرہ تین مرتبہ معلوم ہوتا ہے اور کبھی بعض اعضا میں گرمی آ جاتی ہے اور ہنوز قشعریرہ باقی ہوتا ہے اور یہی تپ شطر الغب ہے اس لئے کہ بدن کا نقار اور خالص ہونا تمام اور کمال اس تپ میں نہیں ہوتا اور ابتدا اور زیادت کا زمانہ اس تپ میں زیادہ اضطراب پیدا کرتا ہے خصوصا اگر ترکیب میں صنف مشابکہ سے ہو خواہ اور اگر قسم تشابک نہ ہو بلکہ متداخلہ ہو تو جو وقت مداخل کا ہوتا ہے اس وقت اضطراب عارض ہوتا ہے اس وقت پھر ہری بار بار ہوتی ہے اور منتہی میں طول ہوتا ہے اور جس وقت گمان ہو کہ اب بدن خوب گرم ہو چکا ہے اور اب قریب ہے کہ اتر جائے کہ یکا یک پھر قشعریرہ عود کرتا ہے اس لئے کہ اعراض کا مجاہدہ اور کوشش بوجہ مجاہدہ اخلاط کے ہوتا ہے اور منتہی اس کا اوقات جزوی اور کلی دونوں میں قبل منتہی بلغمی کے ہوتا ہے اور بہ نسبت اس کے جلد تر ہوتا ہے اور بہ نسبت صفراوی کے دیر میں ہوتا

ہے اس لئے کہ حرارت کا پھیلاؤ شطر الغب میں بڑی دقت سے ہوتا ہے خصوصا اول مرض میں اور اس کی حدت بروقت منتھی کے شدید ہوتی ہے اسی طرح زمانہ انحطاط کا بھی طولانی ہوتا ہے اس لئے کہ وقفے پیہم بہ جہت نزاع دونوں مادوں کے واقع ہوتے ہیں اور عرق برآمد ہو کر یہ تپ بہت کم اترتا ہے اور اس تپ کا تیسرا دن پہلے دن کے مشابہ ہوتا ہے اور چوتھا دن دوسرے دن کے مشابہ ہوتا ہے شطر الغب کے وجود پر استدلال چند وجوہ مختلف سے ہوسکتا ہے کبھی بنظر عادات کے اور کبھی بذریعہ اعراض کے عادات کے راہ اس طرح کہ ایک آدمی کے بدن میں خلط صفراوی بکثرت تھی اور عفونت بھی اس میں آ گئی تھی اس کے بعد مرفہ الحال ہوا اور ریاضات کو ترک کر کے اچھی اچھی غذا اور گونا گوں تدبیریں ایسی کیں کہ ان سے بلغم پیدا ہو گیا خواہ کسی شخص کے بدن میں بلغم کی کثرت تھی اور بلغم میں عفونت بھی پڑ گئی تھی بعد ازاں اس نے ایسی ریاضت کی اور ایسی چیزوں کا استعمال کیا جس سے صفرا پیدا ہو گیا خواہ سن کے بدلنے کی وجہ سے اس میں یہ بات پیدا ہو گئی مثلا لڑکے سے جوان ہو گیا اور غلبہ رطوبت سن کا کم ہو گیا خواہ سن کہولت کو بعد شباب کے پہنچا اور حدت مزاج تبدیل سن سے برطرف ہو گی اور اعراض کے ذریعہ سے شناخت شطر الغب کی اس طرح ہوتی ہے کہ نبض اور بول کو دیکھے اور جو مادہ قے کی طرف سے نکلتا ہے اس کا خیال کرے اور براز کا حال بھی ملحوظ رکھے اور حال نضج کا اور اس کے علامات بھی دریافت کریں اور پیاس اور کیفیت ملمس کی اور قشعریرہ اور لرزہ بھی دریافت کرتا رہے کہ مکرر لرزہ آتا ہے یا نہیں اور حالات اوقات اور نوبت کے معلوم کریں نبض کا حال تو یہ ہے کہ اس تپ میں بہ نسبت بلغمی تپ کے صفرا اور بطور تفاوت میں زیادہ ہوتی ہے بول اس تپ میں بدیر نضج پاتا ہے اور قے بلغم اور صفرا سے ملی ہوئی ہوتی ہے اور براز کی بھی ایسی کیفیت ہوتی ہے اور حالات گرمی اور سردی بدن کی اور پیاس اور قشعریرہ اور کیفیت اوقات اربعہ اور بے انتظام ہونا نوائب کا جس قدر ضرور تھا اوپر بیان ہو گیا البتہ جو خلط غالب دونوں

خلطوں میں سے ہو اس پر آگہی کی امید جو دلائل غالب ہوں ان سے ہو سکتی ہے اگر بلغم کا غلبہ ہوگا نوبت میں طول ہوگا اور پھر ہری کم ہوگی اور تضاغط یعنی تنگی اعضا میں خصوصا نبض میں قوی تر ہوگی اور اطراف سردی کو بہت جلد قبول کریں گے ابتدائے مرض اور برودت اطراف کی دیر تک باقی رہے گی پیاس کم ہوگی اور قے صفراوی بھی نہ ہوگی اور بول میں سفیدی اور خامی اور پسینا بھی کم برآمد ہوگا سن لڑکپن خواہ بڑھاپے کا سن اور مزاج بدن کا بھی کبھی اس پر دلیل ہوتا ہے گو سن میں حرارت ہو اسی طرح عادت خواہ نسل اور بلد اور صناعت دلیل ہو سکتی ہے اگر بارد ہو صفراوی خلط اگر غالب ہوگی نوبت کا زمانہ قصیر اور اطراف جھٹ پٹ گرم ہو جائیں گے اور پیاس کا غلبہ قے صفراوی کی کثرت پسینا بے انداز کبھی بوجہ غلاظت صفرا کے پھر ہری لرزہ کی طرف مائل ہوگی بول نہایت رنگین اور سن جوانی کا اور مزاج گرم بدن کا گو سن شباب نہ ہو تو بھی غلبہ صفرا پر دلیل ہے اسی طرح عادت وغیرہ اگر حار ہو دلالت غلبہ صفرا پر کرتی ہے اگر دونوں خلط برآمد ہوں دونوں قسم کے دلائل برابر ہوتے ہیں اور فقط قشعریرہ پیدا ہوگا لرزہ واقع نہ ہوگا اور نہ اس تپ کا قشعریرہ کسی وقت لرزہ کی طرف منتقل ہوگا اس لئے کہ اس میں برد اور لذع دونوں مفقود ہیں اگر ترکیب اس تپ میں دائرہ اور لازمہ سے ہو اور ایسے مرکب کو اکثر اطبا شطر الغب خالصہ نام رکھتے ہیں اور لازم تپ بلغمی ہو اس صورت میں لرزہ اور ضعف بھی ہوگا اس لئے کہ مادہ صفراوی خارج عروق ہے اور خارج بدن میں کوئی شے مقابل مادہ صفراوی کے نہیں ہے از طرف بلغم کے جو صفرا کی لذع کو توڑے پس لرزہ بوجہ لذع کے ضرور پیدا ہوگا مگر لرزہ ضعیف ہوگا اور بیشتر بردا اور قشعریرہ مکرر واقع ہوگا تا اینکہ منتہی میں مادہ غلیظ ہو جائے جیسا اوپر بیان ہو چکا اور حرارت احشاء اور شکم کی زیادہ ہوگی باوجودیکہ اطراف میں برد موجود ہے اور قبض میں صغر اور تفاوت زیادہ ہوگا اور اگر تپ لازم صفراوی ہو لرزہ ہوگا اور نہ زیادہ پھر ہری ہوگی اور قبض بہت عظیم اور سریع اور کرب شدید ہوگا اور اگر دونوں تپ دائمی ہوں لرزہ یقیناً نہ

سے کم ہوتی تھی کہ فقط بو فلفل کی آ جائے اور ہم سے پیشتر زمانہ کے اطباء جو بعد جالینوس کے ہیں اس تدبیر کو ناروا سمجھ کر کہتے ہیں کہ اس تدبیر میں جالینوس نے بہت دھوکہ کھایا بلکہ اس شخص نے جالینوس کی تجویز پر کمال تعجب کیا ہے مگر اس شخص کو یہ خیال تو ہوا کہ مرچ سیاہ سے التہاب حمی کا ہوتا ہے اور اس کا کچھ خیال نہ ہوا کہ آب جو بوجہ برودت کے مرچ کی حدت کو توڑ دیتا ہے اور اس قدر گرمی اس میں باقی نہیں رہتی کہ تپ کی حرارت میں التہاب پیدا کرے ایک اور خطا اس معترض کی ایسی ہے کہ خاص اس بیماری کی وجہ سے نہیں ہوتی ہیں مرکب دوا کے استعمال سے مرکب مرض میں اعتراض کرنا اس عام قاعدہ کو توڑتا ہے جس کی رو سے یہ لازم ہے کہ جب قوت بدنی مقابلہ امراض مرکب کے مواد پر قائم ہو اس وقت اعانت طبیعت کی ادویہ مرکبہ سے جس میں مسخنات اور مبردات دونوں شامل ہونی چاہئے کہ طبیعت دونوں قوت میں دو کی تمیز کر کے دوائے مبرد کر کے دوائے مبرد سے تپ کی شدت اور اطراف قلب کی حرارت کا اطفا کرے اور دوائے گرم سے تحلیل اور انضاج مادہ کا کرے وہ کون شخص ہے جو شطر الغب کا علاج بدون ترکیب دوائے حار اور بارد کے کر سکتا ہے ہاں اگر طبیعت اس قدر ضعیف ہو کہ اس میں قوت تمیز حار اور بارد کی باقی نہ رہے اس وقت کسی قسم کا علاج نافع نہیں ہے اور وہ زمانہ محل بحث سے خارج ہے اس معترض نے اور چند وجوہ سے خطا کی ہے ہم اپنی کتاب کو ان کے ذکر تفصیلی سے طوالی نہیں کرتے بلکہ باختصار ان کو بیان کرتے ہیں ایک یہ بھی اس کی خطا ہے جو کہتا ہے کہ جالینوس کو واجب تھا کہ ایسے وقت استعمال لطفات کا کرتا جن میں قوت تسخین کی قوی نہ ہو جیسے کرفس اور شبت یعنی سویا اور اس معترض کو یہ معلوم نہ ہوا کہ مرچ سیاہ کی بھی تبرید ممکن ہے۔ اسی طرح سے کہ اس کی مقدار قلیل بہت سی دوائے بارد کی آمیزش سے ایسی ہو جاتی ہے کہ اس کی حرارت ٹوٹ جائے اور قوت لطیف اس کی باقی رہتی ہے اور جس قدر اس کی قوت باقی رہتی ہے باوجود قلت مقدار کے کرفس کی تلطیف سے گو بمقدار زائد ہو کم

نہیں ہوتی ہے اور پھر آب جو کہ خود اس میں جلا اور سیلان ہے اس قوت ملطفہ کی اعانت کرتا ہے کہ بوجہ سیلان اور رقت کے اس کی قوت کو پہنچاتا ہے اور افراط حرارت کو فلفل سے دفع کر دیتا ہے اور مادہ مریض کو اپنے سیلان سے بھگو دیتا ہے نہ کہ قوت ملطفہ فلفل کی اس میں بخوبی نفوذ کرے بعد ان سب اخلاط کے نہایت عجیب معترض سے یہ امر واقع ہوا کہ یہ شخص جالینوس کو اس بات سے جاہل سمجھتا ہے کہ فلفل تپ میں التہاب پیدا کرتی ہے جالینوس کا شمار ان لوگوں میں کرتا ہے جو فلفل کی اس تاثیر سے غافل ہوں بوجہ اس کے کہ اس نے فلفل کی آمیزش آش جو میں تجویز کی ہے۔

ادویہ مرکبہ جن کا استعمال درمیان زمانہ تزید اور انتہا کے مناسب ہے مثل قرص افسنتین اور قرص ورد کے ہیں اقراص جیدہ خفیفہ جو واسطے شطر اغب کے بہت عمدہ نسخہ ہے گل سرخ اصل السوس ہر ایک چار درم ترنجبین تین درم سنبل الطیب عصارہ افسنتین طباشیر ہر ایک دو درم ان دواؤں سے قرص تیار کریں نسخہ دیگر جو شطر الغب التہاب شدید کے ساتھ ہو اس کو مفید ہے گل سرخ چھ درم تخم حماض صمغ عربی ہر واحد چار درم نشاستہ تین درم زرشک طباشیر تخم خرفہ ہر واحد دو درم کتیرا زعفران سنبل الطیب زراوند ہر واحد دو درم کافور ایک درم ان سے قرص تیار کریں قرص دیگر بہت عمدہ ہے واسطے شطر الغب کے مریض کے خصوصا اگر باوجود التہاب اور سوزش کے اسہال کی بھی شکایت ہو اور کھانسی بھی آتی ہو سنبل الطیب عود زعفران زرشک خواہ عصارہ زرشک ہر واحد تین درم ریوند چار درم طباشیر گل سرخ مع جوزی کے مک صمغ عربی کہربا ہر واحد پانچ درم تخم خماض برشتہ چھ درم افسنتین رومی سات درم قرص تیار کریں۔قرص نسخہ دیگر گل سرخ تین درم زرشک صمغ عربی تخم خماص ہر واحد چار درم سنبل الطیب غافث طباشیر نشاستہ تخم خرفہ تخم ماخیار ہر واحد دو درم تخم کاسنی تخم کشوث ہر واحد ڈیڑھ درم رب السوس ایک درم لک ریوند ہر واحد نصف درم سب دواؤں کو ملا کر قرص تیار کریں حبوب واسطے شطر الغب اور جمیع حمیات مزمنہ کے خواہ جو حمیات احشا کو ایذا دیں خصوصا اگر مادہ

ہلاکت رات کو ہے یا دن کو اور کس طریقے سے ہوگا یا نہ ہوگا مقالہ اولیٰ بحران کا بیان اور طریقہ استدلال کے بحران پر اور اس کی خیر اور شر ہونے پر اور اس کی ماہیت اور احکام دو اقسام بحران کے معنی لغت میں قول فصیل کے ہیں اور اصطلاح میں طب کے جو تغیر مرض میں دفعتہً ہو خواہ بجانب صحت یا بجانب زیادتی مرض و ہلاکت اس کو بحران کہتے ہیں بحران کے دلائل ایسے ہیں کہ ان کے ذریعہ سے طبیب کو معلوم ہو جاتا ہے کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مرض واسطے بدن کے مثل دشمن بیرونی کے واسطے شہر کے اور طبیعت بدنی مثل سلطان محافظ کے ہے بدن کے لئے اور کبھی درمیان دشمن بیرونی و سلطان حافظ کے ایسی خفیف لڑائیاں ہوتی ہیں کہ ان کا شمار نہیں کیا جاتا ہے اور کبھی ان دونوں میں جدال و قتال بشدت ہوتا ہے اس وقت ایسے احوال و اسباب پائے جاتے ہیں جیسے سواروں کے لڑنے سے زیادہ شور و غل مچے اور غبار اٹھے اور میدان آواز طبل جنگ سے گونجنے لگے اور خون کی ندیاں جاری ہوں بعد اس معرکہ کے جب وقت فیصلہ کا کہ وہ زمانہ غیر محسوس ہے کہ گویا آن واحد میں ہو جاتا ہے جیسے تلوار کی لڑائی کا فیصلہ اس وقت بادشاہ محافظ غالب ہوتا ہے یا دشمن باغی اور غلبہ بھی یا پورا ہوتا ہے کہ ایک جانب کے لوگ بالکل شکست پا جائیں اور ان سے شہر بالکل خالی ہو جائے یا غلبہ ناقص ہوتا ہے کہ بعد شکست کے دوبارہ لڑائی واقع ہونے کی امیدواری ہوتی ہے ایک مرتبہ خواہ چند مرتبہ ایسی ہزیمت میں انفصال اور شکست پوری سب سے اخیر کی لڑائی ہوتی ہے اور جس طرح بادشاہ بروقت غلبہ کے دشمن باغی پر اس کو دفع کرتا ہے اور کبھی اس کا دفع کرنا قرار واقعی ہوتا ہے کہ شہر اور میدان اور تمام اطراف متصل شہر کے دشمن باغی سے خالی ہو جائیں یا اسے اس قدر دفع کرتا ہے کہ اطراف و شہر کے قریب میں دشمن باقی رہ جائے اسی طرح پر حال قوت بدنی کا ہے کہ بروز بحران جید یا مادہ موذی کو مکان بدن سے یعنی قلب اور اعضائے رئیسہ اور امن کے اطراف سے بالکل دور کر دیتی ہے یا اعضائے رئیسہ سے تو دور کر دیتی ہے مگر اطراف

بذریعہ اسہال و قے کے بحران ہوگا معلوم کرنا چاہئے کہ مخاط یعنی رنیٹ اور کان کا میل اور آنکھ کا کیچڑ اور آنسو سر کے بیماریوں کا بحران ان چیزوں سے ہوتا ہے اور نفث یعنی خون یا ریم یا کھنکھار اور تھوک میں نکلنے سے امراض بحران سینہ کا ہوتا ہے کھل جانا اور جاری ہونا خون بواسیر کا اکثر بیماریوں کے واسطے بحران جید ہے لیکن یہ بات اکثر ان لوگوں کو ہوتی ہے جن کا خون بواسیر جاری ہونا معتاد ہو۔ جمیع بحرانات میں افضل و عمدہ اور قریب انفصال مرض کے وہ بحران ہے جو بذریعہ رعاف ہو اس لئے کہ وہ مادہ کو ایک ہی مرتبہ میں پریشان کر دیتا ہے اس کے بعد عمدہ بحران اسہال ہے اس کے بعد وہ بحران جو بذریعہ قے کے ہو اس کے بعد وہ بحران ہے جو بذریعہ ادرار بول کے ہو اس کے بحران بذریعہ عرق کے اس کے بعد بحران خراجات جس میں بدن پر پھوڑے دنبل وغیرہ پیدا ہوتے ہیں اور خراجات از قبیل بحران انتقالی ہیں کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بحران خراجات کا قوی تر بحران عرق سے ہوتا ہے اور اکثر بذریعہ خراجات کے امراض دفعتہً زائل ہوتے ہیں اگر خراجات سلیم ہوں اور اگر ردی ہوں جن اعضاء میں خراجات واقع ہوئے ہیں ان کی موت واقع ہو جاتی ہے اس لئے کہ جن خراجات کے ذریعہ سے بحران ہوتا ہے چند اقسام کے ہوتے ہیں دمل دبیلہ طاعون نملہ حمرہ فارفاری اکلہ جلدی خوانیق قروح جو بدن میں بکثرت ہوں کبھی بحران تام یا ناقص بستگی عضل اور عصب سے ہوتا ہے اور کبھی بذریعہ خارش اور اس کے اقسام اور ورد کے ہوتا ہے ایضا بذریعہ سرطان اور برص اور تمدد اور داء الفیل دوالی انتفاخ اطراف وغیرہ کے ہوتا ہے اقسام بحران انتقالی سے ایک وہ بھی قسم ہے جس میں خراج تک نوبت نہیں پہنچتی بلکہ مثل لقوہ و تشنج و استرخاء وجع الورک درد پشت و زانو داء الفیل دوالی پیدا ہو جاتے ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو بحران بذریعہ انتقال کے ہو جب تک وہ انتقال پورا نہ واقع ہولے جس کے ساتھ بحران ہونے والا ہے عافیت کے بھی ہوتا ہے انتقالات کے اقسامات میں پھر وہی قسم ہے جو بجانب اسفل ہو اور خروج اور

انتقال میں عمدہ یہی بات ہے کہ بطرف خارج بعد نضج تام کے دور اعضائے شریفہ سے ہو جو مستدل یا مخبر کو ممکن ہے کہ لڑائی کا حال دیکھ کر بطور پشین گوئی کے انجام کام کی خبر دے یا پیش خود تجویز کرے کہ بادشاہ محافظ غالب ہو گا یا دشمن باغی۔

اسی طرح طبیب کو بھی ممکن ہے کہ بذریعہ مشاہدہ احوال کے استدلال بحران جید اور ردی پر کرے اور جیسے دشمن باغی جب لڑائی کا قصد کر کے شہر کے قریب آئے اور خوب ہنگامہ دارو گیر کو گرم کرے اور رعایائے شہر کو ہر طرح کی تنگی میں ڈالے اور فتنہ و آشوب برپا ہو اور علامات محاربہ شدید کے پیدا ہوں اور بادشاہ محافظ ابھی تک اتنا سامان جنگ وجدل کا درست نہ کر چکا ہے اور نہ آلات حرب وضرب کے استعمال پر قادر ہو اس وقت علامات مشاہدہ کی دلالت اوپر بدحالی سلطان کے کریں گے اور اگر بادشاہ کا سامان ہر طرح درست ہو اور دشمن باغی کا ساز و سامان نا درست ہو اس وقت حال بالعکس ہو گا اسی طرح اگر مرض ان علامات بحران کو حرکت دے جس کو ہم آئندہ ذکر کریں گے قبل واقع ہونے نضج کے یہ بات دلیل میں ہو گی بحران ردی پر اور اگر نضج ہو چکا ہو تو اس حرکت کو دلالت اوپر بحران ناقص کے نہ ہو گی اور اگر نضج تام ہو چکا ہو اس حرکت کو دلالت اوپر بحران جید تام کے ہو گی بحران تام بروقت زمانہ منتہی کے ہوتا ہے اور کبھی شروع انحطاط میں اور اسی وجہ سے بہت سرد زمانہ میں بحران تام کی تعویق ہو جاتی ہے اس لئے کہ مرض کا زمانہ منتہی بدشواری ہوتا ہے چہ جائیکہ زمانہ انحطاط کو پہنچے اکثر ایسے وقت طبیب پر واجب ہوتا ہے کہ تلافی ضرر برودت کی کرے پس مکان کو گرم کر دے اور بیمار کے پیٹ پر روغن گرم کرائے تا اینکہ پسینا شروع ہو اس کے روغن گرانا موقوف کرے اور پسینے کو پونچھے مکان کو گرمی اور سردی میں معتدل رہنے دے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حرکات بحران کے اگر ایسے ایام اور اوقات میں واقع ہوں جن میں عادت طبیعت کی اس طرح پر جاری ہے کہ اگر اس وقت طبیعت مقابلہ مرض کا کرے گی اختیار وقت اور اعتبار حال میں باذن اللہ تعالیٰ قوی رہے گی ایسے

وقت بحران کے واقع ہونے سے امید بحران جید کی ہوسکتی ہے اور اگر قائم ہو یا طبیعت کا مقابلہ مرض پر قبل اس وقت کے ہو جس میں طبیعت باختیار خود مقابلہ کر لے یہ مقابلہ طبیعت کا مرض سے اضطراری ہوگا اور اس مقابلہ کو دلالت اس باب پر ہوگی کہ مرض کی مزاحمت طبیعت پر زیادہ ہے اور ثقل مادہ کا بے حد ہے جیسی طبیعت قائم ہوتی ہے بروقت ایذا دینے کسی خلط کے فم معدہ کو پس حرکت قے کی پیدا ہوتی ہے یا اگر کوئی چیز قعر معدہ کو ایذا دے تو اسی شے کی تحریک طبیعت بذریعہ اسہال کرتی ہے اور یہی حال ہے طبیعت کا کھانسی اور چھینک کے پیدا کرنے میں اسی طرح اگر دلائل حاضر کا مقتضا یہ ہو کہ بحران کسی روز معین میں مثل چودھویں دن کے واقع ہوگا اور اس سے پہلے ہی واقع ہو جائے کہ مبادی بحران کے قبل چودھویں دن کے کسی دن اگر چہ دو یوم باجوری ہو مثل گیارھویں دن کے متحرک ہوں یہ بات دلیل کامل ہوگی کہ بحران تام نہیں ہے گو جید ہو جائے اس لئے کہ طبیعت کو قبل از وقت مناسب کے اضطرار نے بعجلت مقابلہ مرض پر آمادہ کیا اگر ایسی صورت میں مرض خبیث اور ردی ہوگا تو امید بحران جید کی نہ ہوگی اور اگر مرض سلیم ہے تو بحران تام نہ ہوگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ حرکات بحرانی قبل اس منتہی کے جس کا استحقاق اس مرض کو ہے یا بوجہ قوت مرض کے ہوتی ہیں یا بوجہ شدت حرکت اور حدت مرض کے یا بسبب امر خارج کے جو مرض ساکت میں حرکت بے قراری کی پیدا کرے مثلاً ماکول اور مشروق خواہ ریاضت وغیرہ میں خطاء واقع ہو خواہ کوئی امر نفسانی ایسا عارض ہو اس لئے کہ عوارض نفسانی کو تحریک میں بحران کے بڑا دخل ہے اور بحران کی جہت بھی بوجہ عوارض نفسانی کے متغیر ہو جاتی ہے کہ خوف کے عارض ہونے سے جو بحران بذریعہ عرق کے ہونے والا ہو بذریعہ اسہال خواہ بطرف قے کے یا بطرف ادرار بول کے ہو جاتا ہے اور سرور کے پیدا ہونے سے بحران بولی خواہ اسہالی بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور یہ معاملہ بوجہ حرکت روح کے طرف داخل کے جیسے خوف میں اور بطرف خارج کے جیسے سرور میں واقع ہوتا ہے اگر مقدم ہونا حرکت

استفراغات محسوسہ پیدا ہوتے ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ امراض کے حالات مختلف ہیں بعض امراض زمانہ ابتدا میں متحرک ہوتے ہیں اور پھر ٹھہر جاتے ہیں اور ان تین سکون عارض ہوتا ہے اور بعض امراض ان کے برعکس ہوتے ہیں کہ ابتدا میں سکون اور بعد ازاں متحرک ہوتے ہیں اور اکثر دلائل اس حال پر دلالت کرتے ہیں کہ بحران میں طبیعت مادہ کو ایسی طرف دفع کرے گی جس طرف مادہ کے دفع ہونے سے ضرر ہے اس وقت طبیب پر واجب ہوتا ہے کہ اس جانب کو قوی کرے خواہ اس عضو کو ایسا قوی کرے کہ مادہ کا انصباب ادہر نہ ہونے پائے اور کسی اور طرف مادے کو برخلاف خواہش طبیعت کے رجوع کردے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر بحران جید واقع ہوتا ہے اور طبیب بوجہ ناواقفی کے اس دن کو یوم ششم تجویز کرتا ہے حالانکہ واقع میں وہ دن ساتواں ہوتا ہے اور وجہ اشتباہ کی یہ ہوتی ہے کہ مریض بروز اول مرض چونکہ صحیح تھا اس لئے طبیب اس دن کو مرض کے ایام میں شمار نہیں کرتا اس واسطے روز ششم بحران قرار دیتا ہے اور یہ غلطی تجویز کی ہے اس لئے کہ بحران جید چھٹے دن کم ہوتا ہے اقسام تغیر امراض کے چھ ہیں پہلی قسم یہ ہے کہ مرض کا تغیر بطرف صحت کے دفعتہً ہو دوسری قسم یہ ہے کہ مرض کا تغیر بطرف موت کے دفعتہً ہو۔ تیسری قسم یہ ہے کہ مرض بطرف صحت کے تھوڑا تھوڑا متغیر ہو چوتھی قسم یہ ہے کہ مرض بطرف موت کے آہستہ آہستہ متغیر ہو پانچویں قسم یہ ہے کہ تغیر دفعی اور تدریجی بطرف صحت کے مجتمع ہوں کہ دفعتہً بطرف صحت کے متغیر ہو کہ ٹھہر جائے اور پھر رفتہ رفتہ صحت حاصل ہو چھٹی قسم یہ ہے کہ تغیر دفعی اور تدریجی بطرف موت کے مجتمع ہوں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ لفظ بحران کی بنا بر قول اس شخص کے جس کا قول معتمد اور معتبر ہے زبان یونانی میں مشتق ہے فصل خطاب سے یعنی وہ حکم اخیر جو حاکم یا قاضی مدعی اور مدعاعلیہ کے درمیان صادر کرے گویا اسی حکم پر فیصلہ مقدمہ ہو جائے اور بعد اسی حکم کے مقدمہ باقیات سے خارج اور ذمہ داری قاضی خواہ حاکم کی اس کی سماعت سے برطرف ہو قول کلی علامات بحران کے ذکر میں بحران

سے بیشتر دن کو اگر رات کو بحران ہو گا خواہ رات کو اگر دن کو امید بحران ہے چند احوال اور علامات ایسے ہو جاتے ہیں کہ وہ بحران کے واقع ہونے پر پیش از وقوع دلائل ہوتے ہیں جیسے قلق اور کرب اور بستر خواب پر بےچین ہونا اور بدن کا بھاری ہونا ذہن میں اختلاط پیدا ہونا دردسر اور گردن اور دوران خیالات آنکھوں اور طنین اور دوی یعنی کان کا گونجنا اور پھڑ پھڑانا ناک میں کھجلی کا پیدا ہونا چہرے کا رنگ متغیر ہونا اور نوک بینی کا دفعتہً بدل جانا بطرف سرخی خواہ زردی کے ہونٹ میں اختلاج یا پھڑک پیدا ہونی متلی اور پیاس اور خفقان دردفم معدہ میں اور جگر اور دشواری کہ دفعتہً پیدا ہوئی ہے اور شراسیف میں گرانی اور تمدد پیدا ہوتا ہے اور پشت میں درد اور عضل بطن میں اختلاج اور مڑوڑہ پیدا ہوتا ہے اور کبھی ناقص پیدا ہوتا ہے کہ اس کو بھی دلالت بحران پر ہوتی ہے اور دردا ایسا جیسے تھکنے اور ماندگی میں ہو پیدا ہوتا ہے اور کبھی نبض اپنی حالت سے متغیر ہو جاتی ہے اور تجران پر دلالت کرتی ہے اور کبھی بوجہ بحران کے نکلنا ایسی چیزوں کا بند ہو جاتا ہے جن کا نکلنا مناسب خواہ معین ہے جیسے خون حیض یا بواسیر خواہ اسہال دوری پس دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مادہ کو کسی اور طرف دفع کیا ہے جو علامات متقدمہ رات کو قبل از بحران ہوتے ہیں وہ نہایت شدید ہوتے ہیں اور اس کا سبب یعنی تقدم علامات کا یہ ہے جس مادہ سے مرض پیدا ہوا ہے وہ بہت سے اعراض اور دلائل ایسے برانگیختہ کرتا ہے کہ ان کی دلالت بسبب حرکت اسی مادہ کے ہوتی ہے اور ان دلائل میں اختلاف پیدا ہوتا ہے خواہ بوجہ اختلاف مادہ کے یا بوجہ اختلاف جہت حرکت کے جو اختلاف بسبب مادہ کے ہوتا ہے اس کی مثال یہ ہے کہ اگر حرکت مادہ کی بجانب فوقانی ہو بعد اس کے دلائل از قسم مرض اور سن اور مزاج وغیرہ کے اس پر دلالت کریں کہ مادہ دموی ہے طبیب کو اس وقت امید یہ ہوتی ہے کہ بحران بذریعہ رعاف کے ہو گا اور اگر دلالت ان دلائل کی یہ ہو کہ مادہ صفراوی ہو اس وقت اکثر یہ ہے کہ طبیب منتظر بحران کا بذریعہ قے کے ہو گا مگر کچھ اور دلائل خاص ایسے پیدا ہوں

کہ اس بحران کو رعاف سے خاص کر دیں اور اکثر جب صفرا دموی ہوتا ہے اس کا بحران بھی بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے اور اس سے پہلے خیالات میں یعنی آنکھوں میں پتنگے سے زرد و زرد خواہ تارے اڑنے لگتے ہیں اور رحاف شدید جس سے خوف معلوم ہو اکثر امراض کے مواد خبیثہ کا ایسا استیصال کر دیتا ہے کہ فوراً صحت حاصل ہو جاتی ہے جہت حرکت کی وجہ سے اختلاف دلائل میں اس طرح ہوتا ہے کہ مثلاً مادہ کی حرکت ایسی معلوم ہو کہ اس کو طبیعت اعضائے رئیسہ پر گرائے گی خواہ جو اعضائے متصل اعضائے رئیسہ کے ہیں ان کی طرف مواد کو دفع کرے گی جیسے بطرف احشا کے اور اس وجہ سے افعال میں اعضاء مذکورہ کے آفات عارض ہوں گے اور بہت سے ضرر ان اعضا کو لاحق ہوں گے جس طرح بطرف دماغ کے اگر مادہ رجوع کرے اختلاط ذہن اور دردسر پیدا ہو اور جو چیزیں ہم نے صداع کے ہمراہ ذکر کی ہیں مثل دوار اور سدر اور خیالات وغیرہ کے اور اگر مادہ بطرف نواحی قلب کے متوجہ ہو خفقان اور سوء تنفس اور وجع فم معدہ اور ضیق نفض وغیرہ عارض ہوں گے اور اگر مادہ بطرف خارج کے دفع ہو اس کے دفع کی دو صورتیں ہوتی ہیں ایک تو ہر طرف سے اور ہر بعد سے ابعاد ثلثہ کی دفع ہو اس وقت تمام اعضائے ظاہری میں دفع مادہ کا ہوگا اور یہ صورت عروق اور پسینہ برآمد ہونے میں پیدا ہوتی ہے یا یہ کہ دفع بطرف خارج کے ایک طرف سے ہو اور پھر جب اس جانب کو اختیار کرے جدھر سے مادہ کا دفع ہونے والا ہے اس وقت بدون اس کے اعضائے رئیسہ سے ہو کر گذرے کچھ اور چارہ نہیں ہوتا اس لئے کہ بعض اعضائے رئیسہ اس راہ میں واقع ہیں جیسے اگر میلان مادہ کا اوپر کی طرف ہو وہ مادہ نواحی سینہ اور اعضائے نفس میں ہو کر ضرور گزرے گا اور اعضائے دماغ سے بھی مرور اس کا ضرور ہوگا تو پھر اس وقت بھی ویسے ہی اعراض ردی اور شدید پیدا ہوں گے جو اعراض بروقت گرنے مادہ کے فقط اعضائے رئیسہ پر پیدا ہونے اور کبھی جہت مرور مواد کی اعضائے رئیسہ سے الگ بھی ہوتی ہے جیسے فم معدہ جس وقت ارادہ مادہ کا جو

بذریعہ بحران آمادہ اندفاع پر ہے یہ ہو کہ قے کی طرف سے دفع ہو خواہ یہ عضو اعضائے رئیسہ میں سے ہو مگر متحمل ایسی مشقت کا ہو سکتا ہے کہ اس میں فساد دیر میں پہنچے گا جیسے اگر مادہ اطراف جگر میں کرے اور مثانہ کی طرف سے دفع ہو خواہ مرارہ سے ہر طرف بدن میں راہ دفع بحرانی کی ہے جیسے معدہ میں راہ قریب اس کے مادہ کے واسطے یہ ہے کہ قے سے مندفع ہو اور جانب سر کے واسطے رعاف وغیرہ کے اور طرف جگر واسطے بول کے اور جانب امعا کے واسطے اسہال کے اور جب یہ بات متحقق ہوئی کہ ہر ایک بحران کی ایک راہ جداگانہ ہے پھر کچھ دور نہیں کہ واسطے حرکت مادہ کے ہر جہت میں خاص خاص علامات بھی ہوں جو اس بات پر دلالت کریں کہ اس مادہ کا بحران جو متوقع ہے وہ خاص فلاں جہت میں ہونے والا ہے اگر بحران جید ہو خواہ اس بات پر دلالت کریں کہ پہلی ایذا اور پہلا ضرر اس ردی مادہ کے اٹھانے کا اس عضو خاص کو پہنچے گا اگر بحران ردی ہو اکثر ایک ہی علامت ایسی ہوتی ہے کہ اس کو صلاحیت دلالت کے جہات کثیرہ پر ہوتی ہے جیسے خفقان کبھی دلالت کرتا ہے کہ مادہ کا بوجھ قلب پر پڑے گا اور کبھی ایک ہی علامت ایک ہی امر کلی پر جو مشترک جمیع انتقالات اور حرکات میں ہو دلالت کرتی ہے اور اس کے بعد اور علامات کی توقع ہوتی ہے جس سے خصوصیت اس جہت کی واضح ہوتی ہے جدھر مادہ دفع ہو گا جیسے دردسر اور ضیق نفس اور تمدد شراسیف میں اوپر کی طرف یہ باتیں دلالت کرتی ہیں کہ مادہ کی حرکت فوقانی ہے لیکن اس کی تمیز نہیں ہوتی کہ فوقانی حرکت بطرف قے کے ہو گیا یا بطرف رعاف کے جب تک ان علامات کے ساتھ اور علامات نہ شریک کئے جائیں کبھی بحرن واقع ہونے والے پر کسی جہت سے احتباس اس چیز کا دلالت کرتا ہے جو رواں تھی اور جدا ہوتی تھی مخالف میں اس جہت کے جس طرف بحران واقع ہونے والا ہے مثلاً امساک طبیعت کا اسہال سے باوجود علامات بحران جید کے دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ حرکت بحران کی فوقانی ہے تحتانی نہیں ہے یا بحران بادرار ہو گا یا بعرق یا قے یا رعاف

سے کبھی قسم مریض کی خود اپنی جہت بحران پر دلالت کرتی ہے مثلاً ورم جگر اگر جانب محدب میں ہو اس کا بحران یا داہنے نتھنے سے بذریعہ رعاف کے ہوگا یا بذریعہ عرق محمود یا بول کے اور اگر ورم جگر جانب مقعر میں ہو بحران باسہال یا قے یا عرق کے ہوگا یا مثلاً حمائے محرقہ کہ اکثر اس کا بحران رعاف یا عرق سے ہوتا ہے اور بحران سے پیشتر لرزہ آجاتا ہے اور کبھی بذریعہ قے اور اسہال کے بھی ہوتا ہے خصوصاً غب کا بحران اور مثل حمی محرقہ کے وہ تپ ہے جو اورام سر کی وجہ سے پیدا ہو کہ اس کا بحران بھی رعاف خواہ عرق کثیر سے ہوتا ہے اور حمیات باردہ اور بلغمیہ کا بحران رعاف سے نہیں ہوتا اور نہ ذات الریہ اور لثیرغس کا بحران رعاف سے ہوتا ہے مگر ذات الجنب کا حال بین بین ہے کہ نفث مدہ اور رعاف دونوں طرح سے بحران اس مرض کا ہوتا ہے اکثر امراض چند قسم کے بحران ناقص سے بحران کرتے ہیں کہ مجموع کے اجتماع سے ان کا بحران تمام ہوتا ہے مثل تپ محرقہ کہ پہلے رعاف سے بحران اس کا شروع ہو کر اتمام بحران کا عرق کثیر سے ہوتا ہے زن حامل کا بحران اکثر اسقاط سے ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جب علامات کہ جس وقت کہ وقوع پر علامات نے دلالت کی ہو اگرچہ بدون وقوع بحران کے بعد علامات مذکورہ کے چارہ نہیں ہے یعنی اس دن نہ ہوگا تو اور کسی روز ضرور ہوگا پس یہ بات واجب نہیں ہے کہ جب عرق برآمد ہو یا قے خواہ اسہال اور ردر خواہ اختلاط ذہن اور سوء تنفس پیدا ہو خواہ سبات وغیرہ دیگر علامات مذکورہ موجود ہوں ان کے بعد علی الاتصال بحران ضرور ہو جائے گو اکثر یہی ہے کہ بحران ہوتا ہے بعض ان دلائل کے فقط علامت بحران پر ہوتی ہیں اور بعض امور علامت بھی ہیں اور جہت یعنی راہ بحران پر بھی دلالت کرتے ہیں پھر جس وقت علامات بحران کے ظاہر ہوں اور بحران واقع نہ ہو یہ بات بنابر قول بقراط کے باعلامت موت پر ہوگی یا ایکہ بحران کے تغیر پر دلیل ہوگی خواہ تغیر جہت کا ہو یا وقت کا کبھی بعض امور جو بحران پر دلیل ہیں کسی اور عارض کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں سوائے قریب زمانہ بحران کے اگرچہ ان کا وقوع

عین وقت وقوع علامت بحران میں ہوتا ہے جیسے غب متطاول یعنی غیر خالص میں قبل نوبت کے صعوبت پیدا ہوتی ہے اور اضطراب اکثر اوقات قبل از نوبت عارض ہوتا ہے اور اس کو کچھ دلالت بحران پر نہیں ہوتی اور غب خالص میں اس کا واقع ہونا علامت بحران کی ہوتا ہے اور قاعدہ جس سے ہدایت کامل اس بات کی ہو کہ بحران سے مریض بسلامت جان بر ہوگا یا موت واقع ہوگی یہ ہے کہ حرکت کو مرض کی اور مرض کی قوت اور طبیعت اور وقت موجود کو بخوبی لحاظ کرے بس ان امور کے لحاظ سے بخوبی واضح ہوگا کہ طبیعت اور مرض میں مصارعت اور لڑائی قوی ہوگی یا وہ مصارعت قوی سے باز رہے گی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خوبی بحران کے وہی دلائل ہیں جو مرض پر غلبہ طبیعت کے دلیل ہوں اور ان دلائل سے اس دلالت کا تخلف نہیں ہوتا اور بحران ردی کے دلائل وہی ہیں جن کا منشا یہ ہے کہ جس مادہ اور طبیعت میں مقابلہ ہے بدشواری طبیعت اس کے زور کو روکتی ہے مگر یہ ضرور نہیں ہے کہ ایسے وقت طبیعت کے مغلوب ہونے پر حکم قطعی کیا جائے مگر اینکہ ایسی ہی کثرت دلائل ردی ہو طبیعت کے مغلوب ہونے پر ہم نے بارہا مشاہدہ کیا ہے کہ ایسے علامات خوفناک واقع ہوئے کہ سبات اور نقوط نبض ہوگیا اور پسینہ بہتے بہتے تھم گیا اور چھ گھنٹے تک ایسی کیفیت طاری رہے کہ گویا موت واقع ہوگی کہ یکبارگی آثار بحران تام جید کے نمودار ہوئے اور وجہ اس کی یہی ہوتی ہے کہ ایسے وقت طبیعت جمیع افعال سے باز رہتی ہے اور تمام و کمال دفع مرض پر متوجہ ہوتی ہے پس جب تمام قوت اپنی طرف مرض کے صرف کرتی ہے اس کو گرا دیتی ہے اور پچھاڑ ڈالتی ہے اور دفع کر دیتی ہے۔ کبھی باوجود اس قدر اہتمام طبیعت کے دفع مرض پر پھر بھی پورا مقابلہ جیسا چاہئے طبیعت کو مرض سے نہیں ہوتا ہے اس لئے کہ جمیع افعال سے طبیعت کا معطل ہو جانا سوائے امر عظیم کے وقوع کے بآسانی نہیں ہوسکتا اور اس امر عظیم کے وقوع سے عجب نہیں کہ طبیعت عاجز ہو جائے اس وقت یہ خیال کرنا چاہئے کہ ثوران علامات بحران کا باتصال دو دن پے در پے مثلاً

تیسرے اور چوتھے روز رہنا سرعت بحران پر دلیل ہے اس کے بعد خوشحالی مریض کی خواہ بدحالی بموجب ان قرائن کے جن کو ہم آئندہ ذکر کریں گے خصوصاً اگر نوبت تپ کی بہت زیادہ مقدم ہو اور خصوصاً جس وقت نبض میں دفعتہً تغیر پیدا ہو جائے اور یہ تغیر اگر ایسا ہو کہ نبض میں عظم پیدا ہو اور انخفاض نہ ہو خوش ہونا چاہئے اور سلامت حال مریض پر یقین کرنا چاہئے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خشکی اور گھر گھرا ہونا بدن کا ایام مرض میں بدیر واقع ہونے بحران پر دلیل ہوتا ہے اور جو امراض نہایت خشک ہیں یا قتال ہوتے ہیں یا ان کا بحران دیر ہو ہوتا ہے کبھی بحران کے اوقات اور تمام احوال اور احکام علامات بحران پر حالات بیماروں کے دلیل ہوتی ہیں مثلاً اکثر بیماروں کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ کسی فصل خاص میں ان کے بحران یکساں ہوتے ہیں اور ایک ہی قسم کے ہوا کرتے ہیں کہ اکثر ان کے بحران رعاف سے ہوتے ہیں پس ان کے عادات خواہ مقتضائے طبیعت اسی بات پر دلالت کرتی ہے مع اور علامات موجودہ کے کہ شاید اکثر ان کے بحران بذریعہ رعاف کے ہوں گے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نبض مشرف اور بلند گویا دلیل مشترک ہے واسطے اقسام بحرانات استفراغیہ کے مگر نبض کی دلالت یہ ہے کہ استفراغ مادہ خارج میں بذریعہ عرق کے ہوگا خواہ رعاف واقع ہوگا اور سوائے عظیم کے اور بھی سوائے نبض سریع کے اور قسم کی نبض کو دلالت یہ ہے کہ حرکت مادہ کی بطرف باطن کے ہوگی اور اسی کی دلالت یہ بھی ہے کہ بحران بذریعہ قے خواہ اسہال کے ہوگا خلاصہ یہ کہ جس وقت شوق اعزم جزم طبیب کا دفع کرنے پر مادہ کے کسی طرح کا ہو اور طبیعت قوی ہو جائے اس وقت نبض شہوق اور اشراف سے خالی نہ ہوگی طرفین یعنی جانبین میں میلان پیدا نہ ہو اور قبل ازانکہ نبض قوی ہو جائے بالضرور انخفاض اور انضغاط پیدا ہوگا اور پیشتر دونوں علامات یکجا ہوتے ہیں اس وقت دونوں باتیں پیدا ہو جاتی ہیں جیسے قے اور عرق خواہ رعاف اور قے۔ اب کہ ہم قواعد کلیہ بحران کے بیان سے فارغ ہو چکے شروع بہ تفصیل احکام تھوڑا تھوڑا کرتے ہیں اور

زیادہ تفصیل آئندہ کے ابواب میں کی جائے گی علامات حرکت مادہ کے اوپر کی طرف بحران میں اس کی پہچان یہ ہے کہ دردسر پیدا ہو بوجہ صعور بخارات کے خواہ بوجہ مشارکت فم معدہ کے اور بھی جب علامات قے کے پیدا ہوں اور دردسر عارض ہو جائے وہاں بھی شرکت فم معدہ کی ہوتی ہے ایضاً علامات سے حرکت مادہ کی بطرف فوق کے دوار اور ثقل کنپٹیوں اور طنین اور گرمی میں پیدا ہونا دفعتہً اور اس کے قریب خواہ اند کے اس سے مقدم ضیق نفس اور درد گردن اور تمدد مراق اور شراسیف میں اوپر کی طرف بلا درد اور سر میں اشتعال پیدا ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ رات کو مرض اور اعراض مرض میں شدت ہوتی ہے اس لئے کہ شب کو طبیعت نضج مادہ کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور ہر طرف سے توجہ طبیعت کا بر طرف ہو جاتا ہے تفصیل علامات ہر ایک کی بحرانات فوقانیہ سے اگر ہمراہ توجہ مادہ کے بطرف فوق کے تاریکی بصر ہو اور پردہ سا آنکھ میں پڑ جائے اور تباریق اس کے ساتھ نہ ہوں یعنی آنکھ کے سامنے چمکتی ہوئی شے سرخ سرخ اٹھتی ہوئی معلوم ہوں اور منہ میں تلخی اور ہونٹ پھڑکنے لگے نیچے والا اور اگر فم معدہ میں درد پیدا ہو خواہ متلی شروع ہو اور لعاب دہن سے جاری ہو خواہ پانی سے کلی بھر بھر آئیں اور خفقان معدی اور انصناط اور انخفاض نبض میں پیدا ہو پھر اس وقت علامات مذکورہ اپنے نتیجہ پر موکد ہو جائے ہیں خصوصاً اگر اس کے بعد بیمار کے بدن میں لرزہ خواہ سردی پیدا ہو خواہ جس قدر گرمی پہلے تھی اس میں کسی قدر کمی محسوس ہو۔ بہرحال سردی خواہ کمی حرارت کی شراسیف کے نیچے پیدا ہو ایسی صورت میں حکم بحران کا بذریعہ قے کے کرنا چاہئے خاص کر اگر مادہ صفرادی ہو مگر یہ تب صفرادی محرقہ نہ ہو اور باایں ہمہ رنگ چہرے کا اس وقت زرد ہو جائے اور رنگ میں سقوط پیدا ہو اکثر جو قے بعد گرانی سر اور درد معدہ کے لڑکوں کو ہو جاتی ہے بجہت ضعف عصب کے تشنج پیدا کرتی ہے اور عورات میں بوجہ خوگر ہونے رحم کے درد رحم پیدا کرتی ہے اور مشائخ میں چونکہ ان کے قویٰ میں ضعف ہوتا ہے مختلف امراض بوجہ انتشار مادہ کے پیدا کرتی

ہے اگر علامات رجوع مادہ بطرف فوق کے ہمراہ تمدد اور کشش کے جہت جگر میں پیدا ہوں خواہ جہت طحال میں تمدد ہو مگر درد نہ ہو اس لئے کہ طحال کو اعضائے فوقانی سے بوجہ عروق کے جو طحال میں ہیں اور قریب بجہت بینی کے ہیں مشارکت ہے اور جو عروق کہ بجانب بینی کے ہیں ان کے وجہ سے اگر چہ بذریعہ ان عروق کے اتصال طحال بینی سے نہیں ہے اور مریض کو سرخ ڈورے چمکتے ہوئے اور بتاریق نظر آئیں اور چہرہ خوب سرخ ہو جائے خواہ آنکھ یا ناک خواہ ناک کی ایک جانب سرخ ہو جائے اور دفعتۃً خون رواں ہو اور نبض شاہق اور موجی ہو جائے اور سرعت انبساط پیدا ہو اور ناک میں کھجلی اٹھے اور اشتعال حرارت کا سر میں شدید ہو اور دردسر از قسم ضربانی ہو جائے اس وقت امید رعاف کی کرنی چاہئے خصوصا اگر دلالت مرض اور سن اور عادت اور مزاج کی و نیز جملہ دلائل کے اس پر ہو کہ مادہ مرض کا دموی ہے اگر چہ امراض صفراوی کا بحران بھی اکثر بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے مگر اس کا انداز یعنی خبر دہی بتاریق اور خیالات خبطی سے ہوتا ہے جو بہ شکل و رنگ آتش کے ہوتے ہیں اور زردی غالب ہوتی ہے اور سامنے آنکھ کے معلوم ہوتے ہیں اور اکثر بحران رعاف کا محرقہ صفراوی میں ہوتا ہے اور کبھی جانب چمکنے شعاع کے اور جہت کھجلی اٹھنے کے ناک میں دلالت کرتی ہے کہ عاف داہنے خواہ بائیں نتھنے سے ہوگا خواہ دونوں نتھنوں سے ہوگا اور کبھی ان دلائل کی اعانت یہ کیفیت کرتی ہے کہ بروز بحران سردی بدن میں پیدا ہو جاتی ہے اور خشکی شکم میں یا قبض پیدا ہوتا ہے اور جلد میں یبوست پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی سن کی وجہ سے بھی ان دلائل کو تقویت ہوتی ہے اس لئے کہ رعاف کا بحران اکثر اسی شخص کو عارض ہوتا ہے جس کا سن تیس برس سے کم ہے کبھی زیادتی دردسر کی بھی اس قدر کہ بحران قے میں جس قدر نہ ہو وہ بھی دلیل وقوع بحران رعاف پر ہوتی ہے اور دردسر کے ہمراہ اور قسم کے آلاب مثل درد گردن اور چنبر گردن کے بھی ہوتے ہیں اور تپ کا اشتعال و دیگر علامات جیدہ کا ظہور بشرطیکہ علامات موت کے نہ ہوں وہ بھی وقوع

رعاف پر معین استدلال ہوتی ہے اور ایسے وقت رعاف کا واقع ہونا ضروری ہے۔

حکیم علامات مذکورہ کا کہ کون مشترک ہیں اور کون خاص ان علامات مشترک سے جن کا ذکر ہو چکا کچھ تو ایسے ہیں انہیں رعاف پر دلالت کرنے کی اولویت ہے جیسے آنسو اور طنین گوش اور کری اور تمددشراسیف کسی جانب میں دو جانبون جگر خواہ طحال سے بلا وجع اور اشتعال سر کا اور بعض علامات خاص قے سے ہیں مثلاً ضیق نفس اور تمددشراسیف داہنے خواہ بائیں آگے کی طرف اور اکثر یہ تمدد اگر ہمراہ درد فم معدہ کے ہو خاص قے پر دلیل ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو ضیق نفس علامات رعاف میں داخل ہے اس کا عارض ہونا بروقت استعداد طبیعت کے واسطے دفع مادہ بطور رعاف کے ہوتا ہے اس سبب سے کہ رگ اجوف جو شیت جو پشت پر ہے مادہ سے بھر جاتی ہے اور اپنے مادہ کو اوپر کی طرف دفع کرتی ہے اس وقت اعضائے نفس کو مزاحمت پیدا ہوتی ہے اور ضیق نفس عارض ہوتا ہے۔ بعض علامات خاصہ قے اور رعاف کے ایسے ہیں کہ ان میں تقابل ہے یعنی اگر ایک علامات قے میں ہے اس کے مقابل دوسرے میں رعاف پائی جاتی ہے جیسے تخیل خیالات براقہ کا رعاف میں اور اس کے مقابل تخیل ظلمت اور غشاوے کا علامات قے میں ہوتا ہے خواہ سرخی چہرے کی دلائل رعاف میں سے ہے اس کے مقابل سقوط لون اور صفرت یعنی زردی علامات قے میں ہے اور بعض علامات خاصہ ہر ایک کے ایسے ہیں کہ ان میں تقابل نہیں مثلاً اختلاج لب زیریں کا علامات قے سے ہے اور اس کے مقابل کوئی علامت رعاف میں نہیں خواہ ناک میں کھجلی رعاف کی علامت ہے اس کے مقابل کوئی علامت قے میں نہیں ہے علامات میل مادہ کے پسینے کی طرف اگر نبض میں بشدت موجیت پیدا ہو جائے اور ہاتھ جلد پر رکھنے سے ہاتھ کے نیچے تری سی معلوم ہو اور ہاتھ کے نیچے جس قدر جلد آئے سرخ رنگ ہو جائے اور باایںہمہ جلد میں گرمی پیدا ہو زیادہ بہ نسبت اس گرمی کے جو اور ایام میں تھی اور سرخی جلد کی اور پھولنا جلد کا بہ نسبت ایام گذشتہ کے اس وقت

زیادہ ہو اور بول رنگین مائل بہ غلاظت ہو خصوصاً اگر رنگین چوتھے روز ہوا ہو اور غلیظ ساتویں روز پھر بحران کا بذریعہ عرق کے یقین کرنا چاہئے اسی طرح اگر کسی مرض مزمن میں لرزہ قوی عارض ہو اور بعد لرزہ کے تپ میں شدت پیدا ہو اور قوت قوی ہو اور سب علامات جید موجود ہوں اس وقت بھی امید وقوع بحران کی بذریعہ عرق کے کرنی چاہئے خصوصاً اگر براز خواہ ادرار بول میں کمی واقع ہو اور اسی طور پر استمرار علامات کا رہے خلاصہ یہ ہے کہ حمیات محرقہ کا بحران اگر بذریعہ رعاف نہ ہو تو بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور عرق سے پہلے لرزہ آتا ہے اگر مریض خواب میں حمام کو دیکھے خواہ آبزن کو خواب میں دیکھے اور اسے ایسا معلوم ہو کہ گویا آمادہ غسل پر ہوتا ہے یا آبزن کرانے پر مستعد ہے یہ بھی دلیل ہے کہ بحران بذریعہ عرق کے ہوگا رنگین ہو جانا۔ بول کا بدلالت اولی اس بات پر دلیل ہے کہ مادہ کا بحران بطرف عروق کے ہوگا اور یہ طریق منحصر اسی میں ہے کہ یا عرق برآمد ہو یا ادرار بول کا ہو بعد ازاں خاص دلائل سے ہر ایک کی امتیاز حاصل کرنی چاہئے اگر طبیعت میں روانی ہو اور براز ملین ہوتا ہے اور نرمی غالب ہے اس وقت توقع بحران عرق کی نہ کرنی چاہئے اور استفراغ مادہ کا بذریعہ عرق کے اسی وقت متوقع ہوتا ہے کہ حرارت میں تزید اور انتشار رہو اور مددگاری حرارت کی فعل قوت پر مظنون اور قوت بھی دفع مادہ پر قوی ہو علامات میلان مادہ کے اعضائے بول کی طرف اس بحران کی نو علامتیں ہیں ثقل مثانہ اور احتباس براز اور معدوم ہونا علامات اسہال کا جو آئندہ مذکور ہوتے ہیں اسی طرح فقدان علامات قے خواہ رعاف اور عرق کا جو مذکور ہو چکے ہیں دلالت کرتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نازہ میں سوزش پیدا ہونی اور مثانہ میں ثقل پیدا ہونا مع دیگر علامات کے دلیل قوی ہے کہ بحران مادہ کا بذریعہ ادرار بول کے ہوگا اور کبھی بول میں جوش پیدا ہونا اور اس کا قوام ہر روز غلیظ ہونا اور اس میں رسوب کا موجود ہونا بیشتر دلائل براز کے وجود سے ان کو ادرار بول عارض ہوتا ہے جیسے ہم نے بیان میں براز کے ذکر کیا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس وقت

تمد د بھی پیدا ہو اس وقت حکم بحران طمثی کا کرنا چاہئے۔

علامات بحران بذریعہ کھل جانے رگ مقعد کے

جملہ علامات مذکورہ بالا کا نابود ہونا اور عادت مریض کی اس طور پر ہونی کہ اکثر اس کی رگ مقعد کی کھل جاتی ہو اس بحران پر دلیل ہوتی ہے اور باانیہمہ نبض کا عظم مائل بقوت ہونا اور نواحی مقعد میں گرانی کا پیدا ہونا بھی دلائل سے اس بحران کی ہے علامات بحران کے جو بذریعہ انتقال ہو علامات بحران انتقالی کے حمی کا قوی ہونا اور کسی مقام میں درد کا ثابت رہنا اور جملہ استفراغات مثل بول براز نفس مدہ یا خون خواہ عرق کثیر کا بند ہونا اور نضج میں تاخیر خواہ حدم نضج قطعا باجود صحت قوت اور درستی نبض کے خصوصاً امراض سلیمیہ میں خود برپا ہیں اور جن میں نضج نہیں ہوتا دلیل بحران انتقالی کی ہے اور تعین جہت انتقال کی اس پر دلیل درد موضوع خاص کا ہے اور پھول جانا رگوں کا ان مقامات کی جو خالی ہیں اور متصل اسی جہت کے ہیں جیسے اطرف رحالب اور رخلف اذنین اور شدت التہاب کی بوجہ حدت مادہ کے ایضاً وہ جہت خود دلیل انتقال پر ہوتی ہے جس میں کوئی عضو ضعیف واقع ہے۔ یا درد مفاصل میں ہونا خواہ ایسا درد اٹھے جس سے تعب بیجا کسی عضو میں پیدا ہو شراسیف میں اگر تمدد ہو اور درد کریں اس سے خاص کسی مقام پر انتقال کا استدلال نہیں ہو سکتا ہے اور نہ کسی جہت خاص کا انتقال ہو سکتا ہے اس لئے کہ یہ امر گویا مشترک ہے اکثر جہت میں میلان مادہ کے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جمیع انتقالات اور خراجات سردی میں ہوتے ہیں اور فصل بارد میں اور سن اکہال میں اکثر ہوتا ہے سردی میں خراجات اس وجہ سے پیدا ہوتے ہیں کہ حبس اور امساک پیدا ہوتا ہے اور سن کہولت میں سبب خراج کا یہ ہے کہ سن کہولت میں قوت دفع تام بحرانی سے عاجز ہوتی ہے بعض اطباء کا قول یہ ہے کہ جس کا سن پچاس برس بلکہ تیس برس سے تجاوز ہو جائے اس کا امراض کا بحران خراجی اور انتقالی بہت کم ہوتا ہے اور یہ

شدید نہیں ہوتا ہے اس وجہ سے حمیات میں مفاصل زیادہ جذب مادہ نہیں کرتے اور تپ حرارت کی تصعید کرتی ہے اور نرم گوشت جو پیچھے لین کے ہے ان بخارات کو قبول کرتا ہے اس وجہ سے خراج اسی مقام پر پیدا ہوتا ہے اور جو اعیاء اور تعب بوجہ حرکت کے پیدا ہوا ہو اس کا اثر مفاصل میں زیادہ ہوتا ہے اکثر امید خراج کی ہوتی ہے اور چند علامات خراج پر دلیل بھی ہوتے ہیں کہ یکا یک مریض بول کثیر غلیظ سفید کرتا ہے لہذا مادہ خراج کا براہ بول دفع ہو جاتا ہے اگر تپ کا شروع لرزہ سے ہوتا ہے اور طرق آکر اتر جاتا ہے اسے تپ میں خراج کمتر واقع ہوتا ہے۔ جیسے غب خواہ ربع مگر اینکہ مادہ کثیر ہو اور کثرت مادہ کی زیادہ خلاصہ یہ کہ جو لرزہ معاود ہو بذریعہ جھاڑنے مادہ کے ہر روز استفراغ کر دیتا ہے بہت سے مادہ کو اور کمتر مادہ بعد لرزہ آنے کے ایسا باقی رہ جاتا ہے کہ جس سے خراج واقع ہو یہ بات اس وقت ہوتی ہے کہ فقط لرزہ واقع ہوا ہو پھر اگر لرزہ کے ہمراہ عرق بھی پیدا ہو اس وقت مادہ کہاں باقی رہے گا کہ اس سے خراج کی توقع کی جائے اور ادرار بول غلیظ کا بھی جب ہوتا ہے تو خراج کمتر واقع ہوتا ہے جو خراجات امراض مزمنہ متطاولہ میں واقع ہوتے ہیں وہ اکثر اعضائے زیریں اور نیچے دونوں جانب کے اعضا میں واقع ہیں اور لثیر غس میں خراجات بیخ گوش میں واقع ہوتے ہیں اور ان اخراجات سے بحران اکثر تام ہوتا ہے اور ذات الریہ میں اکثر بحران خراجات مفاصل کا ہوتا ہے بیان احکام خراجات کا جو خراج ایسے اقسام سے پیدا ہو اور غائب ہو جائے بدون انفتاح اور کھلنے منہ کے اس کا حال دوامر جدید سے خالی نہیں ہوتا یا یہ کہ دوبارہ اس سے بڑا ہو کر کسی دوسری جگہ خواہ اسی جگہ برآمد ہو یا مرض کا عود بعینہ واقع ہو اور یہ کوئی جدید امر نہیں ہے اسی واسطے اس کو جداگانہ شمار نہیں کرتے یا مادہ بطرف مفاصل اور اعضائے دردناک وشعب یافتہ اور ضعیف کے دفع ہو ان خراجات میں بہتر وہی خراج ہے جس کی جہت سے مرض میں خفت پیدا ہو اور بعد نضج مادہ کے پیدا ہوا ہو اور اس کا میلان بطرف خارج بدن کے زیادہ ہو اور جرورم خراجی

نرم ہو اور ہاتھ کے دبانے سے بڑھ جائے اس کا گزند کم ہو گا بہ نسبت اس ورم کے جو سخت اور گرم ہو مگر ورم نرم کا تحلل دیر میں ہوتا ہے اس لئے کہ بارد ہے اور ضرر اس میں اس وجہ سے کم ہوتا ہے کہ اس میں درد شدید نہیں ہوتا اور اگر ایسے اورام کے ساتھ تپ بھی ہو اور زائل نہ ہو تو اس کی پختگی ساٹھ روز میں ہوتی ہے اور جو ورم برودت میں اس سے کم ہو درمیان ساٹھ دن اور بیس دن کے اس کا مادہ جمع ہوتا ہے خراجات میں سے کم ضرر اسی خراج کا ہے کہ جس طرف اس کا میلان ہوا ہے وہ عضو سافل ہو اور نیچے کے اعضا میں بھی عضو خسیس ہو رئیس نہ ہو اور گنجائش اس عضو میں زیادہ ہو کہ تمام مادہ خراج کو بلا وقت جگہ دے اور گنجائش میں کمی نہ ہو اگر مادہ اس میں پوری گنجائش نہ پائے گا جہاں سے آیا ہے جس وقت طبیب جاہل استعمال راوعات کا کرے گا اور یہ مبردہ سے اسی طرف پلٹ جائے گا اور بعد رجوع کے مقام سابق میں یعنی جہاں سے آیا تھا ایسے حال سے کہ اس کی عفونت زیادہ ہو چکی اور آنے جانے کی حرکات سے اس میں حرارت اور حدت زائد پیدا ہو چکی اس جہت سے پلٹ کر قتل کرے گا۔بدترین خراجات بحرانیہ وہ خراجات ہیں جن کا میلان اندرون جسم کی طرف ہو خواہ اندر جسم کے واقع ہوں اور مناسب تر مقام وقوع خراج کا اندر خواہ باہر وہی موضع ہے جو ضعیف ہو اور اس میں کوئی مرض نہیں بھی ہو خصوصا اگر بجانب اسفل کے ہو اور وہ بھی موضع اولی تر وقوع خراج کا ہے جس کو خصوصیت سیلان عرق کی ہو افضل ترین خراجات جس میں نکس مرض کا احتمال بہت بعید ہوتا ہے وہی خراج ہے جس کا منہ کھل جائے جیسا کہ اگر منہ نہ کھلے تو اس سے زیادہ دلیل نکس پر کوئی اور خراج نہیں ہے علامات وقوع تشنج کے لڑکوں کو جب بحالت مرض خوف نیند میں زیادہ ہوتا ہے کہ چونک چونک پڑیں اور قبض شکم بھی عارض ہو اور اکثر رویا کریں اور ان کی رنگت سرخی اور سبزی اور تیرگی کی طرف مائل ہو خوف عروض تشنج کا ہوتا ہے اور یہ حکم نو برس کے سن تک ہے اور جتنا لڑکا چھوٹا ہے بعد عروض علامات مذکورہ کے خوف وقوع تشنج کا زیادہ ہوتا ہے جوان لوگ

جس وقت ان کی آنکھوں میں حول پیدا ہو اور حمی مادہ ہو اور ڈھلکا زیادہ ہو یعنی آنکھ سے پانی زیادہ بہے اور پلکیں چھپکا کریں اور گردن اور منہ کج ہو جائے دانت زیادہ پیسیں کہ آواز پیدا ہو اس وقت حکم وقوع تشنج کا کرنا چاہئے اور اکثر گردن میں درد اور سر میں گرانی ہمراہ تپ کے خواہ بدون تپ کے پیدا ہوتی ہے اگر باہمہ ورم گرم خصوصا سر و گردن میں موجود ہو پھر تشنج کے واقع ہونے کا یقین کرنا چاہئے علامات واقع ہونے لرزے کے جس وقت حمی حادہ میں علامت سلامت اور بحران جید کے پیدا ہوں اور بول میں کمی ہو جائے معلوم کرنا چاہئے کہ عنقریب لرزہ پیدا ہونے والا ہے کہ اس سے بحران مرض کا ہوگا مگر اینکہ اسہال حد اعتدال سے زیادہ عارض ہو اور اسہال معتدل کے عارض ہونے سے لرزہ موقوف نہیں ہوتا اور اکثر بعد ایسے لرزہ کے عرق بھی نکلتا ہے اس لئے کہ لرزہ امراض حادہ محرقہ میں مقدمہ عرق کا ہے۔

علامت دلالت کرنے والے بحران جید پر عمدہ علامات بحران جید کے یہ ہیں کہ نضج تمام ہو جائے اس کے بعد وہ دن جس میں بحران ہو ان ایام محمودہ سے ہو جس کا آئندہ ذکر کیا جائے گا اور اس بحران کا انداز یعنی جزو ہی پیش از وقوع ایسے دن ہوا ہو جو مناسب اس بحران کے ایام انداز سے ہے اور بحران استفراغی ہو انتقالی اور خراجی نہ ہو استفراغ بھی اسی خلط کا ہو جس سے مرض پیدا ہوا ہے اور ایسی جہت میں ہو جدھر سے اس مادہ کا نکلنا مناسب ہے اور اس کا تحمل طبیعت پر آسان ہو کبھی خونی بحران میں طبیعت نوعی مرض پر اعتماد کیا جاتا ہے مثل غب اور محرقہ کے جس وقت ہر واحد ان دونوں سے بحران مناسب پائے مثلاً غب میں بحران عرق کا اور محرقہ میں رعاف کا ہو اعتماد اس بحران کی خوبی پر پورا ہوگا کبھی اعتماد خوبی بحران پر احوال بحران سے کیا جاتا ہے جیسے وہ امراض جن میں قوت اور نبض کیفیت مناسب پر باقی رہیں اور حالت قوت اور نبض کی اوقات سختی میں دیکھنا چاہئے اگر نبض ایسی حالت میں قوی اور استوار ہو خصوصاً قوت نبض کی بڑھتی جائے اور اختلاف کم ہو اور استوائے حال پیدا ہو یہ عمدہ

علامت بحران جید کی ہے کہ اس پر اعتماد کیا جائے اور اگر بایں ہمہ ازدیاد قوت وغیرہ بعد بحران کے راحت اور خفت بھی پیدا ہو پھر بحران جید کے تام ہونے میں کچھ شک نہیں ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علامات ردی جس وقت یوم باحوری میں یکجا ہو جائیں امید صحت کی قوی تر اور صحیح تر ہے بہ نسبت اس کے کہ یہ علامات ردی ایسے دن مجتمع ہوں کہ وہ بحران نہیں ہے پس واجب ہے کہ اعتماد خوبی بحران میں یوم بحوری پر کرنا مناسب ہے نہ علامات ردی پر اکثر علامات خوفناک زیادہ ہوتے ہیں کہ ان کے ہمراہ نبض کی صحت اور استوائے حال اور قوت بڑھتی جاتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کے اخلاط اچھے ہوں اور بیمار ہو جائے پس اگر نضج اس کے بول میں ابتدائے مرض میں ظاہر ہو اس کی ہلاکت سے بے خوف رہنا چاہئے اور جس قدر علامات بد پر خطر ظاہر ہوں اس کی سلامتی پر خوش وقتی زیادہ کرنی چاہئے کہ بحران مرض کا قریب ہے علامات دلالت کرنے والے بحران ردی پر اصلی اور اولی علامت بحران ردی کی یہ ہے کہ مخالف علامات بحران جید کے پائے جائیں جو اوپر مذکور ہوئے مثلاً حرکت بحران کی قبل از زمانہ منتہی اور قبل نضج کے ہو ایسے بحران کا نام بقراط سابق ایسبل رکھتا ہے ردی ہونا ایسے بحران کا پہلے مذکور ہو چکا یہ بھی ایک علامت ردارت بحران کی ہے کہ روز باحوری میں واقع نہ ہو اور نبض اس دن نقوط اور اصغر کی طرف مائل ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس وقت علامات بحران کے قبل زمانہ منتہی اور نضج کے پیدا ہوں اور ان کے بعد استفراغ کثیر متواتر عارض ہو اس پر فریفتہ ہو کر مطمئن نہ ہونا چاہئے اس لئے کہ یہ استفراغ بوجہ کثرت مادہ کے ہے کہ طبیعت کے عاجز ہونے سے یہ استفراغ عارض ہوا ہے نہ اینکہ تدبیر اور تصرف طبیعت سے جیسے وہ خفت کہ مریض کو بدون استفراغ ظاہری کے معلوم ہو اسی قسم کی ہے کہ اس پر بھی فریفتہ نہ ہونا چاہئے اس لئے کہ یہ خفت بھی بجہت خود بخود ساکن ہوئے مادے کے ہوتی ہے نہ اینکہ طبیعت اصلاح مادہ کی کرے بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ طبیعت نضج مادہ کا بھی کرتی ہے اور بوجہ

اپنے ضعف کے اس مادہ کے دفع سے عاجز ہوتی ہے احکام ان علامات کے جو دلالت کرنے والے بحران ردی پر ہیں جب علامات ردی جمع ہوں کہ نضج نہ ہو یا نفسی کیفیت مناسب سے متغیر ہو جائے خواہ اور قسم کے حالات ردی پیدا ہوں بیمار کی موت پر حکم کرنا چاہئے اور جلد یا بدیر موت کے واقع ہونے میں حکم کرنا موقوف ہے معرفت پر خیالات اس اسباب کے جو بحران سے مقدم ہیں جیسے ہم اوپر ذکر کر چکے کہ مثلاً حرکت بحران کی قبل از منتہی وغیرہ کے تھی مثال اس کی جیسے اگر علامات ردی نبض اور قارورہ سے پائی جائیں اور رسوب سیاہ ہو خواہ کوئی اور علامت ردی نہ ہو اور یہ امور بعد چوتھے دن مرض کے واقع ہوں پس موت ساتویں یا چھٹے روز ہو گی بشرطیکہ اسباب مذکور تقدم بحران کو واجب کریں قبل از روز بحران کے علامات نضج اور احکام علامات نضج کے نضج بول سے پہچانا جاتا ہے اور اس کا بیان کلیات کی بحث بول میں ہو چکا ہے واجب ہے کہ زیادہ رنگین ہونے بول سے بدون رسوب کے طبیب فریفتہ نہ ہو اس لئے کہ یہ رنگ بجہت کثرت صفرا کے ہوتا ہے قوام میں نضج نہ ہونا بہ نسبت لون میں نضج نہ ہونے کی زیادہ مضر ہے اس لئے کہ قوام میں نضج نہ ہونے سے مادہ بدشواری اور نضج ہونے سے بآسانی دفع ہوتا ہے جس وقت علامات نضج کی ابتدائے مرض سے ظاہر ہوں اس مرض کے سلیم ہونے میں کچھ شک نہیں اور اگر علامات نضج کے ابتداء میں نہ ہوں اس مرض کا پرخطر ہونا کچھ ضرور نہیں اس لئے کہ اکثر مرض طولانی ہوتا ہے اور پرخطر نہیں ہوتا بلکہ ایسا مرض ضرور ہے کہ طولانی ہو جس وقت بحران جید ہوتا ہے نضج ضرور ہوتا ہے اور جس وقت نضج ہو ضرور نہیں کہ بحران جید ہو بلکہ بیشتر بعد نضج کے مرض بذریعہ تحلل کے دفع ہو جاتا ہے اور بحران نہیں ہوتا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تپ میں بعد ظہور نضج کے طبیعت پر غلبہ مرض نہیں ہوتا جیسے بعد نضج ورم کے درد شدید نہیں اگر نضج میں تاخیر ہو اور اعراض اچھے ہوں اور قوت ثابت ہو پس امید بحران کی رکھنی چاہئے۔

احکام علامات کے بر سبیل اطلاق ہر ایک تغیر جو دفعتہً لون خواہ طمث میں واقع ہو ردی

نہیں ہوتا بلکہ بیشتر دلیل نیکی اور خیریت پر ہوتا ہے اور بحران سودمند پر بھی دلالت کرتا ہے بلکہ اعتبار حال بدن کا بعد تغیر کے ضرور کرنا چاہئے اور جس قدر علامات ذبول کے سحنہ اور چہرے پر خواہ اطراف بدن پر واقع ہوں بجہت بیداری اور ریاضت اور تعب اور اسہال کے وہ سب سلیم ہیں اور حال مریض کا بسبب ان علامات کے بطرف درستی اور خوبی کے عود کرے گا اور روز خواتین میں اور اگر یہی علامات بجہت احتراق اور سقوط قوت کے ہوں نہایت ردی ہیں۔ ذکر علامات جیدہ کا علامات جیدہ وہ ہیں کہ مریض احتمال مرض کا بخوبی کر سکے اور قوت ثابت رہے اور سحنہ درست ہو اگر اعراض مرض کے شدید ہوں اور نبض قوی ہو اور شدید اور منتظم ہو اور علامات نضج کے ظاہر ہوں اور بحران بروقت لائق ایسا واقع ہو کہ اس سے مطلب بر آری ہو سکے اور علامات بحران کے جید ہوں اور بعد استفراغ بحرانی کے خفت مرض میں حاصل ہو اور نبض ہر وقت درستی پر آتی جائے پھر ہری جو بعد استفراغ کے عارض ہو علامات جیدہ سے ہے اس لئے کہ قشعریرہ کو بعد استفراغ کی دلالت اس پر ہوتی ہے کہ سخونت مادہ کی دفع ہوئی اور بعد دفع ہونے مادہ کے برودت کا محسوس ہونا ضرور ہے اور افضل اس سے یہ ہے کہ استفراغ خلط موذی کا بآسانی ہو اور یہ پامردی طبیعت کے واقع ہونا وجہ کثرت مادہ کے استفراغ بلا دفع طبیعت کے واقع ہو واضع ہو کہ باقی رہنا قوت کا ہمراہ علامات ردی کے امیدوار صحت مریض پر کرتا ہے اسی طرح ثبات عقل اور درستی نفس کی اور بآسانی متحمل ہونا ان احوال خوف دہندہ کا جو عجیب اور غریب ہیں اور بعد نیند کے خفت کا پیدا ہونا منجملہ علامات جیدہ کے اشتہائے طعام باعتدال ہونی اور غذا کو بخوبی قبول کرنا اور غذا سے منفعت پانا اور باختیار خود مریض کا بھوکا رہنا اور چاق اور تیز ہوش ہونا اور بحالت طبعی فرش خواب پر لیٹنا اور نیند کا مطابق اقتضائے طبعی کے واقع ہونا اور تمام اعضاء میں گرمی برابر اور بحالتاً وسط ہونی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علامت جید باوجود صحت قوی کے عافیت عاجل یعنی جلد آنے والے پر دلیل ہے اور اگر قوتوں میں ضعف

ہو اس وقت علامت جید اس پر دلیل ہے کہ عافیت دیر میں ہوگی احکام علامات رویہ کے جو علامات نہایت ردی ہیں موت کی خبر دیتے ہیں پھر ایسے علامات کے ساتھ اگر قوت قوی ہو مرض طولانی ہو کر ہلاک کرتا ہے اور اگر باوجود علامات مہلکہ کے قوت میں بھی ضعف ہو فوراً موت واقع ہوگی اور اکثر علامات مہلکہ کے ایام ردی میں ظاہر ہونے کے بعد بحران جید واقع ہوتا ہے اور انتقال مادہ کا کسی عضو کی طرف ہوتا ہے اس وقت سلامتی مریض کی ہوتی ہے علامات چیدہ اگر بوقت منتہی کے واقع ہوں ان پر وثوق اور اعتماد کرنا ضرور ہے اور جو علامات اپنے وقت سے پہلے ظاہر ہوں اس سے خوف ہلاکت کرنا چاہئے مگر حکم بہلاکت اسی وقت کرنا لازم ہے کہ سقوط قوت ظاہر ہو اور تنہا سقوط قوت علامت ردی ہے چہ جائیکہ اس کے ہمراہ اور علامات بھی دلالت روارت پر کریں بعد ازاں ضرور ہے کہ امراض حادہ میں جو ایسے ہیں کہ ان کا مبدراء ایک عضو میں ہو مثل سینہ کے ذات الجنب میں اسی عضو میں رعایت کریں یعنی لحاظ رکھیں کہ وہ عضو کیسا ہے اور اس کا کیا حال ہے کہ اس کے حال کی دلالت اس مرض میں زیادہ مفید ہے بہ نسبت دوسرے عضو کے پس نضج اور پختگی نفث کی ذات الجنب میں بہ نسبت نضج بول کے زیادہ سلامت پر دلیل ہوتی ہے طبیب متفرس اور ذی ہوش پر واجب ہے جب بیمار کے چہرہ اور آنکھ کی صورت دگرگوں دیکھے یعنی ردی اور غیر طبعی ہو اکثر فرضی اور نسبت پہلے شناخت کرے کہ یہ صورت اس شخص خاص کی نسبت بھی غیر طبعی ہے یا نہیں اور اگر ہو پھر جزماً حکم اس کی ہلاکت پر نہ کر دے تا ایکہ نبض اگر ردی ہو جائے جب بھی حکم جزمی فوراً نہ کرنا چاہئے اور یہ بھی شناخت کرنا طبیب پر واجب ہے کہ یہ علامات بدلوجہ خاص مرض کے پیدا ہوئے ہیں یا کسی اور سبب خارجی سے مثلاً اکثر زبان کا رنگ برا اور خشونت زائد کسی شے کے کھانے سے پیدا ہو وہ فعل اس شے ماکول کا ہے نہ کہ مرض کا فعل ہے پس حکم ہلاکت کا بہ مجرد وجود ایسی علامت ردی کے نہ کرنا چاہئے۔

ذکر علامات رویہ کا علامات ردی میں بھی بسبب ایک ایک فعل اور ایک ایک عضو کے اختلاف ہوتا ہے لہذا مناسب ہے کہ ہم اس کو بہ تفصیل ذکر کریں ذکر ان علامات رویہ کا جو ظاہر جلد اور رنگ سے متعلق ہیں جس وقت سحنہ زندہ آدمی کا مثل سحنہ مردہ کے ہو نہ بوجہ بیداری اور بھوک کے اور نہ کسی استفراغ کی وجہ سے پس یہ علامت بد ہے چہرہ جو مشابہ چہرہ میت کے اور مخالف چہرہ صحیح آدمیوں کے ہے وہی ہے کہ آنکھیں بیٹھ جائیں اور ناک پتلی ہو جائے اور کنپٹی میں گڑھا پڑ جائے اور سمٹ جائیں اور کان ٹھنڈے ہو جائیں اور کانوں کی لو سمٹ کر پلٹ جائے اور چہرے کی جلد کھنچ جائے اور رنگ چہرہ کا تیرہ خواہ سیاہ یا وردہو اور چہرہ غبار آلودہ سا ہو جائے خصوصا اگر اس کا غبار آلودہ ہونا مثل دھنی ہوئی روئی کے ہو یہ سب علامات وقوع موت کے نسبت ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو شخص کم بیمار ہوتا ہے اس کی بیماری خطرہ عظیم پر دلالت کرتی ہے اور اگر یہ تغیرات مذکور بوجہ کسی اور سبب کے علاوہ مرض کے ہوں تو وہ بیمار بہت جلد حالت طبعی پر عود کرتا ہے تا اینکہ اکثر ایک شبانہ روز میں صحیح ہوتا ہے اور جس کے بدن میں یہ علامات ردی بوجہ مرض کے پیدا ہوئے ہوں اس کا حال بطرف صلاح کے بآسانی عیود نہیں کرتا۔ علاوہ جہاں قسم اول یعنی جس کے علامات ردی بوجہ مرض کے نہ ہوں بلکہ بہ سبب بھوک خواہ استفراغ خواہ بوجہ بیداری مفرط کے یہ علامات بد پیدا ہوئے ہوں خواہ بسبب ان چیزوں کے جو ہمراہ بھوک وغیرہ دیگر علامات کے کتاب سوم میں مذکور ہو چکے ہیں از قسم نفث وغیرہ جو بیداری سے پیدا ہوتے ہیں وہ بھی اچھے نہیں مگر بہ نسبت اس کے کہ نفس مرض سے یہ علامات پیدا ہوں وہ شخص یعنی قسم اول کا ہلاکت سے زیادہ سالم ہے اگر ایسے علامات امراض حادہ میں نمودار ہوں بہت ردی ہیں اور اس پر دلیل ہوں گے کہ مرض طبیعت پر قریب ہے کہ غالب ہوا چاہتا ہے پھر بھی ابتدائے امراض حادہ میں ظہور ان علامات کا بوجہ نفس مرض کے اچھا ہے اور امید سلامت کی زیادہ ہے بہ نسبت اس کے منتہی میں خود مرض کی وجہ سے بلا معاونت سہرا

اور رجوع اور استفراغ وغیرہ کے یہ علامات پیدا ہوں اسی طرح ضرور ہے شناخت انخراط اور لاغری اور تغیر لون کی اس طرح سے بوجہ فساد مرض کے ہے یا بوجہ بیداری اور استفراغ کے کہ اگر بسبب مرض کے اس وقت زیادہ خوف نہیں ہوتا اسی طرح آنکھ کے علامات بد اگر بوجہ مرپ کے نہ ہوں آنکھ کا بیٹھ جانا اگر بوجہ بیداری کے ہو پلکیں بوجھل ہوں گی اور میلان خاطر بطرف سبات اور سونے کے رہے گا اور نبض میں تواتر شدید پیدا ہوگا اور قبل ازیں بیداری ایذا دہندہ ہو چکی ہوگی اور اگر بسبب اسہال کے ہوں گے پہلے اسہال واقع ہوا ہوگا اور بافراط اس کے علامات نمودار ہوں گے اور بوجہ بھوک کے یہ علامات عارض ہوں گے اور رفتہ رفتہ پیدا ہوں گے دفعتہً نہ ہوں گے مرض کی وجہ سے ان علامات کے وجود پر بتاکید یہ بات دلالت کرے گی کہ یہ امور جو ابھی مذکور ہوئے مثل بھوک وسہر وغیرہ کے مفقود ہوں اور تیزی تپ کی شدید ہوگئی ہو اور بہت بہت سی چیزیں مثل شراروں کے محسوس ہوں جس وقت بدن مس کیا جائے ۔رنگ کا دفعتہً زرد ہو جانا بری علامت ہے اور سیاہ ہو جانا یکا یک بھی علامت بد ہے بہت زیادہ سیاہ ہو جانا نہایت بد ہے کہ اکثر موت طبیعت کے بعد نوبت سیاہ رنگ ہو جانے کی ہوتی ہے اور تیرہ ہو جانا قریب سیاہ ہو جانے کے ہے اور زرد ہو جانا اچھا تو نہیں ہے مگر بہ نسبت سیاہی اور تیرگی کیا سلیم ہے اس لئے کہ کبھی بجہت حرارت کے بھی رنگت زرد ہو جاتی ہے جیسے یرقان میں اور ہمیشہ زرد رنگ ہونے کا سبب برودت نہیں ہوتی اور بیشتر بجہت بیداری یا بھوک یا درد کے بھی رنگ زرد ہو جاتا ہے اس میں امید سلاست زیادہ ہوتی ہے اگر پیشانی یا ناک میں شکن برآمد ہو کہ پہلے نہ تھی علامت بد جو علامات ردی جو باعتبار دردسر کے ماخوذ ہیں اگر دردسر ہمیشہ رہے اور قوت ضعیف ہو اور مرض میں تیزی ہو اور علامات ردی بھی اس کے ساتھ پائے جائیں وہ مرض قتال ہے اگر قتل نہ کرے تو ساتویں دن رعاف واقع ہوگا اور بعد ساتویں دن کے ناک اور کان سے ایک رطوبت جاری ہوگی پھر اگر دردسر بیسویں دن تک رہے اور ساتویں دن

رعاف واقع نہ ہو اس مرض کا زوال رعاف سے کمتر ہوتا ہے یا یدہ نتھنے یا کانوں سے جاری ہوگا اخراج ونفع ہوگا خصوصاً دماغ کے پیچھے اکثر جس شخص کو ابتدائے مرپ سے دردسر عارض ہو چوتھے یا پانچویں دن اس کو بہت اذیت ہوتی ہے اور ساتویں دن درد سر زائل ہو جاتا ہے بیشتر ابتداء دردسر کی تیسرے دن ہوتی ہے اور پانچویں دن صعوبت ہوتی ہے اور نویں دن زائل ہو جاتا ہے یا گیارہویں دن۔ اطباء کہتے ہیں کہ اگرچہ قیاس مقتضی اس بات کا ہے کہ دردسر دسویں دن زائل ہو اس لئے کہ دسواں دن بہ نسبت تیسرے دن کے ساتواں ہے لیکن چونکہ ساتواں دن یوم بحران نہیں ہے بلکہ آٹھواں دن یوم بحران ہے اس لئے گیارہویں دن یہ دردسر زائل ہوگا اس واسطے کہ گیارہویں دن بہ نسبت تیسرے دن کے آٹھواں دن ہے یہ قول طبیبوں کا میرے نزدیک صحیح نہیں ہے اس لئے کہ حساب بحران کا اس قاعدہ پر نہیں ہوتا یعنی ازواج کا ایام بحران ہونا ضرور نہیں ہے اگر دردسر پانچویں دن شروع ہو چودہویں دن زائل ہو گا بشرطیکہ مریض مطیع ہو اور طبیب معالجہ میں خطا نہ کرے اکثر یہ دردسر حمی غب میں عارض ہوتا ہے۔ علامات رویہ جو جو اس مریض سے متعلق ہیں مریض کا آنکھوں سے نہ دیکھنا یعنی بصارت زائل ہو جانی اور کانوں سے نہ سننا علامت ردی ہے آواز کے سننے سے گریز کرنا اور شوخ رنگ کے دیکھنے سے بھاگنا علامت ردی ہے کہ دلالت کرتی ہے روح نفسانی کے ضعف پر علامات رویہ جو آنکھ میں پائے جائیں دونوں آنکھوں کا بیٹھ جانا اور سمٹ جانا بدون اسہال اور بیداری اور بھوک کے علامت اچھی نہیں ہے اور تیرہ ہونا سفیدی چشم کا اور سرخ ہو جانا اس کا مائل بہ فرفریت کے یعنی ارغوانی سے بنفشی ہو جانا یا آسمانی رنگ کا بعد سرخی کے آنکھ میں پیدا ہو جانا یہ بھی علامت بری ہے ایک آنکھ کا چھوٹا ہو جانا امراض حادہ اور سرسام وغیرہ میں نہایت برا ہے مریض کی آنکھ سے کچھ نظر نہ آنا علامت ہلاکت کی ہے التوائے چشم یعنی پیچیدگی اور حول یعنی ٹیڑھا ہونا امراض حادہ میں علامت ردی ہے۔ اگر یہ حول بوجہ تشنج خاص

کے جو عضل چشم میں واقع ہوا ہو اور دماغ میں کچھ آفت نہ پہنچی ہو پیدا ہوا اس کی پہچان یہ ہے کہ اخلاط عقل وغیرہ آفات دماغی اس کے ساتھ نہیں ہوتے وہ علامات ردی جو باعتبار مبصرات خواہ دیکھنے والی یا چمکتی چیزوں کے معتبر ہیں ان کی تفصیل یہ ہے سیاہ ٹکڑے چمکتے ہوئے دیکھتے اکثر قے پر دلالت کرتے ہیں اور سرخ ریزے براق آنکھوں کے سامنے نظر آتے ہیں رعاف پر اکثر دلیل ہوتی ہے اور اس پر بھی دلالت کرتے ہیں کہ خون کا میلان جانب فوقانی ہوا ہے اور بعد اس کے دلائل خاص قے اور رعاف کے جو اوپر مذکور ہو چکے ان کی رعایت کی جاتی ہے آنکھوں سے آنسو بلا قصد جاری رہنا علامت ردی ہے خصوصاً اگر آنکھ سے آنسو بہا کریں لیکن اگر اس کے ساتھ علامت بحران رحانی کی ہو تو اتنی زبوں حالی نہ ہوگی اور آنسوؤں کے اور علامات رعاف کے بھی بشرط سالم ہونے اور علامات کی دلیل رعاف پر ہوتے ہیں آنسوؤں کی کمی اور بیشی کا بھی لحاظ رکھنا چاہئے اور اس کا بھی خیال رہے کہ آنسو رقیق نکلتے ہیں یا غلیظ اور گرم ہوتے ہیں یا سرد اور بارادہ نکلتے ہیں یا بدون ارادہ کے روشنی سے مریض کو نفرت پیدا ہونی علامت ردی ہے اگر تاریکی کو زیادہ دوست رکھے پس مرض ضرور مہلک ہوگا مگر اینکہ کسی درد کی شدت کی وجہ سے تاریکی پسند کرے اور اگر درد نہ ہو پھر مریض کو اندھیرے میں بیٹھنے کی رغبت بوجہ سقوط قوت روح نفسانی کے ہوتی ہے نگاہ کا ٹھہر جانا بدون اس کے کسی شے کی طرف دیکھتا ہو خواہ کسی طرف آنکھیں پھیر کر ٹھہرالی ہوں ردی ہے اور اسے آنکھوں کا پتھرانا کہتے ہیں زیادہ چرک آنکھ میں بوجہ عجز قوت عزیزی کے انضاج اور پختہ کرنے یا مادہ سے پیدا ہوتا ہے اور اسی جہت سے بروقت کثرت کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنکھ کے اندر کوئی چیز بزور گھسی جاتی ہے اور چبھتی ہے اور اس کا قصد آنکھ سے باہر نکلنے کا ہے یہ امر ممکن نہیں ہے اگر تجویز کیا جائے کہ یہ چرک بوجہ کثرت رطوبت کے جو آنکھ کی طرف آتی ہے پیدا ہوتا ہے بوجہ اس کے کہ طبیعت اس رطوبت کے انضاج اور پختہ کرنے سے عاجز ہے اس لئے کہ آنکھ بروقت

پیدا ہونے اس چرک کے خشک اور اندر گھسی ہوتی ہے اور علامت جس کی آنکھ میں
غالب ہوتی ہے اسی وجہ سے چرک بھی خشک ہو جاتا ہے منجملہ ایسے علامات کے جو
مناسب علامات سوی کے ہیں ایک یہ بھی علامت ہے کہ حدقہ چشم پر بروقت کھلی
ہونے آنکھ کے ایک چیز مثل مکڑی کے جالے کے پڑے اور آنکھوں کے کونے میں جا
کر یہ جالہ چرک خواہ کیچڑ ہو جائے اور اسی طرح باربار جالہ پڑا کرے اور کنارے پر
پپوٹے کے جاجا کر چرک ہو جایا کرے اس کو دلالت قرب موت پر ہے آنکھ کا سرخ
شدید ہو جانا اور سرخ باقی رہنا تپ کی حدت میں علامت ردی ہے اور دلالت کرتا ہے
کہ دماغ میں ورم گرم یا فم معدہ میں واقع ہے اور سرخی چشم کا انتقال طاؤسی خواہ آسمانی
رنگ کی طرف نہایت ردی ہے آنکھ کے ڈھیلے باہر نکل آئے خواہ آنکھوں کا بڑا ہو جانا
اور تاریق کا سامنے زیادہ پیدا ہونا دلیل بد ہے اور اکثر تاریق یعنی چمکتے ہوئے پتنگے
بوجہ کثرت مواد حارہ کے خواہ اطراف دماغ کے متورم ہونے سے پیدا ہوتے ہیں
پلکوں کا سوتے وقت کھلے رہنا بدون عادت کے علامت ردی اور زبوں ہے پلکوں کا
خشک ہونا علامت ردی ہے اور حالت بیداری میں آنکھ کھلی ہو اور اس کے قریب انگلی
لے جائیں اور ہلائیں مگر مریض کو خبر نہ ہو اور آنکھ نہ جھپکے دلیل ہلاکت کی ہے اور قاتل
ہے۔ آنکھ کا زیادہ پھیل جانا ہمراہ ہذیان اور ضعف کے قاتل ہے بعض اطباء نے کہا
ہے جس شخص کی دونوں آنکھ کے نیچے پھنسی مسور برابر سفید رنگ پڑے دسویں دن
پھنسی پڑنے کے مر جائے گا اور شیرینی کی خواہش اسے زیادہ ہوتی ہے وہ علامات جو
ناک سے ماخوذ ہیں ناک کا پیچیدہ ہونا اور اس میں زخم پڑ جانا علامت ردی ہے ناک کا
بیٹھ جانا بھی ردی ہے ناک خواہ نتھنوں میں لگا کر کوئی چیز سونگھنا اور بدون ناک سے
علائے سونگھ نہ سکے اور قادر سونگھنے پر نہ ہو یہ بھی علامات زبوں ہیں خود بخود ناک میں
بوئے مشک یا گھی اور مکھن خواہ سوندھی مٹی کی آنی علامت بد ہے زرد پانی ہم حمیات حادہ
میں ناک سے ٹپکنا علامت قرب موت کی ہے عطسہ اور چیزوں سے مثل چھکنی وغیر

کے چھینک نہ آنی دلیل موت اور بطلان حس شامہ کی ہے ناک کے زخمی ہونے خواہ بشدت خستہ ہونے سے رعاف کا پیدا ہونا بھی علامت زبوں ہے ناک کا کھجلانا اور بار بار انگلی ناک میں ڈالنی خواہ رکھنی جیسے اس کا میل وغیرہ صاف کرتا ہے حالانکہ اندر پپڑی وغیرہ نہ پڑی ہو بلکہ صاف ہو علامت بد ہے ناک سے پانی برآمد ہونا علامت ردی ہے علامات جو احوال کان سے ماخوذ ہیں کان کی لو خشک ہونی اور اس کا منقلب ہو جانا اور صدف گوش کا سمٹ جانا یعنی اونچی لکر خواہ باڑھ سمٹ جائے ردی ہے کان کا میل جب کڑوا نہ رہے اور میٹھا ہو جائے جالینوس کے نزدیک علامت ردی ہے اور قدمائے اطبا جو پہلے جالینوس کے زمانہ سے تھے ان کے نزدیک مہلک ہے کسی قسم کا الم کان میں ہمراہ حمی حادہ کے پیدا ہونا خطرناک ہے اور قاتل ہے لیکن اگر بعد اس الم کے رطوبت کان سے جاری ہو اور الم میں سکون ہو جائے اس وقت ہلاکت سے امان ہوتی ہے اور یہ حکم اخیر واسطے مشائخ کے ہے اور جوان آدمی بعد حدوث الم کے قبل جریان رطوبت اور تہیج کے مر جاتے ہیں علامات جو دانتوں کے اعتبار سے ماخوذ ہیں دانت پر دانت بجنا حمیات حادہ میں یا خالی منہ دانت پیسنا جیسے کچھ کھا رہا ہے علامت ردی ہے بعض اطباء نے کہا ہے کہ جس شخص کے دانتوں پر رطوبت لزج بکثرت جم جائے اور وہ مبتلائے تپ ہو اس سے دلالت ہوتی ہے کہ اس کی تپ میں شدت ہوگی اس لئے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حرارت شدید ہے اور مادہ لزج جو دیر میں متحلل ہو گا پیدا ہوا ہے ہر وقت دانتوں کی صفائی پر بیمار کا متوجہ ہونا بشرطیکہ اس کے عادات ہمیشہ اس طور پر جاری نہ ہوں علامت اچھی نہیں ہے دانت پیسنا اور دانت پر دانت پھیرنا کہ آواز پیدا ہو بدون عادت سابق کے علامت بد ہے کہ بیشتر منذر جنون ہے اور اگر جنون پیدا ہونے کے بعد یہ کیفیت طاری ہو دلیل ہلاکت مریض پر ہے ہاں اگر کوئی شخص بوجہ ضعف عنصل فک یعنی جبڑے کے تھوڑے سے بسبب دانت پیسا کرے اور اس کی عادت یہی ہو اس کی نسبت یہ حکم نہیں ہے دانت کا رنگ سبز ہو

جانا علامت بد ہے خصوصاً وہ دانت جس کو ثنایا کہتے ہیں علامات جو زبان اور منہ وغیرہ سے ماخوذ ہیں زبان کا سیاہ ہو جانا امراض حادہ میں زبوں حالی کی نشانی ہے منہ کا خشک ہو جانا اور لعاب دہن سوکھ جانا علامت جید نہیں اگر ابتدائے مرض میں منہ خشک اور منتہی میں خشونت پیدا ہو بعد اس کے سیاہ ہو جائے تو قاتل ہے خصوصاً چودھویں روز یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہت بری بو آنی منہ سے امراض حادہ میں دلیل ہلاکت کی ہے اس لئے کہ وہ دلالت کرتی ہے فساد کل اخلاط پر اونچا ہونا ایک ہونٹ کا دوسرے پر بشرطیکہ خلقی نہ ہو علامت ردی ہے پیچیدہ ہونا ہونٹ کا حمیات حادہ میں زبوں ہے دونوں ہونٹ کا پھٹ جانا حمیات حادہ میں افراط التہاب پر دلالت کرتا ہے اور سمٹ جانا اور ان دونوں کا سرد ہو جانا علامت غیر جید ہے بعض اطباء نے کہا ہے کہ جس وقت زبان پر حمی حادہ میں چھالا مثل سیاہ چنے کے اٹھ آئے خواہ مثل دانہ ریندی کے پس موت قریب ہے اور اس وقت خواہش تیز چیزوں کی خوش کی زیادہ ہوتی ہے خشونت اور ریس زبان دلیل برسام کی ہے زبان کی خشونت میں بخوبی تامل کرنا لازم ہے شاید اس کا سبب استعمال کسی شے صابغ کا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ زبان کا خادا غالب ہے بہر حال رنگین ہونا کچھ لازم نہیں ہے جب تک جوہر اس خلط کا خواہ اس کا جز بخاری بعض اعضائے مشارکہ سے چڑھنے والا نہ ہو۔

علامات جو حالات حلق اور مری اور قصبہ سے ماخوذ ہیں اختناق یعنی بند ہو جانا نفوذ کا ریہ تک دفعتہً غیر بروز بحران کے ردی ہے اختناق بدون برآمد ہونے کف کے خفیف ہے اس لئے کہ ازیادیعنی کف برآمد ہونا اس وقت ہوتا ہے کہ قلب میں زیادہ گرمی اور سخونت اس قدر پہنچے کہ افعال ریہ کے معصل ہوں اور نیز افعال حجاب کے تباہ ہو جائیں اور سانس کا پھیرنا باستوادانتظام ممکن نہ ہو اور یہ زیادہ برقت نہ ہونے ورم کے حلق میں بدون وقوع کسی امر عظیم کے نہیں ہوتا اور کبھی اختناق بکثرت بلکہ اکثر اوقات بسبب دماغ کے ہوتا ہے بالجملہ اگر حمی قوی میں خوانیق شدید پیدا ہوں پس

موت قریب پہنچی ہے اس لئے کہ قلب بوجہ شدت حرارت کے ہوائے بارد کا زیادہ محتاج ہوتا ہے اور اختناق اس کی جانے کی راہ بند کر دیتا ہے پس التہاب قلب کا بڑھ جاتا ہے اور سوء مزاج قلب کا بافراط ہوتا ہے بایں وجہ متحمل حیات کا نہیں ہوتا اسی طرح گردن میں خم پڑ جائے تا آنکہ اس کی وجہ سے ملع یعنی لقمہ اتارنا ممکن نہ ہو خواہ بوجہ زوال فقرات گردن کے پیدا ہو یا بوجہ شدت یبس کے بہر حال اس سے زیادہ آفت اور ترحمی میں اور نہیں اسی طرح اثر مالقمہ کا بدشواری دلیل زبوں حالی کی ہے اسی طرح اچھو آئے کہ پانی ناک کی طرف چڑھ کر نکل آئے اور ہر وقت تھوک کا پھندا پڑ جایا کرے یہ بھی دلیل ردی ہے اور بد ہے علامات جو معدہ اور فم معدہ سے ماخوذ ہیں ہچکی امراض حادہ میں ردی ہے خصوصا بعد اسہال کے ہچکی سے بہت خوف ہوتا ہے اسی طرح معدہ میں التہاب پیدا ہونا اور خفقان معدی باوجود حرارت حمی کے ردی ہے۔

علامات جو اعضائے تنفس

سے ماخوذ ہیں ٹھنڈی سانس امراض حادہ میں ردی ہے کہ اس کو دلالت موت پر حرارت عریزی کے ہے اسی طرح مختلف سانس بھی ردی ہے اور جو سانس مشابہ رونے والے کی سانس کے ہو کہ رک جائے اور انتشاق ہوا کرے وہ بھی ردی ہے اسی طرح سوء تنفس جو بوجہ اختلاط عقل کے پیدا ہو ردی ہے مگر وہ سوء تنفس جو بوجہ اورام کے اطراف صدر میں پیدا ہو سب سے زیادہ وہ ردی ہے جو لوگ کہ ان کی موت کا وقت حاضر ہوتا ہے اس وقت ان کا پیٹ پھول جاتا ہے اور سانس ان کی پیہم چلی جاتی ہے اور سرد اور دراز ہو جاتی ہے علامات جو رگوں کی صورت اور رنگ سے ماخوذ ہیں بقراط نے کہا ہے جس وقت چھوٹی رگیں نزدیک پیشانی اور پلک اور چنبر گردن کی کھڑی ہو جائیں یہ علامت ردی ہے جو رگیں ظاہر جسم میں نظر آتی ہیں ان کا رنگ طاؤسی اور ارغوانی مائل بہ بنفشی ہو جانا خواہ جو مقدار رگ کی پہلے سے نمودار نہ تھی اور اب اسی رنگ پر ظاہر ہو جائے نہایت ردی ہے علامات ردیہ جو استرخائے بدن اور بری طرح لیٹنے

سے ماخوذ ہیں بدن کا ڈھیلا ہو جانا اور بد اسلوبی لیٹنے میں ہونے سے اور کبھی بوجہ افراط ضعف قوت کے جو عضل حرکت میں عارض ہوتی ہے اور ضعف قوت اور رطوبت احشا کی وجہ سے جو یہ امور پیدا ہوں ان کا تفرقہ بدن کی غلاظت اور عافت سے نہیں ہو سکتا ہے جیسے بعض لوگوں کو گمان ہوا ہے اس لئے کہ بدن اکثر فربہ اور سمین نہیں ہوتا ہے بلکہ لاغر اور نحیف ہوتا ہے اور احشا اخلاط سے مملو اور پر ہوتے ہیں اور اکثر ضعف قوی میں ہوتا ہے عضل کے اور بدن فربہ ہوتا ہے بلکہ علامت تمام و کمال اپنے مواضع اور مقامات مناسب میں مذکور ہو چکی علامات رویہ جو صورت لیٹنے سے ماخوذ ہیں لیٹنا فرش خواب پر خلاف صورت عادت کے بلکہ عادت کی وضع اور خلاف عادت میں آمیزش کر کے علامت ردی ہے خصوصا اگر بیمار فرش سے قدرے قدرے نیچے اترے اور جب اسے اچھی طرح لٹائیں خواہ عمدہ طور سے بٹھائیں پیٹھ کے بل پلٹ جائے اور اطراف کے کھولنے کو پسند کرے اور اطراف کو غیر طبعی اور نا مناسب وضع سے گرا دے اگر حرارت ظاہری زیادہ نہ ہو اور بہ نسبت کرب عظیم کے جو اذیت معدہ خواہ جگر خواہ قلب کو پہنچاتا ہو یہ حالت اس کی ہے کہ اس بارہ میں ایک بات کا لحاظ بہت ضروری ہے کہ اکثر اشخاص فربہ اور بدن ان کا بھاری ہوتا ہے اور ان کے جسم میں استرخا بہت جلد پیدا ہوتا ہے اور بوقت صحت بھی اسے یہی پسند ہوتا ہے کہ ہر وقت اسی طرح لیٹا رہے یعنی چت لیٹنے کی عادت اس کی ہمیشہ سے ہوتی ہے تو ایسے شخص کے چت لیٹنے کو علامت ردی سمجھنا نہ چاہئے خواہ اگر کوئی درد ایسا ہو کہ سوائے چت لیٹنے کے اور کسی بل آرام نہ ملے اور کل نہ پڑے تو اس شخص کی بھی استلقا سے خوف عظیم نہیں ہے جو کوئی کسی طرح کی نشست خواہ استلقا امراض حادہ میں ایسی اختیار کرے کہ وہ صورت اس کی عادت زمانہ صحت کے مخالف ہو نہایت ردی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو شخص استلقا اور لیٹنے کی خواہش حالت مرض میں کرتا ہے یا اس کے احشاء میں اخلاط کی کثرت ہوتی ہے خواہ یبس اور تحلل اخلاط کی وجہ سے ضعف اس کے عضل حرکت میں پیدا ہوتا ہے

خواہ کسی اور وجہ سے عضل اس کے ضعیف ہوتے ہیں اگر کوئی مریض قادر استلقا خواہ چت اور پٹ لیٹنے پر نہ ہو بلکہ اس میں ہر وقت بیٹھے رہنے کی خواہش پیدا ہو یہ بھی ردی ہے اور اکثر یہ خواہش بوجہ حدوث ایسے اورام کے پیدا ہوتی ہے کہ لیٹنے کی حالت میں سانس لینا دشوار ہوتا ہے خواہ اور آفات اعضائے تنفس میں پیدا ہوتے ہیں جس کی تفصیل کتاب سوم میں بخوبی بیان ہو چکی ہے آدمیوں کی صحبت اور ملاقات سے مریض کا متنفر ہونا اور دیوار کی طرف منہ پھیر کے بیٹھنا علامت اچھی نہیں ہے پیٹ کے بھل سونا بدون عادت کے بھی علامت ردی ہے اس لئے کہ یہ کیفیت یا بوجہ اختلاط عقل کے پیدا ہوتی ہے یا پیٹ میں کوئی ایذا ہو۔ اضطجاع رطب علامت محمود ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ جوڑ بند مریض کے بآسانی دوہرے ہوسکیں اور حرکت میں تکلیف نہ ہو علامات جو جلد سے ماخوذ ہیں اگر جلد بدن کی ایسی خشک ہو جائے کہ بعد کھینچنے کے جس قدر گوشت سے جدا ہو پھر گوشت سے نہ ملے بلکہ اسی طرح الگ رہے علامت ردی ہے اگر جلد سے بخار گرم بروقت تنفس بارد کے برآمد ہو یعنی سانس تو ٹھنڈی نکلے اور جلد سے بخارات گرم برآمد ہوں دلیل ہلاکت کی ہے اور یہ بات اسی وقت پیدا ہوتی ہے کہ حرارت قلب کی بالکل فنا ہو جائے۔ علامات ماخوذ شکم اور نواحی شراسیف سے پیٹ پھولنا امراض حادہ میں اور اسی طرح پیٹ کچھنا باوجودیکہ دست آتے ہوں علامت موت کی ہے خصوصاً اگر باوجود ان علامات کے دانہ تیرہ رنگ برآمد ہو شراسیف میں تمدد پیدا ہونا اور ایک جانب کا دوسری جانب سے بلند ہو جانا بھی ردی ہے ہر ایک جانب شق بدن کا بقدر غیر مناسب یعنی جس قدر مثل ایسی جانب کو اونچا ہونا چاہئے اس سے زیادہ اونچی ہو خواہ اس سے زیادہ نیچی ہو جائے علامت ردی ہے اسی طرح لمس ہر شق کی نرمی اور سختی بھی خارج از حد مناسب اس جانب کے زبون ہے مراق کا پھولنا اگر ریحی نہ ہو اور باوجود پھولنے کے لاغری اور خشکی بھی پیدا ہو دلالت کرتا ہے کہ اندر اس پردہ کے ورم ہے مگر خاص جرم میں مراق کے ورم نہیں ہے

بلکہ جو اعضا اندر اس پردہ کے ہیں وہ متورم ہو گئے ہیں اس لئے کہ اگر خاص مرلق میں ورم ہوتا تو یہ دبلا اور پتلا نہ ہوتا بلکہ پھولا ہوا ہوتا تمدد شراسیف کا اگر مع درد کے ہو پس مادہ مائل بطرف اسفل بدن ہے اور اگر بدون وجع شراسیف میں تمدد پیدا ہو مادہ کا میان بجانب فوق ہوگا علامات جو باعتبار مقعد کے ماخوذ ہیں مقعد کا امراض حادمیں خود بخود باہر نکل آنا دلیل ردی ہے علامات رویہ جو قضیب اور انثیین کے حال سے معلوم ہوتے ہیں خصیتیں کا نرم ہو جانا دلیل یہ ہے اسی طرح ورم پیدا ہونا ان میں بشرطیکہ مرض حاد ہو انثیین کا اور قضیب کا سمٹ جانا حرارت عزیزی کی فنا اور موت پر دلیل ہے اول مرض میں احتلام ہونا طول مرض پر دلالت کرتا ہے اور آخر مرض میں بہت اچھا ہے اگر حاجت نہانے کی ہو علامت رویہ جو بواسطہ رحم کے دریافت ہوتے ہیں رحم اور فرج عورت کا حمی حادہ میں باہر نکل آنا دلیل ردی ہے علامات جو اطراف سے بدن کے ماخوذ ہیں اطراف میں علامات ردی چند قسم کے ہوتے ہیں بعض بنظر کیفیت اطراف کے اطراف کا سرد ہو جانا حرارت حمی حادہ سے باوجودیکہ اطراف سرد ہوں اور تپ بتپور ثابت رہے اور نہ اترے علامت ردی ہے مگر امراض مزمنہ خواہ حمیات مزمنہ میں برد اطراف چنداں بدن میں حمیات حادہ میں سبب برد اطراف ورم عظیم جوف کا ہوتا ہے یا فرد ہو جانا حرارت عزیزی کا خواہ غشی کا عنقریب طاری ہونا خواہ انحلال قوی پیدا ہونا برد اطراف کی دلالت قوی ہلاکت مریض پر جب ہوتی ہے کہ اوائل مرض میں برد اطراف پیدا ہو۔ اسی طرح اگر زوال برد اطراف کی تدبیر مستحسن کی جائے اور گرمی عود نہ کرے یہ سب امور دلیل ہیں کہ خون بدن کا ظاہر سے بھاگ کر باطن بدن کی طرف چلا گیا ہے بوجہ اس کے ورم اندرون جسم کے موجود ہے تیرہ رنگ ہونا ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کا اور ناخن کا علامت ہلاکت کی ہے سرخ رنگ ہونا اطراف کا خواہ بنفشی رنگ دفعتہً زیادہ مہلک ہے بہ نسبت تیرہ رنگ ہو جانے کے پر اگر بعد سرخ ہو جائے خواہ بنفشی ہونے کے ثقل بھی اطراف خواہ تمام جسم میں پایا

جائے پس موت قریب ہے اور نزدیک آ پہنچی ہے اس لئے کہ ثقل دلالت کرتا ہے ضعف قوت نفسانی پر اور کمودت ضعف حرارت عزیزی پر اور سرخی اور بنفشی رنگ فساد اور غلبہ اخلاط پر دلالت کرتا ہے سیاہ رنگ ہونا بہ نسبت کمودت کے اور نیز بہ نسبت سرخی کے بہتر ہے اور بایں ہمہ اگر چند اور قسم کے علامات پیدا ہوں مریض کا ہلاکت سے بچ جانا کچھ بعید نہ ہوگا اور جو اطراف حالت اصلی سے متغیر ہوتے ہیں بیش ازیں نیست کہ وہ ساقط ہو جائیں گے۔ احتراق اطراف اور جلد کا مع برودت باطن کے دلیل موت ہے منجملہ اقسام علامات ردی کے بنظر وضع اور شکل اطراف کی لحاظ کئے جاتے ہیں جیسے تشنج اور خصوصاً اگر بعد اسہال کے تشنج ہو کہ وہ ضرور قتل کرتا ہے کز از ہمراہ ہذیان کے اور شدت حمی کی دلیل موت ہے علامات جو سونے اور جاگنے سے ماخوذ ہیں دن کو نیند آنی اور رات کو نہ آنی علامت جید نہیں ہے اور رات دن کسی وقت نہ آئے شب و روز کے سونے سے بہت بد ہے اس لئے کہ بے خوابی کا سبب فساد دماغ ہے کسی قسم کا فساد کیوں نہ ہو دن میں اول روز سونا اسلم ہے اور یہ سب امور منتہی نوائب حمیات میں بد ہیں مگر ابتدا میں اکثر ہوتے ہیں اور مضر نہیں ہوتے۔ سبات کا واقع ہونا بشرطیکہ نبض میں ضعف ہو ردی ہے اس لئے کہ یہ سبات بوجہ ضعف قوت کے پیدا ہوتا ہے نہ بوجہ رطوبت دماغ کے اور خصوصاً اگر سبات کے ساتھ اختلال عقل ہو اور اکثر یہ سبات بوجہ عفونت خلط بارد کے ہوتا ہے زیادہ نیند آنی اس مرض میں جس کے پیچھے اختلاط عقل پیدا ہوتا ہے اور اس کے ہمراہ برد اطراف بھی واقع ہوتا ہے ردی ہے جیسے جس نیند کے بعد خفت اور سکون مرض میں پیدا ہو جید ہے علامات جو ہاتھوں کے کاموں سے دریافت ہوں کپڑے کے ٹکڑے چننا خواہ پرزے جمع کرنا یا ہر وقت ایسے افعال کرنے جیسے اپنے بدن خواہ کپڑوں سے کوئی شے چنتا ہے خواہ دیوار سے کچھ چھڑاتا ہے علامت زبوں ہے اور اس کا سبب صعود بخارات ردی کا بطرف دماغ کے ہے کہ اس وجہ سے ناموجود شے نظر آتی ہے جب وہ بخارات آنکھ خواہ رطوبت بیضہ کی طرف

اتر تے ہیں علامات جو درد کے اعتبار سے دریافت ہوں وجع شدید احشا کے حمیات حادہ میں علامت ردی ہے کہ دلالت احتراق شدید اور ورم عظیم باخراج احشا پر کرتی ہے۔ اگر کسی عضو کا درد شدید خود بخود دفعتہً ٹھہر جائے اور کسی طرح کا اثر درد کا باقی نہ رہے اور کوئی سبب ظاہر سکون درد کا نہ ہو یہ علامت بھی ردی ہے علامات جو زور زور بات کرنے اور سکوت سے ماخوذ ہیں صوت قوی بہت جید علامت ہے اور کلام مسلسل اور منتظم بھی علامت جید ہے اور خلاف اس کا ردی ہے سکوت جو طولانی ہو اکثر وسواس پر دلالت کرتا ہے اور عضل زبان کی استرخاء اور عضل حنجرہ کی استرخاء پر دلیل ہے اور تشنج حنجرہ پر دلیل ہے خواہ اس پر دلیل ہے کہ تخیل جو مبدء کلام ہے وہ جاتا رہا ہے مریض اگر عین بحران میں کلام کرے بہت اچھی علامت ہے خلاصہ یہ ہے کہ مرد گویا کا چپ رہنا ابتدائے سبات وسواس پر خواہ اور کسی چیز پر جو اوپر مذکور ہوئے ہیں دلالت کرتا ہے اور کثرت کلام مرد کم گو کی دلیل ابتدائے ہذیان اور اختلاط عقل پر ہوتی ہے علامات جو حالات عقل سے دریافت ہوتے ہیں ہذیان کے ہمراہ اگر کثرت حرکت اور سر میں دھمک اور ضربان خواہ نتھنے میں دھمک ہو بہتر ہے اور اگر ہذیان میں سکون اور اطمینان ہو قاتل ہوتا ہے علامات جو حرکات مریض سے ماخوذ ہیں کثرت اختلاط اور کثرت قلق علامت اچھی نہیں ہے اور زیادتی بخار پر دلالت کرتی ہے۔ جو مریض کے سر کی طرف اٹھتا ہے کودنا اور پھاندنا بیمار کا اور پھر بیٹھ جانا ہر ساعت کا علامت بد ہے کہ بوجہ کرب اور اختلاط عقل ضیق نفس خناق اور ذات الریہ کے پیدا ہوتا ہے مگر ذات الریہ میں اچھلنا کودنا اور بیٹھنا نہایت ردی ہے اس لئے کہ اس مرض میں اکثر جب خناق اور ضیق نفس پیدا ہو اسی وقت یہ حرکات پیدا ہوتے ہیں اگرچہ کبھی اور اسباب سے بھی حادث ہوتے ہیں اگر اعضا حرکت سے بھاری ہو کر بہ تکلف متحرک ہوں تو شب اور جلوس بھی اس ثقل کے ہمراہ ہو یہ بھی ردی ہے ناخن کا رنگ تیرہ ہو جانا حضور موت پر دلیل ہے اگر رعشہ بحرانی نہ ہو علامت ردی ہے اور اگر بوجہ بحران جید

کے ہوتو بہتر ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر مریض کو خوف موت زیادہ ہو یہ امر خالی از خطر نہیں ہے علامات ماخوذہ جمائی اور انگڑائی کے اعتبار سے جمائی اور انگڑائی کی پیدائش اس طرح پر ہوتی ہے کہ طبیعت اعضائے عضلاتی کو واسطے دفع فضول کے حرکت دیتی ہے پھر وہ عضو جس میں یہ فضول جمع ہیں نحیف ہو اور مادہ فضول کا قلیل اور مجیب ہو اس دفع کی چنداں حاجت نہیں ہوتی اگر عضو مذکور نحیف نہ ہو بلکہ قوی ہو اور مادہ زیادہ ہو اس وقت دفع فضول کی ضرورت ہوتی ہے پھر اگر بدن انتقال حرارت طرف برودت کے ہو اس وقت طبیعت کو اعانت دفع فضول پر ملتی ہے اس وقت وقوع تثاوب وغیرہ کا ردی نہیں ہے کیونکہ اکثر دلالت بھی ہوتی ہے کہ طبیعت قادر تحلیل مواد پر نہیں ہوتی مگر ساتھ معونت لیف کے بوجہ کثرت مادہ یا ضعف قوت کے اور یہ امر سہل ہے چنداں دشوار نہیں ہے علامات باعتبار چیزوں کے جو مریض کو دکھلائی دیں اکثر خواب میں بیمار وہی اشیا دیکھتا ہے جو اس کے بحران سے مناسب ہوتی ہیں مثلاً جس کا بحران عرق سے ہونے والا ہے وہ خواب میں یہی دیکھتا ہے کہ حمام میں داخل ہوا ہے خواہ آمادہ دخول پر حمام کے ہے علامات ماخوذہ بھوک اور پیاس سے اشتہا کا برطرف ہو جانا امراض مزمنہ میں ردی ہے اور امراض حادہ میں بھی ردی ہے مگر اتنا برا نہیں ہے جیسے امراض مزمنہ میں اور حاصل یہ ہے کہ بطلان شہوت فساد اخلاط پر دلالت کرتا ہے خواہ قوت نفسانی کی موت پر یا قوت طبعی کی موت پر۔ اگر حمیات محرقہ میں پیاس باطل ہو جائے دلیل بد ہے خصوصاً اگر زبان سیاہ ہو جائے اور پیاس باطل ہو ذکران احکام کا جو یرقانی استدلال پر محول ہیں یرقان قبل از سابع یعنی ساتویں روز تپ سے پہلے برا ہے اور اسی طرح قبل از نضج مادہ کے اگر یرقان ہو ہاں اگر تدارک اس فساد یرقانی کا اسہال سے ہو جائے جیسا بعض اطبا نے گمان کیا ہے اور قیاس بھی مقتضی اس قول کی صحت کا ہے یعنی کثرت مادہ کی دفع ہو جائے گی۔ اور مجملاً یہ حکم ہے کہ بحران قبل ساتویں روز کے چونکہ محمود نہیں ہوتا اس وجہ سے یرقان بھی ردی ہے اگر یرقان بعد

ساتویں روز کے ہو پھر بھی بحران جید نہیں ہے اس واسطے خود ایک مرض مستقل پرخطر ہے بشرطیکہ اس کے ہمراہ اور علامات سلامت حال مریض موجود نہ ہوں اگر یرقان بروز ہفتم خواہ نہم خواہ چہاردہم ہمراہ علامات محمودہ کے واقع ہو اور کوئی آفت بطرف جگر خواہ صلابت اور ورم نہ ہو تو وہ محمود ہے اور اکثر بحران تام اس طریق سے واقع ہوتا ہے اور اس بحران کی عمدگی پر خفت جو اعراض میں مرض کے پیدا ہوتی ہے دلالت کرتی ہے اور برائی پر بعد بحران کے خفت نہ ہونی بلکہ اعراض میں زیادتی دلیل ہوتی ہے منجملہ علامات ردارت یرقان کے یہ ہے کہ صفراوی دست بکثرت آئیں اور جوش صفراء میں پیدا اور سوختہ اخلاط براز میں برآمد ہوں اور ایسے وقت میں بیمار کے مرنے کا خوف زیادہ ہوتا ہے پھر اگر اسہال بافراط جس سے تنقیہ کامل مادہ کا ہو جائے خواہ پسینہ بے انداز تمام جسم سے برآمد ہو اور قوت بھی قوی باقی رہے البتہ خفت مرض میں بہت جلد ہو جاتی ہے۔ علامات جو ورموں سے ماخوذ ہیں جس وقت حمی مادہ کی وجہ سے اورام مغابن یعنی بن ران اور ورم اطراف پیدا ہو اس میں ردارت زیادہ ہے بہ نسبت اس کے پہلے ورم پیدا ہو کر تپ بوجہ عفونت عارض ہوئی ہو اگرچہ برا یہ بھی ہے جو اورام بیخ گوش میں پیدا ہوں اور پختگی ان کی قیح اور ریم سے نہ ہو وہ بھی ردی ہوتے ہیں مگر یہ کہ بعد ظاہر ہونے ورم کے کوئی اور استفراغ مادہ کو دفع کر دے اور اگر یہ امور ہوں اور نہ پختہ ہو اور ان کے ظہور کے بعد استفراغ قوی پیدا نہ ہو پھر اورام کی ردارت یقینی ہے اور فقط اورام ہذا کی نضج سے بھی فریفتہ نہ ہونا چاہئے جس وقت ایسے اورام کا میلان خراج کی طرف معلوم ہو اور تمام اخلاط میں نضج نہ ہو کہ اس وقت فقط نضج ورم کا دلیل خوبی پر نہیں ہو سکتا جیسے اکثر یہی صورت واقع ہوتی ہے اور گمان انحطاط مرض کا ہوتا ہے اور بعد ازاں مریض کو ہلاکت عارض ہوتی ہے جو پھنسی اور ورم کہ نمودار ہو کر بیٹھ جائے وہ بھی ردی ہے مگر پھر دوبارہ برآمد ہو کہ وہ علامت بہتر ہے اور قوت طبیعت پر دلالت کرے گا اور پیشتر چونکہ بعض لوگ اس بات کے خوگر ہوتے ہیں کہ ورم خواہ

پھنسی ان کے برآمد ہونے میں ان کے واسطے کچھ ایسی خرابی اور ضرر متصور نہیں علامات جو پھوڑوں اور پھنسیوں وغیرہ سے ماخوذ ہیں اگر نخود سیاہ کی شکل اور حجم کی اورام حادہ میں برآمد ہوں بہت بد علامت ہے اور اگر یہی ثبور ٹھہر جائیں خواہ جوشش اور ثوران ان کے مادہ کا بوجہ کثرت کے ہو دوسرے روز مریض مرجائے گا بدن کے زخموں کا رنگ مائل بہ سبزی خواہ سیاہی خواہ آسمانی خواہ زردی مائل ہونا برا ہے مگر زردی سب میں کمتر اور سبک تر ہے بعض اطباء نے کہا ہے کہ اگر مریض کے زانوں پر کوئی شے مثل ملوئے سیاہ کے برآمد ہو اور اس کے گرد سرخی ہو بہت جلد مرجائے گا اور اگر بعد برآمد ہونے اس دانہ کے پچاس روز تک زندہ رہے گا اس کی موت کی علامت یہ ہے کہ عرق سرد بدن سے نکلے یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر دو اجین پر کسی ایک طرف گردن کی کوئی شے مثل تخم بید انجیر کے نکلے اور اس کے ساتھ تمام بدن میں حصف ابیض یعنی سفید دانے بوجہ غلبہ صفرا کے پڑ جائیں پس مریض کی خواہش گرم چیزوں کے کھانے کی پیدا ہوتی ہے اور بیسویں روز مرجاتا ہے زبان پر جو ثبور مہلک پیدا ہوتے ہیں ان کا ذکر تفصیلی امراض خاصہ میں ہو چکا ہے یہ بھی کہا ہے کہ اگر تپ میں کسی قسم کی کیون نہ ہو کل انگلیوں میں دونوں ہاتھ کے ورم سیاہ مثل دانہ مٹر کے ظاہر ہو اور اس ورم میں درد شدید پیدا ہو چوتھے روز مرجائے اور گرانی سر اور سبات بھی ایسے مریض کو عارض ہوتا ہے پھر باوجود ان امور کے اگر طبیعت نرم نہ ہو سرسام بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی اس ورم میں مواد معا میں اس قدر بستہ ہو جاتا ہے کہ شبیہ بعض احجار کے ہوتا ہے۔

علامات جو لرزہ لاحق ہونے سے ماخوذ ہیں لرزہ جو مکرر بار بار کسی تپ شدید میں آئے اور قوت ضعیف ہو مہلک ہے اور بحال ثبات قوت بھی پیہم لرزے کا آنا بشرطیکہ بوجہ لرزے کے تپ زائل نہ ہو اچھا نہیں اور سب سے بدتر وہ لرزہ ہے جو باوجود نہایت قوت اور پیہم آنے کے اس کے بعد استفراغ مفید واقع نہ ہو کہ بعد اس کے تپ میں سکون پیدا نہ ہو اور اگر استفراغ لرزہ میں باوجود ثبات قوت کے عارض نہ ہو دریافت

ہوگا کہ خلط متحرک ہے مگر غالب اس قدر ہے کہ طبیعت اس کی دفع سے عاجز ہے اور یہ علامت ردی ہے اور جو لرزہ کہ ایک ہی مرتبہ عارض ہوتا ہے اس کی نسبت قول فیصل اور حکم قوی یہ نہیں ہوسکتا کہ بوجہ ضعف زائد کے عارض ہوتا ہے خواہ کسی اور وجہ سے حکم استفراغ کا جو استفراغ نافع اور مفید ہو اسہال یا قے وغیرہ سے اس کی علامت یہ ہے کہ بعد نضج مادہ کے واقع ہو اور جس خلط کا نکالنا مناسب ہے اسی کو نکالے اور بسہولت واقع ہو اور اس کے بعد خفت پیدا ہو۔ خلط کے تمام وکمال نکل جانے کے بذریعہ استفراغ دوائی خواہ طبعی یہ شناخت ہے کہ وہ خلط مستفراغ ہو کر دوسرے خلط نکلنے شروع ہوں اور استفراغ ردی وہ ہے کہ ظہور استفراغ سے جرد اور خراطہ اور خون سیاہ یا خلط بدبو برآمد ہو خواہ محض خلط بدون اور فضول کے دفع ہو اور یہی حکم قے کا بھی ہے اگر استفراغ ہو کر کمی کرے واجب ہے کہ اس کے اخراج کی اعانت بذریعہ تدبیر کی جائے اگر افراط استفراغ میں ہو اور ہنوز نضج مادہ نہیں ہوا ہے اس کے فائدہ کا گمان نہیں ہوسکتا استفراغ ضعیف اور قلیل حرق سے ہو خواہ رعاف وغیرہ سے دلالت کرتا ہے کہ طبیعت دفع کی طرف متحرک ہوئی مگر قادر دفع پر نہ ہوسکی پھر اگر اس کے ہمراہ علامات بد ہوں دلالت موت پر کریں گے اور اگر علامات بد نہ ہوں طول عرض پر دلالت ہوگی احکام پسینے کے عرق کا برآمد ہونا اچھا بحران ہے امراض حادہ اور مزمنہ میں جو بلغمی ہوں اور اورام عادہ میں اور اورام احشاء میں بیان وجہ زیادتی عرق کا عرق کی افزائش یا بسبب کثرت اور رقت یا بسبب قوت اشتداد دافعہ کے اور استرخائے قوت ماسکہ کے ہوتی ہے یا بسبب اس کے کہ مجاری عرق وسیع ہو جائیں کسی سبب اتساع پیدا ہونے کی وجہ سے اور کمی عرق میں بوجہ حدوث اضداد ان امور کے ہوتی ہے۔ عرق کا یہ بھی دستور ہے کہ اگر پونچھا جائے خوب ادرار ہوتا ہے اور اگر بحال خود چھوڑ دیا جائے بند ہوتا ہے بیان ان اعضا کا جن میں عرق زیادہ برآمد ہوتا ہے اور جن میں کم جس عضو میں وہ مرض ہوتا ہے اسی میں عرق زیادہ نکلتا ہے اور جس عضو میں مادہ مرض نہیں ہوتا اس میں

عرق بھی کم بر آمد ہوتا ہے اور اسی طرح جس میں اس ضیق ہوں ان میں زیادہ نکلتا ہے اور جس پہلو مریض سوتا ہے اس جانب بھی طرف کو نکلتا ہے اس لئے کہ بوجہ اتصال زمین انضغاط اور تنگی مسام پیدا ہوتی ہے اور مجاری ادھر کے خشک ہوتے ہیں کہ رطوبت کی روانی ادھر نہیں ہوتی ہے اور نہ اس طرف سے پسینہ نکلتا ہے پیشتر پیچھے کی طرف جو اعضا ہیں جیسے پیٹھ وغیرہ انہیں میں عرق زیادہ بر آمد ہوتا ہے نسبت اعضائے اگلی جانب کے جیسے سینہ اور جانب اعالی یعنی سر و گردن کے زیادہ نکلتا ہے بہ نسبت اسافل جسم کے خصوصاً سر میں زیادہ پسینہ نکلتا ہے۔ بیان ان وقتوں کا جن میں عرق زیادہ بر آمد ہو یا کم نوم اور خواب میں بہ نسبت بیداری کے عرق زیادہ بر آمد ہوتا ہے اس لئے کہ تصرف حار غریزی کا رطوبات بدنی میں بوقت نوم کے زیادہ ہوتا ہے اور یہ بھی وجہ ہے کہ اذیت نفس کی نوم میں سخت ہوتی ہے اور یہ امر محرک مواد کا بطرف باطن کے ہے بقراط نے کہا ہے کہ عرق کثیر حالت نوم میں بدون وجود کسی ایسے سبب کے جو مستلزم بر آمد عرق کا ہو دلیل ہے کہ صاحب عرق نے غذا اس قدر کھائی ہے کہ اس کا تحمل بدن پر دشوار ہے اور مقدار عمل سے زیادہ پھر اگر غذا اس قدر نہ کھائی ہو اور عرق بروقت خواب کے بر آمد معلوم ہوگا کہ بدن اس شخص کا محتاج استفراغ کا ہے اور سبب ان کا یہ ہے کہ عرق کثیر باوجود صحت قوت کے بدون اس کے مادہ میں کثرت ہو اور وہ مادہ سزاوار دفع طبعی کے ہو نہیں نکلتا اور یہ کثرت یا سبب قریب سے ہوتی ہے جیسے امتلائے قریب العہد یعنی بعد کھانے کسی چیز کے فوراً جو امتلا اسی وقت پیدا ہو ایسی امتلا کو بھوک اور ریاضت دفع کر دیتی ہے اور پسینہ جو خود بخود محض بفعل طبیعت بر آمد ہو وہ بھی اس امتلا کو دفع کر دیتا ہے یا امتلا سبب بعید سے ہو یعنی فضول غذائی سے جمع ہوتے ہوتے موجب امتلائے ہوئے ہوں اور اس امتلا میں جب تک ایسا استفراغ جو بدن کو خوب پاک کر دے نہ کیا جائے کوئی اور تدبیر کافی نہیں ہوتی او پسینہ ایسے امتلا میں فقط رقیق اجزا فضول کو دفع کرتا ہے اور باوجود رقت کے وہ اجزا لطیف اور قلیل بھی

ہوتے ہیں اور جوشے فاسد ہوتی ہے اور اخراج میں اس کے دشواری وہ بذریعہ عرق
کے دفع نہیں ہوتی اور بعد اخراج عرق کے ایسی امتلاء میں طبیعت زیر بار خلط فاسد کی
ہوکر ضعیف ہو جاتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس قدر حرارت غریزی قوی ہوتی
ہے تحلل مواد کا مخفی ہوتا ہے اس لئے کہ نوبت اجتماع مواد کی نہیں پہنچتی ہے اور تھوڑا
تھوڑا مادہ جو پیدا ہوتا ہے ہر وقت متحلل ہوتا رہتا ہے پس بر وقت قوت حرارت غریزی
عرق بر آمد نہ ہوگا مگر اینکہ اور اسباب مخالف قوت کے جمع ہوں اس واسطے عرق کو
اعتدال طبیعت سے خارج کہتے ہیں کیونکہ بر آمد عرق کی یا بوجہ امتلاء کے ہوتی ہے یا
مسام میں زیادہ وسعت پیدا ہو یا قوت ہضم جید سے عاجز ہو خواہ حرکت شدید رطوبات
کو دقیق کردے۔ ذکر ان ایام کا جن میں عرق زیادہ یا کم بر آمد ہو اکثر امراض مادی
میں عرق تیسرے خواہ پانچویں روز بر آمد ہوتا ہے اور چوتھے دن یہ امراض کمتر بذریعہ
عرق کے بحران پاتے ہیں مگر شاذ و نادر اور بموجب تجربہ مجربین کے ستائیسویں خواہ
اکتیسویں یا چونتیسویں روز بہت کم عرق بر آمد ہوتا ہے وجوہ استدلال کے بذریعہ عرق
کے وجوہ استدلال عرق کے یہ ہیں کہ بذریعہ ملمس کے عرق کا گرم اور سرد ہونا
دریافت ہوتا ہے اور بذریعہ رنگ کے اس کا صاف اور زرد خواہ سبز ہونا معلوم ہوسکتا
ہے اور چکھنے سے اس کا شیریں اور تلخ خواہ ترش ہونا دریافت ہوتا ہے اور سونگھنے سے
یہ معلوم ہوتا ہے کہ بدبو ہے یا خوشبو وغیر ذلک اور قوام اس کا رقیق اور لزج ہونے پر
دلیل ہے اور مقدار اس کی کثرت اور قلیت پر آگاہ کرتی ہے اور محل عرق سے مثلاً پیش
اور پشت اس امر کو ظاہر کرتا ہے کہ پورا نکلے گا یا تھوڑا نکل کر موقوف ہو جائے گا اور جس
عضو سے زیادہ بر آمد ہو مرض اسی عضو میں ہے اور وقت بر آمد ہونے عرق کا دلالت
کرتا ہے کہ ابتدائے مرض ہے خواہ انتہا یا انحطاط اور انجام کار عرق کا اس بات پر دلیل
ہے کہ بعد پسینہ بر آمد ہونے کے مرض میں خفت ہوتی ہے یا نہیں بلکہ ایذا ہوتی ہے اور
لرزہ خواہ قشعریرہ وغیرہ پیدا ہوتا ہے علامات جو کیفیت عرق سے ماخوذ ہیں سرد پسینہ

بروقت حرارت حمی کے ہو بہت ردی ہے خصوصاً اگر سر اور گردن سے نکلے اور یہ عرق منذر بہ غشی ہوتا ہے اور اگرچہ عرق سرد نہ ہو وہ بھی منذر بہ غشی ہے پھر سرد عرق کو کیا پوچھنا وہ بدترین اقسام عرق ہے کہ موجودہ غشی پر دلیل ہے نہ اینکہ غشی آئندہ پر دلالت کرے پھر اگر تپ شدید ہو اور عرق سرد برآمد ہو موت قریب ہے اور عرق بارد بدون سقوط حرارت غریزی کے نہیں پیدا ہوتا اس لئے کہ جب حرارت غریزی ساقط ہو جاتی ہے رطوبات کی حفاظت نہیں کرسکتی بلکہ رطوبات کو چھوڑ دیتی ہے پس رطوبات کو متفرق کردیتی ہے اور حرارت غریبی کی وجہ سے ان رطوبات میں تخیر پیدا ہوتی ہے پھر جب حرارت غریبی بخارات سے جدا ہو جاتی ہے بخارات اپنی کیفیت اصلی پر آکر سرد ہو جاتے ہیں عرق جو رک رک کر نکلے ردی ہے اور عرق کثیر طول مرض پر دلالت کرتا ہے بوجہ کثرت مادہ کے اور ایسے مریض کو فصد اور اسہال بوجہ ضعف کے مفید نہیں ہے بلکہ حقنہ نرم البتہ مفید ہے بعد برآمد ہونے عرق کے اگر خفت مرض میں نہ ہو علامت جید نہیں ہے پھر اگر بعد خروج عرق کے مرض کی اذیت زیادہ ہو پس علامت ردی ہے اگرچہ تمام بدن میں عرق برآمد ہو۔ عرق شائع جو منتشر ہو تمام بدن میں اگر ابتدائے مرض میں برآمد ہو ردی ہے کثرت مادہ پر دلالت کرتا ہے مگر اینکہ سبب عرق کا رطوبت ہوا کی ہے جو بارش کثیر میں ہوتی ہے اس وقت عرق میں باوجود ردارت کے اس کی ردارت بہ نسبت اس عرق کی رداءت کے جو حرارت قوی اور کثرت اخلاط سے پیدا ہو بہت کم ہے اکثر ابتدا عرق کی ہو کر بعد ازاں تپ پیدا ہوتی ہے اور تپ میں طول ہوتا ہے اگر بوجہ عرق کے پھریری عارض ہو بہتر نہیں بلکہ ردی ہے اس واسطے کہ اقشعر ارکو دلالت انتشار خلط ردی پر ہوتی ہے جو موذی ہو بدن میں اور عرق کا برآمد ہونا اس بات پر دلیل ہوتا ہے کہ بوجہ عرق کے تنقیہ بدن کا مادہ موذی سے ہوا بلکہ اخلاط ردی سے جس قدر ایسی شے تھی کہ اس کی حدت ٹوٹ گئی تھی بوجہ ملنے رطوبت کے وہ شے نکل گئی اور اس کا تحلل بذریعہ عرق کے ہو گیا اور یہ عرق یا قشعریرہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ مادہ

کثیر یہ ایسا نہیں ہے کہ محض استفراغ عرق سے اس کا تحلل ہو جائے جس وقت قوت اور نبض میں ضعف پیدا ہو اور پیشانی پر تھوڑا سا عرق برآمد ہو یہ علامت زبوں ہے پھر اگر نبض ساقط ہو جائے موت واقع ہو گی۔ عرق بہتر جس کے ذریعہ سے بحران تام اور جید واقع ہوتا ہے وہی عرق ہے جو بروز بحران واقع ہو اور تمام بدن میں برآمد ہو اور بہت سا نکلے اور بعد برآمد ہونے کے مریض کو خفت معلوم ہو اور اس کے قریب جودت اور خوبی میں وہ عرق ہے کہ اگرچہ تمام بدن میں برآمد ہو اور بہت سا نکلے اور بعد برآمد ہونے کے مریض کو خفت معلوم ہو اور اس کے قریب جودت اور خوبی میں وہ عرق ہے کہ اگرچہ تمام بدن میں برآمد نہ ہو مگر اس کے ہونے سے خفت مریض کو پیدا ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ عرق کی حرارت اور برودت کی کیفیت اور اس کے رنگ اور بو اور ذائقہ اور مقدار کثرت اور قلت اور زمانہ خروج کی ابتداء ہے یا انتہا اور یا انحطاط ہے اور جو چیز ہمراہ عرق کے تپ وغیرہ سے ہو اس کی قوت اور ضعف اور جو کیفیت بعد برآمد ہونے عرق کے خفت اور ثقل سے ہو ان سب امور کا لحاظ کرنا ضرور ہے اور انہیں امور پر مدار حکم کا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو شخص مرض سے نقیہ ہوتا ہے اس کے بدن سے عرق بکثرت نکلتا ہے بجہت بقایائے مواد کے اور اگر فصد خفیف اس کی کی جائے کچھ قباحت نہیں علامات جو نبض کی جہت سے ماخوذ ہیں نبض مطرقی اور نملی اور منشاری جو شدید ہو منشار بت میں خواہ جس نبض کی موجیت زیادہ ہو ردی ہے۔ اور غزالی بروقت ضعف کے ردی ہے خلاف نبض کا جس میں انقطاع شدید ہو اور حرکات ضعیف ہو کر تدارک اس ضعف کا ایک نبض واحد سے جو نہایت قوی ہو اس طرح پر ہو کہ یہ نبض قوی متصل اور نبضہ قوی سے نہ ہو بلکہ اوقات بعید میں یہ تدارک پیدا ہو ایسا اختلاف بد ہے اور ردی ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر بائیں طرف کی نبض متواتر ہو اور داہنی متفاوت اور معہذا ضعف بھی ہو دلیل ردی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر آدمیوں کی نبض طبعی مختلف ردی ہوتی ہے حالانکہ وہ مریض نہیں ہوتے لہذا اس کی شناخت بھی

واجب ہے ورنہ خلط واقع ہوگا۔

احکام نکسیر پھوٹنے کے سرسام دموی خواہ صفراوی اور ورم جگر جس میں حرارت غالب ہو اور اورام جو زیر شراسیف واقع ہوں ان سب کا بحران تام بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے سرسام کے رعاف میں کسی نتھنے کی تخصیص کی ضرورت نہیں ہے ہاں اور جو ورم ہے اس میں رعاف اسی نتھنے سے ہوتا ہے جو عضو متورم کے سیدھ میں اور قریب پڑے اور حمیات محرقہ میں بھی بحران کو بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے مگر کسی نتھنے کی تخصیص نہیں ہے اور ذات الریہ کا بحران رعاف سے نہیں ہوتا اور ذات الجنب کا بحران متوسط ہے کہ بذریعہ رعاف اور نفث کے بھی ہوتا ہے اور غب لازم کا بحران بھی کبھی رعاف سے ہوتا ہے اس لئے رعاف نافع اس میں وہی ہے جو ایام افراد یعنی طاق ایام میں مثل پانچ سات نو وغیرہ کے ہو اور کمتر چوتھے روز واقع ہوتا ہے مگر تیسرے اور پانچویں اور ساتویں روز بیشک ہوتا ہے اگر بذریعہ رعاف کے امید بہبودی کی ہو اور یہ بھی دریافت ہو جائے کہ رعاف شدید نہ ہوگا بلکہ ضعیف اور خفیف ہونے والا ہے بموجب تعلیم بقراط کے اعانت رعاف کی کرنی چاہئے۔

اس طرح کہ آب گرم سر پر ڈالیں اور تکمید کریں جیسے اگر دریافت ہو کہ رعاف مفرط ہے آب سرد کے ذریعہ سے روکنا مناسب ہے خواہ محجمہ شراسیف پر اس طرف جس نتھنے سے رعاف ہو رہا ہے لگائیں گے تاکہ امالہ قریب حاصل ہو عمدہ رعاف وہی ہے جو بطرف جانب ماؤف کے واقع ہو اور جانب مخالف کا رعاف اس قدر اچھا نہیں ہے مناسب اور لائق تر اورام واسطے رعاف کے وہ ہیں کہ جو ناف سے اوپر ہوں خواہ سینہ اور سر کے قریب ہوں ورم بلغمی اور جو ورم صلب اور سخت کہ قریب تحجر کے پہنچا ہو اور بہت دنوں کا ہو گیا ہو اس میں امید ریم پڑنے اور پھٹ جانے کی ہوتی ہے اور بحران بذریعہ رعاف اس کا نہیں ہوتا نہ اور کسی قسم کا بحران۔ ایضاً جو ورم بارد کہ دماغ میں ہو اور ذات الریہ میں بحران بذریعہ رعاف کے نہیں ہوتا دلائل جو رعاف سے ماخوذ ہیں

رعاف قلیل برا ہے اور اکثر رومی رعاف وہی ہے جس میں خون سیاہ برآمد ہو اور خون سرخ کا رعاف کمتر ردی ہوتا ہے خصوصا جب سرخی میں چمک ہو جو رعاف چودھویں روز واقع ہو دلالت دشواری بحران پر کرے گا بحران جید بذریعہ رعاف کے وہی ہے جو طاق دنوں میں واقع ہو دلائل جو چھینک سے ماخوذ ہیں چھنک اگر زمانہ منتھی میں آئے بہتر ہے اور اوائل مرض میں چھینک دلالت زکام کی ہے یا کسی خلط الذاع پر احکام براز کے کتاب اول یعنی فن کلیات میں گفتار عام بہ نسبت براز کے باختصار ہو چکی ہے اور اب کلام طولانی جیسا مناسب بحال امراض حادہ ہے بسبب براز کے کرنا ضرور ہے اور یہ بھی جاننا ضرور ہیکہ جس مریض کے بدن سے عرق کثیر برآمد ہوتا ہے اس کا بحران تام بذریعہ اسہال کے نہیں ہوتا علامات ماخوذہ براز سے اختلاف الوان براز بوجہ نکلنے ایسے فضول کے جن کے رنگ مختلف ہوں وہ وقت بہتر ہے اول تو جب اسہال بحرانی ہو اور بعد نضج کے براز بحران جید واقع ہو اور اس میں علامات محمود بھی پائی جائیں۔ دوسرے بعد پینے ایسی دوا کے جو مسہل اخلاط مختلف کی ہے اگر براز کا رنگ مختلف ہو وہ بھی اچھا ہے اور دونوں صورتوں میں اختلاف لون براز سے بدن کے صاف ہونے اور تنقیہ پر دلالت ہوئی اور امید کی جاتی ہے سوائے دونوں وقت کے اور سب اوقات میں اختلاف لون براز احتراق اور ذوبان اور کثرت اخلاط فاسدہ پر دلالت کرتا ہے براز متعفن جو مشابہ براز لڑکوں کے اور بصورت اس براز کے ہو جو بوقت دلالت خواہ قبل کھانے غذا کے لڑکے اپنے فضول برازی دفع کرتے ہیں الغرض ایسا براز ردی ہے۔ زرد براز جس پر سفرادیت غالب ہو اول مرض میں دلالت غلبہ صفرا پر کرتا ہے اور غیر جید ہے اور آخر میں جب زمانہ انحطاط کا ہو ایسا براز دلالت کرتا ہے کہ بدن کا تنقیہ ہو رہا ہے اور یہ دلیل جید ہے کہ براز مراری بکثرت نکل جائے اور مرض میں خفت حاصل نہ ہو علامت ردی ہے اسہال کثیر بعد علامت ردی کے اور بعد نقوط قوت کے بشرطیکہ اس سے خفت مرض میں پیدا نہ ہو دلیل موت کی ہے اگرچہ حمی

مقلعہ بھی ہو یعنی ایسے براز کی ردارءت مخصوص حمی لازمہ سے نہیں ہے جس براز پر چکناہٹ پیدا ہو اور کسی چرب چیز کا استعمال نہ ہوا ہو ذوبان اور اعضائے اصلی کے پگھلنے پر دلیل ہوتا ہے اور یہ دلیل ردی ہے مگر مہلک نہیں ہے اس لئے کہ دمویت کبھی پگھلنے سے بھی براز میں پیدا ہوتی ہے اور جس وقت براز میں کوئی شے مثل صدید یعنی پیپ کے ظاہر ہو اور زردی پراگندہ ہو جائے اور بدبو غالب ہو اور یہ سب امور حمیات حادہ میں ہوتے ہیں ایسا براز مہلک ہے جس اسہال کے براز میں گرد براز کے ایک شے رقیق بیٹھ جائے۔ دریافت کرنا چاہئے کہ یہ صدید جگر کا ہے اور اس کا خاصا ہے کہ لذع اس میں ہوتا ہے اور براز بہت جلد برآمد ہوتا ہے اور کبھی تنہا بھی صدید بدون آمیزش براز کے ہوتا ہے اور یہ صدید بہرحال ردی ہوتا ہے جس وقت براز میں چھلکے ترمس کے ایسے برآمد ہوں جمیع امراض میں ایسا براز مہلک ہوتا ہے بیان احکام جو قے سے متعلق ہیں قے کا بیان بھی کتاب اول یعنی فن کلیات میں ہو چکا مگر اس مقام پر بھی بعض احکام قے کے جو بیان ہو چکے خواہ احکام جدید کا ذکر ضرور ہے بشرطیکہ وہ مناسب اس مقام کے ہوں تو قے فائدہ مندوہی ہے جو مرکب خلط بلغم اور صفرا سے ہو بشرطیکہ دونوں میں خوب آمیزش ہو اور بہت غلیظ القوام نہ ہو اور جس قدر قے صرف یعنی ایک ہی خلط کی ہو اسی قدر زبون ہے اس لئے کہ محض صفراوی شدت حرارت پر دلالت کرتی ہے اور محض بلغمی شدت برودت پر علامات جو قے سے ماخوذ ہیں جس کا رنگ مخالف عادی قے کے رنگ کے مثلاً رنگ قے کا سفید پانی ہو خواہ زرد ہو ایسی قے ردی ہے اور خلاف رنگ قے عادی کی یہ رنگ ہیں جیسے سبز خواہ کراثی خصوصاً اگر متعفن یعنی بدبو ہو خواہ چقندر کا رنگ ہو خواہ احمر قانی ہو خواہ تیرہ رنگ ہو اور سب سے بدتر قے زنگاری اور سیاہ بالخصوص اگر قے کے ہمراہ مریض کے بدن میں تشنج پیدا ہو فوراً قتل کرتی ہے مگر اینکہ قوت مریض کی قوی ہو کہ دو دن تک بقائے حیات کی امید ہو سکتی ہے لیکن طبیب کو لحاظ اس کا ضرور ہے کہ رنگ قے کا کسی شے ماکول کی وجہ سے

سبز خواہ سیاہ نہ ہوا ہو اگر ایک مرتبہ قے کرنے میں یہ سب الوان مختلف بر آمد ہوں وہ قے نہایت ردی ہے بد بو قے ہر طرح کی ردی ہے اور خالص ایک خلط کی قے بھی ردی ہے جیسا اوپر مذکور ہوا بیان احکام کا جو بول سے متعلق ہیں ہم نے بہت سے احکام کلی بول کے فن اول کتاب اول میں جہاں بیان اعراض کا ہے بیان کر دیئے ہیں اور اب اس مقام پر بعض احکام مذکورہ بالا اور علاوہ ان کے اور بھی احکام بول جو مناسب اس مقام کے ہیں مذکور ہوتے ہیں پہلے ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر بول میں علامات نضج کے پائے جائیں خواہ نضج قوی کے علامات مفقود ہوں فوراً ہلاکت مریض کا حکم کرنا ضروری نہیں ہے اس لئے کہ اکثر ایسی صورت میں مریض کو خلاص کسی اور استفراغ کے ذریعہ سے جو بوجہ قوت کے واقع ہو ہو جاتا ہے کہ اس استفراغ سے اخلاط پختہ اور خام سب نکل جاتے ہیں اور کبھی تحلل خلط مرض کا اگر مہلت زیادہ ملے بھی ہو جاتا ہے اور کبھی بحران بذریعہ خراج کے واقع ہوتا ہے خصوصاً اگر اس خلط میں رداءت شدید نہ ہو مگر بایں ہمہ ظاہر نہ ہونا نضج کا بول میں اکثر علامت ردی ہے اور دلالت کرتا ہے قوت پر مرض کے اور کمتر دلالت اس کی یہ ہے کہ مرض میں طول ضرور ہوگا اسی طرح جو بول برنگ صحیح آدمی کے حالت مرض میں باقی رہے اور چار دن زمانہ از ابتدا تا انحطاط اسی حالت میں گزر جائیں جو بول زمانہ تزید مرض میں متغیر ہو جائے اور تغیر اس کا روز بروز بڑھتا ہو وہ نہایت اسلم ہے کبھی بول امراض وبائی میں جودت اور قوام اور لون اور رسوب میں طبعی ہوتا ہے اور مریض قریب بہلاکت پہنچ جاتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر اوقات بیمار کے بول ردی ہوتے ہیں قوام اور لون اور رسوب میں ونیز دیگر علامات ردارت بول سے ظاہر ہوتے ہیں مگر سبب اس خرابی کا دفع بحرانی ہوتا ہے خصوصاً امراض حادہ میں جو بسبب جگر اور نواحی بول کے پیدا ہوں علامات جو بول کی قلت اور کثرت پر مبنی ہیں جو شخص ایک مرتبہ تھوڑا پیشاب کرے اور دوسری بار بہت اور ایک مرتبہ حبس بول اسے عارض ہو یہ علامت بد ہے اور حمیات حادہ

میں اس علامت کو دلالت ہوتی ہے کہ طبیعت کو ساتھ مرض کے مجاہدہ شدید واقع ہے کہ کبھی مرض غالب ہوتا ہے اور فضول محتبس ہو جاتے ہیں اور کبھی طبیعت غالب ہو کر اخراج فضول بذریعہ بول کے کر دیتی ہے اسی طرح یہ کیفیت بول کی قلت اور کثرت میں غلاظت مادہ پر دلیل ہے اور یہ کہ مادہ بدشواری نضج کو قبول کرے گا پس اگر حمیات حادہ نہ ہوں بلکہ خفیف حمیات ہوں ایسی کیفیت بول کی منذر بطول مرض ہوتی ہے علامات جو بول کے رقیق ہونے سے ماخوذ ہیں۔ رقت بول کی کبھی مثل مرض ذیابیطس کے ہوتی ہے اور اس وقت پیاس ہر وقت معلوم ہوا کرتی ہے اور لحظہ بلحظہ پیشاب ہوا کرتا ہے اور بآسانی دفع ہوتا ہے اور رقت بول کی بوجہ خامی اور وقوع سدہ کے ہوتی ہے جو خروج مادہ کو مانع ہے اور کبھی بوجہ ضعف قوت مغیرہ کے اور ایسے وقت میں خروج بول کا سہولت نہیں ہوتا اور رقت میں خرابی بہ نسبت ذیابیطس کے کم ہے اگر بول رقیق امراض حادہ میں چند روز پے در پے آئے اختلاط عقل کا خوف ہو گا پھر اگر بعد عروض اختلاط کے بھی رقت بول یکساں رہے موت سریع پر دلالت کرے گا اس لئے کہ مواد حملہ آور دماغ پر ہوتے ہیں بس اپنے افعال سے معطل ہو جاتا ہے اگر بول میں غلاظت پیدا ہو مگر مرض میں خفت عارض نہ ہو اکثر یہ غلظ بوجہ پگھلنے اعضا کے ہو گا اگر بول سفید مائی بکثرت خارج ہو زمانہ ترجی یعنی زمانہ صعود کلی میں نہ صعود نوبت واحد میں تو یہ رنگ اور کثرت بول اورام اعضائے زیریں پر دلالت کرے گا قوام بول میں بحث فضول آئندہ میں کی جاتی ہے اور جداگانہ اس کا بیان ہو گا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ رقت قوام بول شاید بول سیاہ و سرخ کے ہمراہ جمع نہیں ہوتی اگر کسی مقام پر ایسا اتفاق ہو دو صورت سے خالی نہ ہو گا یا کوئی شے مطعوم و مشروب سبب اس رنگ کی ہے خواہ جو خلط کہ اس کا رنگ بول میں ہے اس قدر قوی ہے کہ باوجود قلت مقدار کے منصبغ ہے اس لئے کہ اگر اس کے مقدار میں کثرت ہوتی بول میں غلظ بھی پیدا ہوتا علامات جو بول غلیظ القوام و کدر ہونے سے ماخوذ ہیں جس وقت بول رقیق حمی لازمہ

میں غلیظ ہو جائے اور علامات جید موجود ہوں بحران مرض کا بذریعہ عرق ہو گا اور علامات جید نہ ہوں اور تپ میں احتراق شدید ہو دلیل مشتعل ہونے حرارت کی قلب یا کبد میں ہے بول غلیظ کا صاف ہو جانا قبل بحران کے علامت جید نہیں ہے اس لئے کہ یہ امر حبس مادہ پر دلیل ہے نیز اس بات پر کہ طبیعت دافع مادہ مذکور سے عاجز ہے بول غلیظ یا کدورت جس میں کوئی شے تہ نشین نہ ہو اور اس میں قوام کی صفائی کسی طرح پر نہ ہو جوشش اخلاط پر بوجہ شدت حرارت غریب کے اور ضعف حرارت غریزی پر دلیل ہوتا ہے یعنی حرارت غریزی بوجہ ضعف کے نضج مادہ کا نہیں کر سکتی اور یہ علامت ردی ہے بول غلیظ سے خصوصاً بروز چہارم کیونکہ چوتھا دن بحران کے لئے سب سے زیادہ قریب کا دن ہے اور ان حمیات کا مادہ بھی قریب ہی کے بحرانوں میں دفع ہو جاتا ہے۔ پیشتر بحران حمیات عیائی وغیرہ کا ہوتا ہے خصوصاً اگر ہمراہ اس بول کے رعاف بھی ہو علامات جو بول کے رنگ سے ماخوذ ہیں بول سفید حمی حادہ میں میلان مادہ کو مخالف جہت عروق اور آلات بول میں دلالت کرتا ہے پس اکثر یہ مادہ بطرف دماغ کے متوجہ ہوتا ہے اس وقت دردسر اور سرسام پیدا ہوتا ہے اور اکثر بطرف احشاء کے رجوع کرتا ہے اس وقت ورم احشا پر دلیل ہوتا ہے پھر اگر علامت سلامت کی موجود ہو کمتر اس کا اخراج بذریعہ قے پر دلیل ہو گا اور اکثر اخراج اس کا بذریعہ اسہال کے ہوتا ہے خصوصاً اگر علامت قے کی نہ ہو اور اس وقت سحج اور خراش امعاء اس سے واقع ہو گا پھر اگر بول سفید اور رقیق ہو اور حمی حادہ ہو بعد اس کے کدورت اور غلاظت پیدا ہو مگر سفیدی رنگ کی باقی رہے تشنج اور موت پر دلیل ہے علامات جو ماخوذ ہیں بروقت سیاہ ہونے بول کے حمیات میں ہر وقت بول سیاہ سے امراض حادہ میں حکم ہلاکت مریض کا صحیح نہیں ہے اگر بول سیاہ بذات خود علامت ردی ہے اور اگر چہ ہمراہ بول سیاہ کے دیگر علامات ردی بھی موجود ہوں مگر قوت قوی ہو اور استفراغ اخلاط مختلف پر قادر ہو کہ ہر جس کے مادہ کو مستفرغ کر سکے اور اس بول کے بعد خفت اور استراحت عارض جیسے وہ

عورات جو استفراغ طمث خواہ حیض کے ساتھ اخلاط ردی کا بھی استفراغ کرتی ہیں اس لئے بول سیاہ عورات میں اسلم ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بول سیاہ جس قدر مقدار میں کم ہو اسی قدر برا ہے کہ دلالت فنائے رطوبت پر کرتا ہے ایضاً جس قدر بول سیاہ امراض میں غلیظ ہو برا ہے اگر بول سیاہ مائل برقت اور لطافت ہو اور اس میں ثفل متعلق ہو یعنی وسط میں ٹھہرا رہے اور بو اس کی تیز ہو اور ظہور ان علامات کا بول میں امراض حادہ کے ہو درد سر اور اختلاط عقل کی خبر دے گا عمدہ احوال ایسے بول سیاہ کا یہ ہے کہ رعاف خون سیاہ پر دلالت کرتا ہے اس لئے کہ مادہ تیز اور غالب ہے اور بیشتر اس بول کے ہمراہ عرق بھی بوجہ حرارت کے برآمد ہوتا ہے بشرطیکہ حرارت نہ بہت کم ہو اور نہ بافراط ہو بطرف عضل اور مسام کے دفع ہو اور عرق سے پہلے تقشعریرہ پیدا ہوتا ہے اگر اس بول سیاہ کے ہمراہ جس میں کوئی شے گول اور مدور ہے عدم رائحہ یعنی مطلق کسی قسم کی بو نہ ہو اور تمدد جنبین میں اور ورم شراسیف کے نیچے اور عرق بارد موت مریض پر دلیل ہے اور اس طرح کا تمدد شراسیف میں تشنج پر اور اس طرح کا عرق ضعف قوت پر دلیل ہوتا ہے بول رقیق بائی جو مائل بسوداء ہو بوجہ رقت کے طول مرض پر اور بوجہ سوداء کے رداءت پر دلالت کرتا ہے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ بول سیاہ اور لطیف جس شخص کے برآمد ہو اور اسے خواہش طعام کی ہو وہ فوراً مر جائے گا بول سیاہ رقیق جس وقت مستحیل باشقر ہو جائے اور غلاظت بھی نمودار ہو اور با این ہمہ راحت مریض کو پیدا ہو جگر کے مرض پر دلالت کرے گا خصوصاً یرقان پر اس لئے کہ یہ تغیر اور استحالہ جو رقت سے بطرف غلظ کے اور سوداء سے بطرف شقرت کے ہوا ہے نقصان حرارت اور وقوع ہضم پر دلیل ہے اور نقصان حرارت اور درستی ہضم کے ہمراہ خواہ ان کے بعد خفت اعراض کی واجب ہے اور یہاں مفروض ہے کہ خفت نہیں ہوتی اس لئے کوئی مادہ جگر میں ضرور ایسا جائے گیر ہوا ہے کہ ان کا تنقیہ نہیں ہو سکتا اور بوجہ اس کے سدہ واقع ہوئے ہیں بلکہ اگر یہ مادہ باحدت ہو بہت جلد دیکھتے ہی دیکھتے ورم پیدا کرے گا وہ

بول سیاہ جو حمیات حادہ میں تھوڑا تھوڑا زمانہ طویل میں خارج ہو اور اس کے ہمراہ درد سر درد گردن بھی موجود ہو زوال عقل پر رفتہ رفتہ دلیل ہے مگر عورات میں یہ بول بہ نسبت مردوں کے اسلم ہوتا ہے علامات ماخوذہ حمرت بول سے امراض حادہ ہیں جس وقت بول سرخ میں رقت ہو اور دیگر علامات اچھے اس کے ساتھ پائے جائیں بحران کے جلد واقع ہونے پر دلالت کرتا ہے اور علامات ردی ہوں تو سرعت موت پر دلیل ہے مگر ہر حال میں التہاب شدید پر دلالت اس کی ضرور ہے رقت بول مع سرخی کے امراض حادہ میں دردسر واختلاط عقل پر دلیل ہے بول سرخ غلیظ امراض حادہ میں اگر تھوڑا تھوڑا اور متواتر تا بوئے بدبر آمد ہو خطرناک ہے اس لئے کہ ایسا بول حرارت شدید اور اضطراب پر و نیز عجز طبیعت پر دلیل ہے لیکن اگر بکثرت بر آمد ہو اور ثفل زیادہ ہو دلالت کرے گا کہ مادہ مرض کو طبیعت نے متفرق کردیا خصوصاً حمیات مخلطہ ہیں محض خون کا پیشاب امراض حادہ میں قاتل ہے اس واسطے کہ امتلائے شدید خون پر دلالت کرتا ہے کہ جس میں تیزی اور غلیاں ہے اور ایسے ہی بول سے خوف اس اختناق کا ہوتا ہے جو بسبب امتلائے تجاویف قلب کے پیدا ہوتا ہے اگر یہ خون بطرف قلب کے متوجہ ہو اور سکتہ کا خوف ہوتا ہے اگر اس کا میلان بطرف دماغ کے ہو جو بول نہایت سرخ نہ ہو اور حمیات اعیائی ہوں اس میں اگر غلظ پیدا ہو جائے بعد اس کے ثفل بکثرت ایسا ظاہر ہو جو تہ نشین نہ ہو سکے اور دردسر بھی موجود ہو طول مرض پر دال ہوگا اس لئے کہ مادہ عاصی ہے قبول نضج نہیں کرتا اسی جہت سے ابتدا میں غلیظ نہ تھا اور جب غلیظ ہوا اور رسوب بسرعت پیدا نہ ہوا اس کا بحران بذریعہ عرق کے ہوگا اس لئے کہ مادہ بطرف عروق کے مائل ہے اور یہی بول مشابہ بول یرقانی کے ہوتا ہے فرق اس میں اور بول یرقانی میں یہ ہے کہ یہ بول کپڑے کو رنگین نہیں کرتا خلاصہ یہ ہے کہ بول سرخ جس کا ثفل بھی سرخ ہو نیم خام اور خامی پر دلالت کرتا ہے اور طول مرض پر بھی دلیل ہوتا ہے خصوصاً سرخی جس وقت شدید نہ ہو اور مائل بہ کدورت ہو بول اشقر حمی حادہ میں

جس وقت مائل بسیاہی یا سفیدی ہو جائے ردی ہے اس لئے کہ سفید ہونا اشقر کا سر کی طرف صعود مادہ پر دلالت کرتا ہے اور سیاہ ہونا اس کا تیزی کیفیت مرض پر علامات جو رسوب سے ماخوذ ہیں جو رسوب کہ اس کا قوام اور رنگ ایسا مختلف ہو جو کثرت اخلاط مختلفہ پر دلالت کرے ردی ہے اور نہایت ردی وہ رسوب ہے جس کے اجزا چھوٹے چھوٹے ہوں کہ یہ رسوب اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ طبیعت دفع مادہ پر حسب قادر ہوئی کہ اجزاء چھوٹے ہوئے ملاست یعنی علکنا ہونا رسوب کا اکثر خوبی حال پر دلالت کرتی ہے نسبت بیاض کے پس اکثر جس کے بول میں ثقل چکنا ہو زندہ رہتا ہے اور جس کا ثقل سفید ہو مر جاتا ہے بشرطیکہ ثقل ابیض مختلف ہو اور اجزا اس کے پراگندہ ہوں اس لئے کہ قوام کی درستی سے قابلیت دفع ہونے کی زیادہ پیدا ہوتی ہے بہ نسبت درستی رنگ کے ایضاً ملاست ثقل دلالت کرتی ہے کہ اخلاط مرض سے زیادہ متاثر نہیں ہو جیسے کہ رسوب جید کے اجزا چھوٹے چھوٹے ہو جائیں دلالت کریں گے کہ طبیعت نے اپنا فعل رسوب میں زیادہ کیا اور مرض نے اس میں کچھ فعل نہیں کیا رسوب جو بطور کف اور پھین کے ہو کہ اس کی سفیدی میں اجزائے ہوائی کی آمیزش زیادہ ہو بہت ردی ہے اور خارج حد طبیعت سے ہے رسوب خام بھی ردی ہے جس رسوب کی فوقانی جانب باریک اور متحرک ہو افضل ہے اس رسوب سے جس کی اوپر کی جانب مسطح اور بستہ ہو اور اسی رسوب متحرک کو زیادہ دلالت اس بات پر ہے کہ مرض کا منتہی قریب ہے اور مرض حاد ہے جس رسوب سے پہلے رقت بول نہ ہو اور ثقل مفقود نہ ہو بلکہ وہ ابتدا سے موجود ہو دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ خلط میں کثرت ہے مگر اس پر دلالت نہیں ہے کہ خلط میں نضج بھی ہے بلکہ نضج اس وقت دریافت ہوتا ہے کہ رسوب بعد زمانہ نضج کے آئے اور ابتدا میں اول رقیق ہو اور پہلے رسوب کم ہوتا ہو اور بعد نضج کے زیادہ ہوا ہو اور جب تک یہ باتیں نہ ہو دلالت یہی ہو گی کہ مادہ غلیظ اور ثقیل بکثرت ہے اور مرض بھی ثقیل ہے اسی طرح رنگ میں زیادتی بدون رسوب کے خیریت اور نضج پر

دلالت نہیں کرتی اور کبھی زیادتی رنگ کی بجہت الم اور شدت حرارت اور گرسنگی کے پیدا ہوتی ہے اس لئے کہ بھوک میں رنگ بول کا بڑھ جاتا ہے اور ثقل کم ہو جاتا ہے رسوب سرخ کثرت خون اور نضج کی تاخیر پر دلالت کرتا ہے اور ہمراہ رسوب سرخ کے حمیات محرقہ میں کرب اور غم بھی پایا جاتا ہے اگر رسوب سرخ چالیس دن برابر پایا جائے مرض میں طول ہوگا اور بحران کی امید ساٹھ دن تک نہ ہوگی ایضاً رسوب سرخ جو متعلق ہو اور اس کو میلان اوپر کی جانب ہو جس وقت لطیف بول میں پایا جائے امراض حادہ میں اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہے پھر اگر ایسا رسوب ہمیشہ رہے خوف ہلاکت کا ہے اور اگر قوام بول کا غلیظ ہونا شروع ہو اور رسوب متعلق بیٹھنے لگے اور سفید ہوتا جائے سلامت مریض پر دلیل ہوگا جو رسوب بشکل پارۂ گوشت کے حمیات حادہ میں بدون دلائل نضج کے پیدا ہو اس بات پر دلیل ہے کہ اعضا سے کٹ کر گرتا ہے اور گردہ سے نہیں۔ اور اگر اس وقت نضج موجود ہو اور تپ ایسی نہ ہو جو اعضا کو پگھلا دے حالات گردہ پر جیسا امراض گردہ میں بیان ہوا دلالت کرے گا جو رسوب مشابہ مچھلی کے چھلکوں کے سفید اور سخت ہو اور علامت نضج کی نہ ہو اور حمی مادہ ہو دریافت کرنا چاہئے کہ تپ نے پٹھے اور ہڈی اور رگوں کو چھیلا ہے اگر یہ باتیں نہ ہوں تو یہ چھلکے مثانہ کے جاننا چاہئے رسوب نخالی یعنی بشکل بھوسی کے بھی مثانہ کے چھلنے پر دلالت کرتا ہے اور اس بات پر کہ تپ اندر اور عمق بدن سے نکلتی ہے اور فرق درمیان اس رسوب کے جو شبیہ پوست ماہی کی ہو اور درمیان رسوب نخالی کے یہ ہے کہ نخالی میں باوجود علامات الم مثانہ کے نضج بول اور غلاظت قوام بھی ہوتی ہے علامات جن کا اعتبار چند احوال کے اجتماع سے بسبب چند دلائل کے لون اور قوام وغیرہ سے ہوتا ہے اول ان علامات کا چکنے بول سے مذکور ہوتا ہے بول دہنی وہ بول جس کا رنگ اور قوام مشابہ تیل کے ہو اور یہ بول اگرچہ ردی ہے لیکن جس وقت اور دلائل سلامت پر دلیل کریں اس بول سے کچھ اندیشہ نہیں ہاں اگر رسوب زیتی ہو تو نہایت ردی ہے خلاصہ یہ ہے کہ رسوب خالص زیتی ردی ہے اور

وہ ایسا ہوتا ہے کہ تیل کے رنگ میں زردی اور سرخی ملی ہوئی نظر آئے جس وقت زیتی
بعد بول سیاہ کے پیدا ہو دلیل خوبی کی ہے جیسا حکیم روفس نے دیکھا ہے زیتی میں
سب سے بدتر یہ ہے کہ ابتدائے مرض میں ہو اور جس وقت دلائل رداءت کے موجود
ہوں اور چوتھے دن بول زیتی پیدا ہو مریض کے چھٹے روز مر جانے کی خبر دیتا ہے اور
بدون علامات ردی کے ساتویں روز جو بول دفعتہً علامات محمود سے متغیر ہو علامات ردی
کی طرف امراض حادہ میں موت پر دلیل ہے اس لئے کہ یہ بول سقوط قوت پر دلیل
ہوتا ہے جو دفعتہً بوجہ صعوبت اعراض کے پیدا ہو بول دھنی بیشتر اختلاط عقل پر دلیل
ہوتا ہے اس لئے کہ یہ بول بوجہ خشکی کے پیدا ہوتا ہے جس بول میں خون کے خشک
ٹکڑے حمی حادہ میں برآمد ہوں اگر اس کے ہمراہ خشکی پیدا ہو علامت ردی ہے پھر اگر
سیاہی بھی اس کے ساتھ ہو بہت ردی ہے خون کا پیشاب حمی حادہ میں بدون شدت اور
احتراق اور شگافتہ ہونے ادعیہ خون اور ان رگوں کے جو بنام جداول ملقب میں نہیں
ہوتا اور خون کا بستہ ہونا بوجہ شدت حرارت کے ہوتا ہے بول سفید اور رقیق جس میں
زبد یعنی پھین اور سحابہ یعنی لکئہ ابر سا ہو اور اس کا رنگ زرد ہو خطرہ عظیم پر دلالت کرتا
ہے اس لئے کہ اس کے دلالت اضطراب اور شدت تیزی مادہ پر ہوتی ہے۔ بول سیاہ
رقیق کے احکام فصل سابق میں بقدر کفایت بیان ہو چکے بول رقیق اشقر ابتدائے
حمیات حادہ میں جس وقت متغیر بطرف سفیدی اور غلاظ کے ہو جائے بعد اس کے
حتکدر باقی رہے اور تیرہ رنگ مثل بول خر کے اور بدون قصد نکلنا شروع ہو اور بیداری
اور قلق بھی ہو دونوں جانب کے تشنج پر دلیل ہوتا ہے کہ اس کے بعد موت واقع ہوتی
ہے بشرطیکہ علامات جیدہ ان علامات پر غالب نہ ہوں اس لئے کہ بول اشقر میں رقت
بدون غلبہ خلط صفراوی اور حار کے نہیں ہوتی اور اس میں غلاظت اور نرمی بدون
صعوبت مرض کے پیدا نہیں ہوتی اور بدون اس کے اضطراب احوال مادہ میں ہو بعض
اطبا کا قول ہے کہ خونی رنگ کا بول جو مقدار میں تھوڑا ہو نہایت ردی ہے خصوصاً اگر

محموم کو مرض عرق النساء کا بھی ہو علامات ردیہ جو کیفیت خروج بول سے ماخوذ ہیں جس وقت وہ مریض جو مبتلا حمی حاد میں ہے دفع بول قلیل پر قادر ہو اور بخوبی اخراج بول نہ کر سکے اور بروقت پیشاب کرنے کے درد بھی پیدا ہو مگر قرحہ خواہ ورم آلات بول میں نہ ہو اور نبض میں تواتر اور ضعف پیدا ہو پس علامت ردی ہے اگر حمی دائی حادہ میں بول کا احتباس ہو جائے اور دردسر کی شدت اور عرق کی کثرت ہو دلالت حدوث کزاز پر ہے جو بول قطرہ قطرہ حمی خفیف میں جس کے اعراض میں سکون ہے برآمد ہو دلالت رعاف پر کرے گا پھر اگر حمی حادہ محرقہ ہو حالت ردی پر دلالت کرے گا جو دماغ پر طاری ہوئی ہے اور تپ خفیف اور سبک ہو کثرت امتلا اور ضعف طبیعت پر دفع بول کی دلیل ہوگی جو بول بدون ارادہ کے حمیات میں خارج ہو سبب اس کا ضعف قوت ماسکہ اور پیدا ہونا کسی آفت کا دماغ میں ہوتا ہے اور یہ کیفیت پیدا نہ ہوگی بدون اس کے مادہ تیز اور گرم دماغ تک پہنچے اور اس کی اذیت میں اعضائے عضلی بھی شریک ہوں مثل مثانہ وغیرہ کے علامات ردیہ جو بول میں ہوتے ہیں بول مائی اور سوداء اور بدبو اور غلیظ ردی ہے اور جو بول کہ جو اس کے نیچے اوپر تک مثل دخان کے ظاہر ہو بہت جلد مہلک ہوتا ہے ایضا جو بول کہ اس کا رنگ مثل ماء اللحم کے ہو اور بدبو اس پر غالب ہو قتال ہے علامات ردیہ اجناس مختلفہ کا بیان اور یہ کہ ان میں سے کون قتال ہے جس وقت قے اور مغص یعنی مروڑ اور اختلاط عقل مجتمع ہو یہ علامت قتال ہے جس وقت تغایر بدن کا ملمس میں ہو اور بول میں بھی اختلاف پایا جائے اور قے اور دست کا رنگ بھی مختلف ہو واضح ہوگا کہ طبیعت مبتلائے اخلاط مختلف اور امراض مختلفہ کی ہے کہ ان سب کی مقاومت کی محتاج ہے اور یہ مقاومت ضرور آخر کار طبیعت کو عاجز کر دے گی جس وقت حمی لازم میں برودت ظاہر چشم کی اور سوزش اور حرارت اندرونی اور شدت تشنگی کی یکجا ہو پس مرض قاتل ہے جس وقت دانت بجنے کے ساتھ اختلاط عقل بھی مجتمع ہو مریض قریب بہلاکت ہوگا۔ اگر بیمار کو دفعتہً اسہال سوداوی عارض ہو اور شکم میں سوزش اور

لذع اورالم جوسوزش پیدا کرتا ہے پیدا ہو اور خفقان اور غشی بھی عارض ہو پس یہ علامت موت مریض کی ہے جس وقت پیشانی سے عرق سرد برآمد ہو اور ناخن زرد ہو جائیں خواہ سبز اور صورت میں ناخن کے تغیر پیدا ہو اور زبان میں ورم ہو جائے اور زبان پر خواہ بدن میں کسی اور جگہ ثبور غریب یعنی نئے طرح کے دانے پیدا ہوں پس موت قریب ہے جس وقت اطراف شراسیف میں وجع ضربانی ہو اور اختلاج بھی ہمراہ تپ کے ہو اور باایں ہمہ آنکھ کی حرکت بری ہو خرابی اور زبوں حالی کی ضرور امید کرنی چاہئے اس لئے کہ اختلاج ریاح نافخہ پر دلالت کرتا ہے اور ضربان بوجہ ورم شدید اور شدت حرکت رگ سے پیدا ہوتا ہے عرق کثیر اور نبض جس میں پر بت شدید متصل حرکت عظیم کی ہو ہمراہ جنون مرض کے ہوتی ہے پھر بھی تامل کرنا ضرور ہے کہ اکثر ضربان اور اختلاج اندرون احشا تک نہیں پہنچتا بلکہ فقط ظاہر مراق میں ہوتا ہے اور یہ ضربان مضر نہیں ہے اگرچہ ورم بھی اس کے ساتھ ہو لیکن اگر ورم بافراط عظیم ہو البتہ اس وقت ضربان مضر ہے اگر یہی حال ضربان وغیرہ کا بیس روز تک برابر رہے اور ورم اور تپ میں تسکین پیدا نہ ہو ظاہرا یہ ورم پھٹ کر خون جاری ہو گا اور بیشتر اس اذیت سے مریض کو نجات اس طرح ہوتی ہے کہ بول بکثرت برآمد ہوتا ہے اور مادہ ورم براہ بول دفع ہو جاتا ہے اور انتقال مادہ کا بجانب اطراف خصوصاً پاؤں کی طرف دفع ہوتا ہے جو لوگ بوجہ امراض کے ضعیف ہو گئے ہیں جس وقت ان مرضا کو نفس متواتر اور غشی عارض ہو پس قریب بموت پہنچتے ہیں اور چار گھنٹہ سے زیادہ نہیں رہ سکتے جس وقت کوئی شخص جو حمی محرقہ میں گرفتار ہو اور دفعتہً خفت اور سکون حرارت میں بدون آثار بحران کے پیدا ہو کہ نہ کسی طرح کا استفراغ ظاہر ہو اور نہ انتقال مادہ کا اور نہ فرد ہونا بخوبی حرارت کا ظاہر ہو اور نہ ہوائے گرم سے بطرف ہوائے سرد کے ایک ہی شہر خواہ دوسرے شہر میں گیا ہو اور باایں ہمہ نبض کی سرعت فوراً گھٹ مٹ جائے اور سکون پیدا ہو جائے حکم اس کی موت کا فوراً ہی کرنا چاہئے جس وقت کوئی مریض تپ میں مبتلا ہو

اور دفعتہً اس کا قلب پھڑکنے لگے اور قبض شکم بدون کسی سبب معلوم اور معروف کے پیدا ہو عنقریب مرجائے گا جو کوئی مرض گرم میں مبتلا ہے اور پہلے اس کا بول اشقر لطیف ہوتا ہے بعد ازاں غلیظ ہو جائے اور اجزا میں پراگندگی بوجہ جوشش کے پیدا ہو اور رنگ بول کا سفید ہو اور ایسا ہی متفرق الاجزا باقی رہے گویا گدھے کا پیشاب ہے اور بدون قصد اور ارادہ کے پیشاب ہوا کرے اور بیداری اور قلق کی زیادتی ہو پہلے اس کے بدن کی دونوں جانب میں تمدد ظاہر ہوگا بعد ازاں مرجائے گا کہتے ہیں کہ اگر پہلے سفید پیشاب ہوتا ہو اور پھر مری یعنی آبکامہ جو دوا مرکب ہے اس کے مانند ہو جائے اور اس پر کف بھی نمودار ہو بعد ازاں ناک سے دونوں طرف خون سیاہ رواں ہو یہ علامت بد ہے اور ردی ہے بعض ایسے علامات رویہ جو براہ تجربہ اطبا نے ذکر کیے ہیں اور قیاسی دلائل سے ان کا اثبات بہت دشواری سے ہو سکتا ہے ازاں جملہ یہ ہے کہ جب کسی آدمی کی ورید شریانی پر جو گردن میں ہے ایک دانہ مشابہ کدو دانہ کے برآمد ہو اور اس کے ہمراہ سفید دانے چھوٹے چھوٹے بہت سے نمودار ہوں اور تیز چیزوں کے کھانے کی خواہش اور رغبت پیدا ہو بہت جلد مرجائے گا۔ یہ بھی کہتے ہیں اگر کسی آدمی کی کنپٹی پر دانہ سرخ اور سخت پیدا ہو اور اس کی آنکھوں میں خارش بشدت پیدا ہو چوتھے روز مر جائے گا ازاں جملہ جس شخص کے جسم میں دانے مثل مسور کے اس کی آنکھ کے نیچے برآمد ہو دسویں روز مرجائے گا اور یہ مریض شیرینی کو بہت دوست رکھے گا اور خصوص حلوائے شیریں کو کہتے ہیں کہ مرض شدید کوئی کیوں نہ ہو اگر دفعتہً عارض ہو اور اس کے بعد قے یا خلفہ عارض ہو دلیل موت کی ہے کہتے ہیں جس وقت محموم خواہ اور کسی مریض کو اورام یا قروح نرم عارض ہوں بعد ازاں اس کی عقل زائل ہو جائے مرجائے گا کہتے ہیں جب کسی آدمی کے بدن میں خواہ چہرے میں ترہل یعنے ڈھیلا پن عارض ہو اور اس میں درد نہ ہو اور اوائل میں اس مرض کے ناک میں کھجلی پیدا ہو دوسرے روز مر جائے گا خواہ تیسرے روز۔ کہتے ہیں کہ اگر کسی شخص کے زانو پر مثل ملکو کے دانے کے

گول اور سیاہ پیدا ہوں اور اس کے گرد سرخی بھی ہو بہت جلد مرجائے گا پچاس روز اس کی ہلاکت کا انتظار کرنا چاہئے اور علامت اس کے موت کی یہ ہے کہ سرد پسینہ نکلے علامات طول مرض کے طول مرض یا بوجہ غلاظت احشاء کے ہوتا ہے خواہ تدبیر میں غلط اور بے قاعدہ کرنے سے اور بہرحال طول مرض میں فم معدہ ضعیف ہو جاتا ہے اس لئے کہ طول مرض سے ہزال اور ناتوانی قسم معدہ میں آجاتی ہے علامات طول مرض کے نضج میں دیر اور تاخیر ہونی اس قسم خاص کے نضج میں جس سے نضج سر استدلال کیا جاتا ہے یا رسوب اور تہ نشین ہونے میں ثقل میں تاخیر ہو جو متعلق رہتا ہو خواہ ہمیشہ رسوب احمر برآمد ہو ایضاً لاغری بدن اور خصوصاً چہرے کی کم ظاہر ہونی طول مرض پر دلیل ہے اسی طرح اگر مرض حادہ میں نبض عظیم اور چہرہ پھولا ہوا ہو اور شراسیف منتفخ ہوں ایسے کہ دبلے نہ ہو سکیں۔ دریافت کرنا چاہئے کہ تحلل مواد کم ہوتا ہے اور مرض میں طول ہو گا اگر بحران کے علامات قبل نضج مادہ کے پیدا ہوں اور قوت ساقط نہ ہو خواہ علامات موت کے پیدا ہوں مرض میں طول ہو گا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خوف دلانے والی چیزیں اور آلام جو بروز بحران واقع ہوں اور ان کے ہونے سے نہ کوئی ضرر پیدا ہو نہ فائدہ اور بحال خود باقی رہیں تو مرض میں طول ہو گا خصوصاً اگر یہ علامات ابتدائے مرض سے شروع ہوں اور آخر مرض میں ظہور ایسے علامات بائلہ کا اچھا ہے اور کثرت سے برآمد ہونا عرق کا بھی طول مرض پر دلیل ہوتا ہے جس وقت ہمراہ استفراغ قلیل کے جو دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مقابلہ مادہ کے لئے حرکت کی ہے اور باوجود تحریک کے دفع مواد سے طبیعت کے عاجز ہونے کو تمام اور کمال ظاہر کرتا ہے خواہ یہ استفراغ عرق ہو خواہ رعاف خواہ اسہال وغیرہ حاصل یہ ہے کہ جب ایسے استفراغات کے ہمراہ اور علامات جید پیدا ہوں یا علامات ردی ہمراہ ان استفراغات کے موجود نہ ہوں طول مرض پر دلیل ہوں گے اگر رسوب سرخ چالیس روز تک برابر باقی رہے اور سفید نہ ہو خبر طول کی دے گا تا اینکہ امید بحران اور زوال کے ساٹھ دن تک نہ ہو گی

ابتدائے مرض میں احتلام دلیل طول مرض پر ہوتا ہے۔ اگر علامات طول مرض کے اوائل مرض میں پائے جائیں ان کی دلالت قوی نہیں ہے مثل ان علامات کے جو بعد زمانہ ابتدا کے پائے جائیں اور طول مرض پر دلیل ہوں اگر ایسے علامات جو مرض کی سرعت زوال پر دلیل ہوں اور ان کے ظہور کا زمانہ اوسط ایام خواہ اواخر ایام مرض میں مشتبہ ہو اس وقت حکم انداز میں تامل کرنا چاہئے اور سوچنا چاہئے کہ یہ علامات کس دن تھے اور یہ دن منذر کس دن کے واسطے ہے اور جو شروط ایام انداز کے مذکور ہیں ان کی مراعات کرنی چاہئے اور حال قوت اور سن اور نبض اور فصل اور مزاج اور حال حرکات مرض کی کیفیت اور کمیت اور تقدم و تاخر میں اور ان کی اوقات میں نظر کرنی چاہئے خصوصاً منتہی حمیات حادہ اور ان حمیات کی طول اور قصر میں کہ یہ امور از قسم حرکت ہیں خواہ از قسم سکون اور جیسا مناسب بحال علامت ہو ویسا حکم کرنا چاہئے علامات اس بات کے کہ مرض بذریعہ بحران منقضی ہوگا یا بطریق تحلل۔ اگر قوت قوی ہو اور مرض میں حدت ہو اور نوبتہائے مرض میں تزاید ہو مقدار اور کیفیت نوبت کی بڑھتی جائے اور سن اور فصل ایسی ہو کہ تحریک مادہ کو بطرف بحران کے مائل کرے اور سکون مادہ کی باعث نہ ہو اسی طرح نضج خواہ عدم نضج کے علامات بائلہ اور خوف دلانے والے موجود ہوں اور ان کے ذریعہ سے عجلت انقضائے مرض خواہ وقوع موت دریافت ہو وہ مرض بذریعہ بحران کے دفع نہ ہوگا اور اگر اشیائے مذکورہ از قسم تنگی قوت اور اشتد اور نوائب کم اور کیف میں برعکس سابق ہو علامات بطور کے موجود ہوں مرض میں طول ہوگا پس خواہ بذریعہ تحلل کی ہلاکت مریض ہوگی خواہ زوال مرض کا بھی بذریعہ تحلل ہو جائے گا اور اگر بعض امور مقتضی طول کے ہوں اور بعض امور سے سرعت زوال مرض کا سمجھا جائے ایسی صورت میں بحرانات مرض کے ناقص ہوں گے اور اوقات میں تاخیر اور قسم ان کی انتقالی ہوگی موت اور حیات پر استدلال براہ قوت اور بذریعہ تعین کرنے والے علامات ہر ایک قسم کے کیا جاتا ہے احکام نکس کے نکس اور دوبارہ واپس آنا مرض اول کا

سب سے براوہ ہے جو بعد ضعف قوت کے ہو کہ اس کے ہمراہ بالضرور علامات ہلاکت کے ہوتے ہیں اگر سوء تدبیر مریض یا طبیب سے نکس واقع ہو بہتر ہے بہ نسبت اس نکس کے جو خود بخود باوصف صواب تدبیر کے پیدا ہو منجملہ ان خطاؤں کے جو موجب نکس ہوتی ہے مسخنات کا زیادہ استعمال کرانا خواہ ایسی دواؤں کا جن سے اشتہائے طعام اور درستی ہضم کی بہت جلد ہو جائے جیسے گلقند علی یا قرص درد خواہ اور جوارشات جن میں تسخین زیادہ ہے جو بقیہ مادہ کا بعد بحران رہ جاتا ہے اور اس کے اخراج خواہ تحلیل کی تدبیر طبیعت خواہ صناعت سے نہ ہو نکس پیدا کرتا ہے علامات نکس کے جس شخص کی تپ بعد بحران کے بشرطیکہ بحران تام اور جید ہو ٹھہر نہ جائے خصوصاً اگر بحران بذریعہ جدری یا یرقان خواہ بذریعہ جرب کے ہوا ہو اور خلاصہ یہ ہے کہ جو بحران بذریعہ اخراج مادہ کے بطرف جلد کے ہوا ہو اور پھر تپ میں سکون اور رخفت پیدا نہ ہو نکس واقع ہو گا کبھی نکس پر استدلال بوجہ ضعف قوت اور ضعف قوت اور ضعف اشتہا اور غثیان سے کیا جاتا ہے اور خبث نفس اور قلت ہضم اور فساد طعام معدہ میں اس طرح کہ غذا ترش ہو جائے خواہ بطرف دخانیت کے مائل ہو اور شراسیف میں اور نواحی جگر اور طحال میں انتفاخ پیدا ہو اور نوم میں فساد واقع ہو اور بیداری دیر تک رہے اور پیاس میں شدت ہو اور چہرے پر تہیج زیادہ پیدا ہو کہ بالخصوص یہ علامت نکس کی بہت بڑی ہے اور خصوصاً تہیج اوپر کی پلک میں علی الخصوص ورم اس پلک کا اور اسی طرح اس کا باقی رہنا اگرچہ تہیج چہرہ کا زائل ہو جائے منجملہ دلائل نکس کے یہ بھی ہے کہ بدن مریض کا قبول طعام اچھی طرح نہ کرے اور بوجہ تغلیظ تدبیر کے لاغری بدن کی زائل نہ ہو خصوصاً اگر ایسے اعراض ردی اور روز بروز ان کا ظہور اور اشتداد بروقت نوبت اس مرض کے جو پہلے تھا ہوا کرے کبھی استدلال نکس پر بذریعہ نبض کے کیا جاتا ہے اگر نبض میں سرعت اور تواتر باقی رہ جائے اور خراجات بحرانی جو برآمد ہو کر اندر کی طرف غائب ہو جائیں اور بول سے بھی استدلال کیا جاتا ہے اگر اس میں کسی قدر زیادتی رنگ کی زردی خواہ

اشقرت یا حمرت سے باقی رہ جائے یا خام ہو کہ نہ اس میں تعلق ہے اور نہ رسوب۔ ایضاً استدلال بذریعہ بول اس وقت بھی کیا جاتا ہے کہ مریض صحت یافتہ کا بول ہنوز بول طبعی کو نہ پہنچا ہو بعض فضول کو نکس پر زیادہ دلالت ہے بہ نسبت بعض فضول کے جیسے خریف کہ اس میں نکس زیادہ واقع ہوتا ہے بہ نسبت اور فضلوں کے اور بعض اقسام مرض کے بھی زیادہ لائق نکس کے ہیں اور انہیں اعانت زیادہ ہے نکس کے واقع ہونے پر جیسے حمیات اورام اگر بعد ان کے زوال کے کسی قدر التہاب حرارت باقی رہ جائے احشاء میں خواہ صرع اور سدر یا درد گردہ اور طحال درد شقیقہ خواہ درد سر جسے بیضہ کہتے ہیں اور امراض نوازل اور جو امراض کہ نزلہ سے پیدا ہوں مثل چشم وغیرہ اور امراض نفس کے اسباب موت کے موت کے حدوث کا سبب یا ایسی شے ہے جس سے مزاج قلب کا فاسد ہوتا ہے خواہ ایسا سبب جو قوی کو متحلل کر دیتا ہے پس حرارت غریزی بجھ جاتی ہے فساد مزاج قلب کی وجہ سے جو موت واقع ہوتی ہے یا الم شدید ہے یا افراط کسی کیفیت میں کیفیات چہارگانہ سے پیدا ہو جائے خواہ کوئی کیفیت غریب سمی زہر کی پیدا ہو خواہ احتباس مادہ نفس کا بوجہ ضیق او اختناق کے پیدا ہو برسام کے مریض اکثر بوجہ عدم تنفس کے مرجاتے ہیں اس واسطے واجب ہے خیال اس امر کا کہ وہ چت نہ لیٹنے پائیں اور ان کے حلق خشک نہ ہونے پائیں۔

اقسام موت کے جو حمیات میں واقع ہوتے ہیں اور علامات کیفیت موت مریض کے ازیں قبیل وہ موت ہے جو ابتدائے نوبت میں تپ کے بوقت تزید اور دورہ حمی کے عارض ہوتی ہے اور یہ موت اکثر حمیات اورام باطنہ میں جس وقت انصباب فضول کا بطرف باطن کے دفع ہوتا ہے اور ایسے خبیث امراض میں جن سے طبیعت بوجہ خباثت کے گریز کرتی ہے بروقت حرکت اولی امراض کے کہ اس وقت قوت ان امراض کے زیادہ ہوتی ہے خصوصاً اگر قوت ضعیف ہو زیادہ گریز کرتی ہے اور حاصل یہ ہے کہ اس کیفیت کی تمثیل مثل خنق کے ہے خواہ جیسے بہت سی لکڑی آگ کو بجھا دے

ازیں قبیل وہ موت ہے جو تہی نوائب حمی میں بوجہ شکست کھانے طبیعت کے مرض سے واقع ہوتی ہے تیسرے قسم کی موت ہوتی ہے جو زمانہ انحطاط میں پیدا ہوتی ہے اور یہ بہت کم اور نادر ہوتی ہے اور اگر ہوتی ہے تو زمانہ انحطاط جزئی اور خاص میں ہوتی ہے نہ زمانہ انحطاط کلی میں اور سبب یہ ہے کہ طبیعت زمانہ انحطاط جزی میں گویا بے خوفی کی حالت میں ہوتی ہے اور حرارت منتشر متفرق ہو کر بوجہ اطمینان خلع مادہ مرض کے حافظ قلب یعنی روح اور حرارت مجتمعہ جو قلب میں ہے اور اس کی حاجت اس سے پہلے کی جمیع اوقات میں تھی اس سے جدا ہوتی ہے اور اسی غفلت سے موت عارض ہوتی ہے اکثر یہ بیمار بوجہ غشی کے دفعتہً مر جاتے ہیں اور بعض لوگ بتدریج آہستہ آہستہ مرتے ہیں اور کبھی انحطاط میں دور اور قریب بھی ہو جاتا ہے کہ قوت میں استرخار اور تحلل حرارت غریزی کا ہوتا ہے اس وجہ سے گمان انحطاط حقیقی کا ہوتا ہے مگر نبض دونوں انحطاط کی الگ الگ ہے انحطاط واقعی اور صحیح میں نبض قوی ہوتی ہے اور انحطاط کاذب کی نبض مسترخی اور ڈھیلی ہوتی ہے انحطاط حقیقی میں نبض مستوی اور انحطاط باطل میں مختلف ہوتی ہے اور نظام صحیح سے خارج ہو جاتی ہے اور انحطاط کلی میں مریض کی موت بدون اسباب سخت اور درشت کے جو خارج سے طاری ہوں نہیں ہوتی اور مریض کا ضعیف ہونا بھی بروقت طاری ہونے ایسے اسباب کے ضرور ہے جیسے حرکت شدید خواہ قیام جو تعب پیدا کرے یا غضب حد سے زیادہ اور کبھی ایسے اسباب انحطاط جزی میں ہوتے ہیں ایسی موت سے پہلے عرق لزوجت دار تھوڑا سا برآمد ہوتا ہے۔ جدری میں آدمی اکثر زمانہ انحطاط میں مرتا ہے اور مرنے سے پہلے عرق مختلف مائل بہ برودت پیدا ہوتا ہے اور یہ عرق تنہا سر اور گردن میں برآمد ہوتا ہے یا فقط سینہ میں اور اگر جلد حال نزع میں خشک ہو اس وقت موت بعد عرق کے نہ ہوگی اور اگر جلد اس وقت تر ہو موت بعد عرق کے واقع ہوگی اکثر موت جو امراض قتالہ میں ہوتی ہے اسی وقت ہوتی ہے جس وقت بحران جید امراض سلیم میں ہوتا ہے مثلاً اگر بحران مرض کا

جائے اور یہ بھی ایک امر ان کو عارض ہوتا ہے کہ غذا وغیرہ سے کچھ فائدہ ان کو نہیں پہنچتا اور نہ ان کے بدن میں طاقت اور توانائی بڑھتی ہے اور خراجات ان کے بدن میں اکثر پیدا ہوتے ہیں اگر تنقیہ ان کے بدن کا بخوبی نہ ہوا ہو ان اخلاط سے جو پہلے تھے اور کبھی ان کے بدن کے بعض اعضا میں فساد عارض ہوتا ہے کہ بقیہ مادہ اسی طرف دفع ہوتا ہے اور کبھی ان کو ایسے امراض لاحق ہوتے ہیں جو بہ نسبت امراض سابقہ کے اضداد متصور ہوتے ہیں اگر تدبیر بالضد بہ نسبت امراض سابقہ کے بافراط کی گئی ہو مثلا ثقل زبان اور فالج اور قولنج بارد اور سکتہ اور صرع اور صداع لازم اور شقیقہ وغیرہ عارض ہوتا ہے اگر ترتیب میں مبالغہ کیا گیا ہو اور قدرے ضرورت سے زائد ہوگئی ہو اور اکثر خارش ان کے بدن میں پیدا ہوتی ہے اور نیم گرم پانی میں نہانے سے زائل ہو جاتی ہے اور ان کے بال اکثر سفید ہو جاتے ہیں اس لئے کہ بوجہ کثرت حرص اور آر کے غذا کا شعور ان میں باقی نہیں رہتا اور رطوبت غریزی جو بالوں کو سیاہ باقی رکھتی ہے وہ بند ہو جاتی ہے جیسے کھیتی جب خشک ہوتی ہے سفید ہو جاتی ہے پھر جب ان کی نقاہت دور ہوتی ہے بال سیاہ ہو جاتے ہیں جیسے کھیتی خشک سینچنے کے بعد پھر سے ہری ہوتی ہے تدبیر ضعیف لوگوں کے واسطے ناقہ کی تدبیر میں نرمی کرنی ضرور ہے اور نرم شے کا استعمال بہ نرمی کیا جائے اور کوئی غذائے ثقیل ان کے بدن پر وارد نہ کی جائے اور نہ کسی قسم کی حرکات خواہ حمام گرم سے اس کی تدبیر کرنی چاہئے اور جو اسباب ناگوار خاطر ہیں حتیٰ کہ سخت آوازیں وغیرہ سے بھی اس کی حفاظت پر ضرور ہے اور بتدریج ریاضت معتدل تک اس کو پہنچانا چاہئے اور نرم ریاضت سے ابتدا کرنی مناسب ہے کہ ایسی ریاضت ان کو نافع ہے اور بہت سودمند ہے اور ایسی تدبیر میں مشغول ہوں کہ خون اس کے بدن میں زیادہ پیدا ہو اور ضرور ہے کہ اسے ایسے حال پر چھوڑیں کہ فرحت اور سرور میں بسر کرے اور جمیع استفراغات سے خصوصاً جماع سے باز رکھیں شراب معتدل ناقہ کو نافع ہے خصوصاً جو شراب لطیف اور رقیق ہو سب سے زیادہ وہ

ناقہ زیادہ قابل ممانعت کے ہے توسیع غذا میں جس کا بحران پوشیدہ ہوا تھا یعنی حالت مرض میں جو بحرانات واقع ہوئے تھے بخوبی ظاہر نہ تھے ایسا شخص نکس مرض کا چونکہ مستعد ہوتا ہے اس واسطے افراط غذا خواہ اغذیہ ثقیل سے اس کو باز رکھنا چاہئے۔

اور کبھی ایسا ناقہ محتاج استفراغ بقیہ مادہ کا بھی حالت نقاہت میں ہوتا ہے مناسب ہے کہ اسہال لطیف سے اس کے مادہ کا اخراج کریں خصوصاً اگر براز میں غلبہ صفرادیت کا معلوم ہو خواہ کسی اور خلط کے رنگ اور قوام کی طرف مائل ہو جس خلط سے تپ اس کے بدن میں پیدا ہوئی تھی اور اشتہائے طعام میں خلل پیدا ہو اگر ایسی کیفیت پیدا ہو ناقہ کو ہر ایک تعب سے راحت دینی چاہئے اور اس کی قوت بڑھانی چاہئے مگر بہ نرمی بعد ازاں استفراغ کرنا چاہئے اور کبھی احتیاج مسہل اور تقویت کے ساتھ ہی ہوتی ہے تو اسہال بذریعہ دوا اور تقویت بذریعہ غذا کے کی جاتی ہے بلکہ غذائے دوائی جو مسہل ہے جیسے شربت دردا ور گلقند وغیرہ سے کی جاتی ہے یا اس میں قوت ادویہ مسہلہ کی بھی شریک کریں جو مسہل ہوں اور غذائے دوائی کے مزاج کے موافق اور مخالف مزاج مرض کے ہوں جیسے آلو بخارا اور تمر ہندی شیر خشت اور ترنجبین وغیرہ صفرادی مزاج کے واسطے اور کبھی ادرار بول سے نفع ہوتے ہیں کہ فقط ادرار سے ان کے عروق کا تنقیہ ہو جاتا ہے اور کبھی یہ فعل مدرات مشہورہ سے حاصل ہو جاتا ہے جیسے خیارین گوکھرو وغیرہ فصد کی حاجت ناقہ کو بہت کم ہوتی ہے اور خون کے اخراج سے یہ بے پرواہ ہے مگر کبھی اس کی بھی ضرورت ہو جاتی ہے اور اس پر انتفاخ سحنہ اور پھولنا رگوں کا دلیل ہوتا ہے اور دیگر علامات غلبہ خون کی بھی دلالت کرتے ہیں خصوصاً اگر تپ کا کسی قدر بقیہ معلوم ہو کہ رگوں میں اس کا مادہ ابھی کسی قدر باقی ہے اور ہونٹ میں چھالے برآمد ہوں کبھی طبیب کو حاجت فصد محموم کی ہوتی ہے بنظر رداءت خون کے کہ اس میں کسی قدر خاکستر اخلاط ردی کی باقی رہ جاتی ہے اس وقت اخراج خون فاسد کا ضرور ہوتا ہے اور تولید خون صالح کی تدبیر از سر نو واجب ہوتی ہے مگر اس تدبیر

میں مناسب یہ ہے کہ جو استفراغ از قسم مسہل خواہ قصد وغیرہ کے کیا جائے اس میں رفق اور نرمی ملحوظ رہے اور دفعتہً کوئی تحریک نہ کی جائے دن کو سونا بیشتر ناقہ کو مضر ہوتا ہے کہ ان کے بدن کو ڈھیلا کر دیتا ہے اور کبھی سودمند بھی ہوتا ہے کہ خواب کی گرمی حرارت غریزی میں انتعاش اور خبرداری پیدا کرتی ہے اور جس ناقہ کو نیند مفید نہیں ہوتی اکثر اس کے بدن میں تپ ہوتی ہے اس لئے کہ مادہ میں خامی پیدا ہوتی ہے اور حار غریزی میں کسر قوت پیدا ہوتی ہے مقتضائے احتیاط جمیع ناقہیں میں خواہ ان کے بدن بقیہ اخلاط سے پاک ہوں کہ نہ ہوں یہی ہے کہ جو تدبیر غذائی نسبت ان کی حالت مرض میں جاری رہی ہے مثل شوربا اور آب جو وغیرہ کے دو تین روز خواہ تھوڑے دن وہی تدبیر جاری رہے خلاصہ یہ ہے کہ بعد صحت کے جو روز بحران حالت نقاہت میں آنے والا ہے اس دن تک تدبیر غذائے وہی جاری رہے جو پہلے ہوئی تھی اور مفید ہوئی تھی بعد اس روز کے افزائش غذا میں ایسی کی جائے کہ خون صالح بخوبی پیدا ہو اور جو ناقہ کو اس کا بدن بخوبی اخلاط سے پاک ہو اور نیز وہ شخص کہ جس کو تپ سلیم تھی اور ردی نہ تھی اس کے حق میں یہی بہتر ہے کہ تلطیف تدبیر نہ کی جائے ورنہ اس کے بدن میں کمی غذا سے گرمی پیدا ہوگی اور اس کا حال ابتر ہو جائے گا اور جو شخص لاغر اور نحیف ہو گیا ہو بہت جلد اس کو فربہی اور خوشحالی کی طرف لانا چاہئے اس لئے کہ قوت اس کی باقی ہے اور جس کا بدن پاک نہ ہو اس کی تدبیر فربہی دیر میں کرنی چاہئے اگر اشتہا ناقہ کی بعد صحت کے زیادہ نہ ہو اس کے معدہ میں امتلا موجود ہے اور اگر اشتہا تو ہو مگر ہضم بخوبی نہ کر سکے تو وہ غذا اپنی طاقت سے زیادہ کھاتا ہے اور جس قدر اس کی طبیعت قابل قبول غذا کی ہے اس سے زیادہ کھا کر قادر اس کے ہضم پر نہیں ہوتا ہے اور وہ غذا بعد ہضم کے اس کے بدن میں پھیلتی ہے یا اس کے بدن میں اخلاط کثیرہ موجود ہیں کہ طبیعت ان کی تدبیر میں مصروف ہے اس لئے ہضم کی طرف توجہ نہیں ہوتی ہے یا اس کے معدہ کی قوت ساقط ہوگئی خواہ تمام بدن کی قوت اور حرارت غریزی ساقط ہوگئی

پس غذا میں تغیر بخوبی نہیں کرتی کہ جس سے طبیعت اس میں امتیاز کر سکے اور ایسے لوگ اگر اول صحت میں خواہش طعام کی کرتے ہیں آخر آخر ان کا حال یہ ہوتا ہے کہ ان کی اشتہا ساقط ہو جاتی ہے اس واسطے کہ آفات اور امتلا اخلاط ردی کی روز بروز بڑھتی جاتی ہے اگر بعد صحت کے اشتہا کم ہو اور پھر بڑھتے بڑھتے زیادہ ہو جائے یہ بات بہت خوب ہے اس سے کہ پہلے اشتہا زائد ہو اور پھر کم ہو جائے پھر اگر اشتہا ہمیشہ یکساں رہے اور باوجود تغذیہ کے بدن میں تغیر بجانب قوت اور فربہی کی نہ ہو پس قوت اشتہا کی اور قوت آلہ اشتہاب یعنے عصب کی جو کہ مبدء حس سے طرف فم معدہ کے آیا ہے ساقط نہیں ہے بلکہ صحیح ہے مگر قوت ہضم اور آلہ ہضم یعنی فم قعر معدہ کی ساقط ہے اور ضعیف ہے مناسب یہ ہے کہ ناقہ کو بتدریج گوشت تیہو اور چوزہائے مرغ سے گوشت جدی یعنی بچہ گاؤ کا کھلائیں اور عادت پر اس شخص کو مقدار خواہ مرغوب غذا میں نہ آنے دیں جب تک کہ عروق میں بقیہ مادہ کا باعث ضیق مسامات ہو خواہ ابھی یہ جس عروق کا باقی ہو۔ سکنجبین سے کبھی سحج امعا پیدا ہوتا ہے بجہت ضعف امعا کے اسی طرح اور ترش چیزوں کے استعال سے منجملہ تدبیر ناقہیں ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ ان کو ہوائے مخالف مرض کی طرف لے جائیں بہ نسبت اس ہوا کے جہاں ان کو مرض لاحق ہوا تھا منجملہ تدبیر ناقہین کے مراعات اس چیز کی ہر وقت رکھتی ہے جس کا خوف عروض اس مرض سے ہوا تھا تا کہ جس چیز سے امان کی ضرورت ہے اس کا مقابلہ ناقہ نہ کر سکے جیسے صاحب برسام کو خوف خشونت سینہ کا مرض برسام سے پیدا ہوا تھا مناسب یہ ہے کہ بعد زوال مرض کے بھی خیال رکھیں کہ اس کے سینہ میں خشونت پیدا نہ ہو۔ حمام میں ناقہ کے بدن سے اسقدر عرق نکالنا چاہئے کہ اس کا لحم ضعیف بھی متحلل ہو جائے اگر حمام میں جا کر ناقہ کے بدن سے عرق بکثرت برآمد ہو بیشک اس کے بدن میں کثرت فضول کی ہے استرے سے بال تراشنا زمانہ نقاہت میں بھی مضر ہے جیسا باب حمیات میں مذکور ہوا ہے تغذیہ ناقہ کا واجب ہے کہ غذا ناقہ کی کیفیت میں ایسی ہو کہ

اس کا کیموس جید بنے اور بسہولت ہضم ہو جائے اور بھوک پر سب کو صبر کرانا ضرور ہے اور پیاس کا روکنا نہ چاہئے اکثر اس کی بھی ضرورت ہوتی ہے کہ غذا کا مزاج مخالف مرض سابق کے ہوتا کہ بقیہ اثر مرض کو برطرف کرے اور احتیاط بھی ایسی غذا دینے کو مقتضی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے تر اور پتلی غذا سے تند یہ بدن کا جلد ہوتا ہے اور گرانی اس غذا سے کم پیدا ہوتی ہے اور غذائے غلیظ اور کثیف اس کے مخالف ہیں طعام کی قسم سے ہوں خواہ شراب کے اقسام سے سرد چیزیں نقیہ کو ہرگز نہ دینی چاہئیں جب بوجہ بقیہ حرارت کے ضرورت داعی نہ ہو بلکہ اس کی تدبیر حرارت اور برودت میں معتدل سے کرنی واجب ہے جس میں حرارت لطیف مع رطوبت کے ہو اور قبول اس کا معدہ پر آسان ہو از روئے ہضم کے اور مقدار میں اس کی غذا اس قدر ہو جسے بخوبی ہضم کر سکے اور امعا سے اس کا انفصال اچھی طرح ممکن ہو اور بتدریج زیادتی مقدار کی ہوتی رہے اگر معدہ میں ثقل پیدا نہ ہو اور نہ قراقر خواہ سرعت انحدار اور دیر میں ہضم ہونا پیدا ہو اور اگر ان میں سے کوئی چیز زبوں اور ناپسند معلوم ہو مقدار کم کر دینی چاہئے۔ اگر دفعتہً امتلائے معدہ پیدا ہو اور معدہ میں تمدد اور کشش معلوم ہو اکثر ایسے وقت میں تپ پیدا ہوتی ہے اسی طرح یہ بھی واجب ہے کہ دفعتہً کوئی چیز مشروب کا استعمال نہ کرے کہ اکثر اس میں خطرہ ہوتا ہے ناقہ کی غذا دینے کا وہ وقت ہے کہ جو اس وقت حرارت اور برودت میں معتدل ہو جیسے گرمیوں کی فصل میں اول شب اور جاڑوں میں دوپہر دن چڑھے لیکن اگر ضرورت بعجلت داعی ہو یعنی مثلاً بھوک سے بے طاقت ہو اس وقت واجب ہے کہ اس کی غذا کے دو حصہ کریں اور تھوڑی تھوڑی کھلائیں جس سے شکم سیر نہ ہو۔ بہت سرد پانی سے نقیہ کو بچانا ضرور ہے اس لئے کہ اکثر بعض احشاء کی حرارت پر گراں باری پیدا کرتا ہے اور اکثر موجب تشنج ہو جاتا ہے اور ہم نے ایسا دیکھا ہے کہ سرد پانی پینے سے حالت نقاہت میں آدمی مر گیا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اشتہا ناقہ کی کبھی بوجہ ضعف معدہ کے خواہ بوجہ اجتماع اخلاط کے معدہ میں پیدا ہوتی ہے اور اس

کے ہمراہ اکثر ایک حالت مثل غشی کے پیدا ہوتی ہے اور کبھی بوجہ ضعف جگر کے چونکہ جذب کیلوس بہت کم کرتا ہے اور لون بدن اور براز میں جو رقیق اور سفید ہو یہ ضعف بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور اشتہا کم ہو جاتی ہے کبھی بسبب امتلائے اخلاط کے تمام بدن اور حدوث تخمہ کے اشتہا میں کمی ہوتی ہے کبھی بجہت ضعف قوت بدن اور حرارت غریزی کے خواہ محض بوجہ ضعف معدہ قلت اشتہا پیدا ہوتی ہے ہر ایک قسم قلت اشتہا کی تدبیر جیسے معلوم ہو چکی ہے کرنی چاہئے مگر رفق اور نرمی کا لحاظ ضرور کرنا چاہئے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سکنجبین سفرجلی بہت ہی عمدہ دوا ناقہین کے واسطے ہے خصوصا جبکہ ان کی اشتہا ساقط ہو بوجہ ضعف معدہ کے اور چونکہ سفرجل مقوی معدہ ہے ضرر تیج کا جو سرکہ میں ہے اس سے امان ہوتی ہے اور ادویہ مقوی معدہ جو بہ نسبت سکنجبین سفرجلی کے گرم ہیں جیسے قرص درد وغیرہ ان سے اکثر نکس کا خوف ہوتا ہے حرکات مرض کا بیان اوقات اربعہ مرض کی ابتدا حمیات میں مفصل بیان ہو چکی اب یہ جاننا چاہئے کہ حرکات ادوار کے کبھی درشتی میں زیادہ ہوتے ہیں یہ بات انتہائے مرض پر دلالت کرتی ہے اور کبھی درد کی حرکت بہ طرف نقصان کے ہوتی ہے یہ دلیل ہے انحطاط مرض کی اور رات کو حرکت امراض اور امراض کے اعراض میں شدت زیادہ ہوتی ہے اس واسطے کہ بوقت شب طبیعت کو اشتعال طرف انضاج مادہ کے زیادہ ہوتا ہے اور ہر طرف سے فارغ ہو کر متوجہ مقابلہ مرض کے ہوتی ہے مقالہ دوسرا اوقات بحران اور بحران کے ایام اور دورے بحران کے ابتدائے مرض میں اور اول حساب بحران کا بیان بعض اطبا کہتے ہیں کہ اول مرض جس وقت سے شمار ایام بحران کا کیا جاتا ہے وہ زمانہ ہے کہ مریض اس وقت آثار مرض جیسے تکسر اعضاء اور ملیلہ حمیات میں دریافت کرتا ہے اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ نہیں بلکہ جس وقت سے مریض صاحب فراش ہوتا ہے اور بستر مجبوری پر گرتا ہے اور ضرر فعل کا بوجہ مرض کے بخوبی واضح ہوتا ہے اس وقت سے شمار ایام بحران کا کرنا چاہئے ثمرہ اس نزاع اور اختلاف کا انہیں حمیات میں ظاہر ہوتا ہے جو

دفعتہً عارض نہ ہوں اور جو حمیات کہ دفعتہً عارض ہوتے ہیں ان میں اول وقت پوشیدہ نہیں رہ سکتا ہے جیسے بعض محمومین کی تپ دفعتہً شروع ہو جاتی ہے اور ابتدا تپ کی خوب ظاہر ہوتی ہے اور تپ سے پہلے وہ مریض ایسا خوشحال تھا کہ اسے کسی طرح کی ایذا اور تعب محسوس نہیں ہوتا تھا اور ناگاہ سو گیا خواہ حمام میں داخل ہوا خواہ اور کسی قسم کا تعب پہنچا اور یکایک تپ آ گئی لیکن جن تپوں میں ہاتھ پاؤں ٹوٹنا خواہ دردسر وغیرہ مقدم ہوتا ہے خواہ اور قسم کے آثار پہلے شروع ہو کر بعد ازاں تپ شروع ہوتی ہے ایسے حمیات میں یہ اختلاف شمار یوم بحران کا چل سکتا ہے ہمارے نزدیک رائے صحیح اور مذہب مختار شروع حساب بحران کا یہ ہے کہ خاص تپ کے وقت ابتدا کو اول یوم شمار کریں اور وہ زمانہ وہی ہے جس وقت خروج مزاج انسان کا اصلی اور طبعی سے بخوبی ظاہر ہوا ہے اور ابتداء تکسر خواہ دردسر اور احیا وغیرہ کا کچھ اعتبار نہیں ہے جیسا فریق اول کہتے ہیں اور اسی طرح صاحب فراش ہونا خواہ نہ ہونا بھی قابل اعتماد کے نہیں ہو سکتا اس لئے کہ اکثر مریض صاحب فراش نہیں ہوتے اور تپ موجود بھی ہوتی ہے اگر حاملہ کو بعد از ولادت تپ عارض ہو از روز ولادت حساب نہ کرنا چاہئے کہ محض خطا ہے گو اس کے قائل ایک قوم ہیں اور اکثر زمان حوامل کو تپ بعد دوسرے خواہ تیسرے روز وضع حمل کے عارض ہوتی ہے۔

---اختتام---